ISSN 0971. 8338

یوجنا

ستمبر 2015 ترقیاتی ماهنامه 10 روپے

اسمارٹ سٹی: شہری منظرنامہ کو بدلنا

اسمارٹ شہر: تصور اور حکمت عملیاں
آر بی بھگت

شہر: ترقی کا وسیلہ
اشر اہلووالیہ

اسمارٹ شہروں میں ڈیجیٹل نظم حکمرانی
آر چندر شیکھر

اسمارٹ شہر ہندستانی تناظر میں
اوشا پی رگھوپتی

فوکس آرٹیکل
راشٹرپتی بھون: ایک اسمارٹ ورثہ جاتی ٹاؤن شپ
سریش یادو

ترقیاتی خبرنامہ

پڈوچیری۔ پہلا اسمارٹ سٹی

اسمارٹ سٹی مشن شروع کئے جانے کے ایک ماہ کے اندر ہی پڈوچیری کو پہلے اسمارٹ سٹی مشن کے لئے نامزد کیا گیا ہے۔ مرکز کے زیر انتظام اس علاقے کی نامزدگی کے لئے سٹی چیلنج کمپیٹیشن کے پہلے مرحلے میں تمام ضروری فارم اور دستاویزات بشمول تمام پانچوں شہری بلدیاتی اداروں پڈوچیری، اولگاریٹ، ماہے اور یانم کا تفصیلی جائزہ بھی بھیجا گیا۔

6.57 لاکھ کی آبادی والا پڈوچیری اسٹیج 1 کے لئے تجزیہ کے مختلف میعارات پر کافی بہتر اترا اور اس نے 100 میں سے 75 نمبر حاصل کئے۔ اس نے 2011 سے اب تک گھروں میں صاف ستھرے بیت الخلاء کی فراہمی میں 18 فیصد بہتری کا مظاہرہ کیا ہے، 15-2012 کی مدت یعنی تین برسوں کے دوران داخلی ریونیو کی حصولیابی میں مسلسل اضافہ کیا ہے اور 14 فیصد کی بہتری آئی ہے، گذشتہ ماہ تک اپنے اسٹاف کی تنخواہیں ادا کرچکا ہے، 13-2012 تک کے اکاونٹس کا آڈٹ کرواچکا ہے، 15-2014 کے بجٹ میں ٹیکس ریونیو، فیس، یوزر چارج، کرایوں اور دیگر داخلی ذرائع سے حاصل ہونے والی رقم کا 63 فیصد جمع کرچکا ہے، اصل اخراجات کا 23 فیصد داخلی وسائل سے پورا کیا ہے، پانی کی سپلائی پر آنے والا او اینڈ ایم خرچ کا 80 فیصد یوزر چارج کے ذریعہ پورا کیا ہے، شکایتوں کے ازالے کے لئے ایک آن لائن سسٹم کام کررہا ہے، ماہانہ ای نیوز لیٹر شائع کررہا ہے اور اپنی گذشتہ دو مالی سالوں کیلئے میونسپل بجٹ اخراجات کی تفصیلات ویب سائٹ پر ڈال چکا ہے۔

پڈوچیری حکومت نے انٹرڈپارٹمنٹل ٹاسک فورس قائم کرنے کے سلسلے میں حکم نامہ کی نقل اور اسمارٹ سٹی تجویز کی تیاری کے سلسلے میں مشورے کی تفصیلات بھی پیش کردی ہے جو اسمارٹ سٹی مشن گائیڈ لائنس کے تحت ضروری ہیں۔ ہر ریاست اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں اسمارٹ سٹی قائم کرنے کے لئے جو میعار طے کیا گیا ہے اور جس میں شہری آبادی، شہری بلدیاتی اداروں کی تعداد اور جغرافیائی مساوات کو یقینی بنانے کی بات کہی گئی ہے، پڈوچیری کو اسمارٹ سٹی مشن کے تحت منتخب کیا گیا ہے۔ شہری ترقیات کی وزارت سٹی چیلنج کے پہلے مرحلے کی پیش رفت کے سلسلے میں تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں سے مسلسل رابطہ میں ہے اور ان سے کہا ہے کہ وہ اپنی نامزدگیاں ارسال کریں۔

دیہی علاقوں میں بجلی کے شعبے میں اصلاحات

دیہی علاقوں میں چوبیس گھنٹے بجلی کی فراہمی کے منصوبے کے حصہ کے طور پر وزیر اعظم نے 25 جولائی 2015 کو دین دیال اپادھیائے گرام جیوتی یوجنا (ڈی ڈی یو جی جے وائی) کا افتتاح کیا۔

اس اسکیم میں دیہی علاقوں میں بجلی کے شعبے میں اصلاحات کیلئے درج ذیل اقدامات کو شامل کیا گیا ہے: ☆ تمام گاوں میں بجلی کاری۔ ☆ کسانوں کے گھریلو بجلی کو مین سپلائی سے الگ کرنا تاکہ کسانوں کو حسب ضرورت بجلی کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے۔ ☆ بجلی کی سپلائی کے میعار اور انحصار کو بہتر بنایا جائے، اس کے لئے سب ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کو مضبوط کیا جائے۔ ☆ میٹرنگ کے ذریعہ ہونے والے نقصان کو کم کیا جائے۔ توقع ہے کہ اس سے دیہی گھروں میں چوبیس گھنٹے اور زرعی صارفین کو حسب ضرورت مناسب بجلی کی فراہمی میں مدد ملے گی۔ اس اسکیم پر 76000 کروڑ روپے خرچ کا تخمینہ ہے، اس میں سے حکومت ہند 63000 کروڑ روپے فراہم کرے گی۔ 14,680 کروڑ روپے کے پروجیکٹ اب تک منظور بھی کئے جاچکے ہیں۔ اس اسکیم سے تمام گاوں میں بجلی کاری میں مدد ملے گی، زرعی پیداوار میں اضافہ ہوگا، دیہی علاقوں میں چھوٹے اور گھریلو کارخانے لگائے جائیں گے جس سے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے، صحت، تعلیم، بینکنگ، ٹیلی کوم اور دیگر خدمات میں توسیع کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے اسکولوں، پنچایتوں، اسپتالوں، تھانوں جیسی خدمات کو بھی بجلی کی دستیابی کی ضمانت ملے گی، اس طرح دیہی علاقوں کی ہمہ جہت ترقی یقینی بنائے جاسکے گی۔

1SSN 0971. 8338

ترقیاتی ماھنامہ

یوجنا

نئی دہلی

ستمبر 2015 اسمارٹ سٹی: شہری منظر نامہ کو بدلنا

☆ چیف ایڈیٹر کے قلم سے	اداریہ	4
☆ اسمارٹ شہر: تصور اور حکمت عملیاں	آر بی بھگت	5
☆ شہر: ترقی کا وسیلہ	اشرا اہلووالیہ	8
☆ اسمارٹ شہر: محفوظ، آفات سے پاک	آر کے بھسین	12
☆ اسمارٹ شہروں کے لئے ہاؤسنگ	پی ایس این راؤ	15
☆ اسمارٹ شہروں میں ڈیجیٹل نظم حکمرانی	آر چندر شیکھر	19
☆ راشٹرپتی بھون:		
ایک اسمارٹ ورثہ جاتی ٹاؤن شپ	سریش یادو	21
☆ اسمارٹ شہر کا نظریہ	اے کے جین	25
☆ آئی سی ٹی سی: اسمارٹ شہروں میں صفائی ستھرائی		
اور فضلہ کے انتظام کو بہتر بنانے کا ذریعہ	کلا سیتھارمن سری دھر	30
☆ کیا آپ جانتے ہیں؟	واٹیکا چندرا	34
☆ اسمارٹ شہروں ہندوستانی تناظر میں	اوشا پی رگھوپتی	35
☆ جامع ترقی کے لئے سماجی فلاحی اقدامات	آر سی راجامنی	38
☆ صدر جمہوریہ کا قوم سے خطاب	....	40
☆ نقل و حرکت یا تباہی	مادھوی، پرینکا واسودیون	42
☆ اسمارٹ سٹی: ملک کو نئی سمت دینے والا قدم	منور حسن کمال	45
☆ اسمارٹ سٹیز: حکومت کا انقلاب آفریں قدم	ندیم عباسی	47
☆ اسمارٹ سٹی: خطیر سرمایہ کاری کی امید	عرفان احمد	52
☆ اسمارٹ شہروں کے ساتھ		
پرانے شہروں کی بھی ہوگی تزئین کاری	امجد علی	53
☆ ترقیاتی خبرنامہ	ادارہ	کور۔II
☆ وزیراعظم کا لال قلعہ سے خطاب کی جھلکیاں	ادارہ	کور۔III

چیف ایڈیٹر:

دیپیکا کچھل

ایڈیٹر

ارشاد علی

011-24365927

معاون: رقیہ زیدی

سرورق: جی پی دھوپے

جلد: 35 شمارہ۔6

قیمت: 10 روپے

جوائنٹ ڈائریکٹر (پروڈکشن):

وی کے مینا

سالانہ خریداری اور رسالہ نہ ملنے کی شکایت کے لئے رابطہ:

بزنس مینیجر:

pdjucir@gmail.com

جرنلس یونٹ، پبلی کیشنز ڈویژن، وزارت اطلاعات ونشریات، روم نمبر 53-48،
سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس، لودھی روڈ، نئی دہلی۔110003

مضامین سے متعلق

خط۔ کتابت کا پتا:

ایڈیٹر یوجنا (اردو)، 601-E، سوچنا بھون، سی جی او کمپلیکس،
لودھی روڈ، نئی دہلی-110003

ای میل: yojana.urdu@yahoo.co.in

ویب سائٹ: www.publicationsdivision.nic.in

● **یوجنا** اردو کے علاوہ ہندی، انگریزی، آسامی، گجراتی، کنڑ، ملیالم، مراٹھی، تمل، اڑیہ، پنجابی، بنگلہ اور تیلگو زبان میں بھی شائع کیا جاتا ہے۔☆ نئی ممبر شپ، ممبر شپ کی تجدید اور ایجنسی وغیرہ کے لئے منی آرڈر/ڈیمانڈ ڈرافٹ، پوسٹل آرڈر" اے ڈی جی پبلی کیشنز ڈویژن (منسٹری آف انفارمیشن اینڈ براڈ کاسٹنگ) کے نام درج ذیل پتے پر بھیجیں: بزنس منیجر یوجنا (اردو) پبلی کیشنز ڈویژن (جرنلس یونٹ) بلاک iv لیول vii، آر کے پورم، نئی دہلی۔110066 فون: 011-26100207

زرسالانہ: 100 روپے، دوسال: 180 روپے، تین سال: 250 روپے، پڑوسی ملکوں کے لیے (ایئر میل سے) 530 روپے۔☆ یوروپ اور دیگر ممالک کے لیے (ایئر میل سے) 730 روپے۔

☆ اس شمارے میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے، ضروری نہیں کہ یہ خیالات ان اداروں، وزارتوں اور حکومت کے بھی ہوں، جن سے مصنفین وابستہ ہیں۔

یوجنا منصوبہ بند ترقی کے بارے میں عوام کو آگاہ کرتا ہے مگر اس کے مضامین صرف سرکاری نقطۂ نظر کی وضاحت تک محدود نہیں ہوتے۔

یوجنا

'اسمارٹر' ہندستان کی جانب

گزشتہ کئی برسوں سے یہ سوال بالعموم ہر شخص کے ذہن میں پیدا ہو رہا ہے کہ ہم ایک 'اسمارٹ' زندگی کیسے گذار سکتے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی اور تیز رفتار شہر کاری نے بڑے پیانے پر لوگوں کو گاوں سے شہری علاقوں کی طرف نقل مکانی کے لئے مجبور کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں توانائی، ٹرانسپورٹیشن، پانی، مکانات اور عوامی مقامات پر دباو کافی بڑھ گیا ہے۔ پالیسی ساز ان مسائل کو حل کرنے کا راستہ اور طریقہ کار تلاش کرنے کی سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لئے ایک ایسے 'اسمارٹ' شہر کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی جا رہی ہے جو ایک طرف تمام مسائل کو حل کر سکے اور پائیدار ہو اور دوسری طرف اقتصادی خوشحالی اور سماجی آسودگی کا موجب بھی ثابت ہو۔

ہندستانی معیشت مسلسل ترقی کی راہ پر گامزن ہے اور پوری دنیا میں اس کی تعریف ہو رہی ہے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ لبرلائزیشن اور نئی جنریشن اصلاحات کے ساتھ ساتھ منظم منصوبہ بندی اور ہندستانی معیشت کی اپنی فطری قوت نے اس ترقی کے لئے راستہ ہموار کیا ہے۔ لیکن ہمہ جہت ترقی کو یقینی بناتے ہوئے آگے بڑھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ تاریخی طور پر یہ بات دیکھی گئی ہے کہ اقتصادی ترقی کی سرگرمیوں اور شہر کاری میں اضافہ ساتھ ساتھ ہوتا ہے۔ تیز رفتار اقتصادی سرگرمیوں کی وجہ سے لوگ بہتر روزگار اور زندگی کی تلاش میں دیہی علاقوں سے بڑے پیانے پر نقل مکانی کر کے شہروں میں آتے ہیں۔ ہمارے بہت سارے شہر کسی ماسٹر پلان کے بغیر غیر منصوبہ بند ترقی کے منفی اثرات کی مار جھیل رہے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ بیشتر شہروں میں مناسب بنیادی ڈھانچہ اور آئی ٹی پر مبنی سروسز کی شدید قلت ہے۔ شہری امیروں اور غریبوں کے درمیان تیزی سے بڑھتی ہوئی خلیج انتہائی قابل تشویش امر ہے۔

یہ بات درست ہے کہ زرعی سیکٹر ہندستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ لیکن آج ہماری مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کا دو تہائی شہری سیکٹر سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ حقیقت کہ ہمارے شہر ملک کی اقتصادی ترقی کا وسیلہ ہیں، شہروں میں جدید ترین بنیادی ڈھانچہ سہولیات اور سروس ڈیلیوری میکانزم کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔ اسمارٹ سٹی مشن میں بنیادی انفراسٹرکچر خدمات مثلاً پینے کے صاف پانی کی خاطر خواہ سپلائی، صفائی ستھرائی، کچروں کو ٹھکانے لگانے کا نظم، آمد و رفت اور پبلک ٹرانسپورٹ کی عمدہ سہولت، تیز رفتار آئی ٹی کا استعمال، غریبوں کے لئے قابل استطاعت مکان وغیرہ کی فراہمی پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ ملک میں 100 اسمارٹ شہروں کی تعمیر کا حکومت کا یہ پرعزم منصوبہ ہمہ جہت ترقی پر مبنی اسمارٹ اور پائیدار ترقی کو یقینی بنانے کے مقصد پر مرکوز ہے۔ اس مشن کے تحت 16-2015 سے 20-2019 کے درمیان پانچ برس کی مدت میں 100 شہروں کا احاطہ کیا جائے گا۔ یہ اس لحاظ سے ہمہ جہت نوعیت کے ہوں گے کہ ان اسمارٹ شہروں میں ہمہ گیر ترقی کے لئے جدید ترین آئی ٹی آلات کا استعمال کیا جائے گا، جس سے شہری غریبوں اور کم مراعات یافتہ طبقات کے لئے ملازمت کے مزید مواقع پیدا ہوں گے۔

ایک اور پرعزم پروگرام اٹل مشن فار ریجووینیشن اینڈ اربن ٹرانسفارمیشن (امرت) اسمارٹ شہروں کے لئے تکمیلی رول ادا کرے گا۔ اسمارٹ سٹی مشن اور امرت کے لئے بالترتیب 48000 کروڑ روپے اور 50,000 کروڑ روپے کا بھاری بھرکم بجٹ مختص کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ پردھان منتری آواس یوجنا (پی ایم اے وائی) نام سے ایک دیگر پروگرام پر حکومت اگلے سات برس میں تقریباً تین لاکھ کروڑ روپے خرچ کرے گی، اس اسکیم کے تحت کچی بستیوں میں رہنے والوں، اقتصادی لحاظ سے کمزور طبقات اور کم آمدنی والے گروپ کے لئے 2 کروڑ قابل استطاعت مکان تعمیر کئے جائیں گے۔ یہ جھگی جھونپڑی علاقوں میں رہنے والوں اور ان شہری غریبوں کے لئے ایک نعمت ثابت ہوگا جنہیں اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے سخت ترین حالات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

انفارمیشن اور ڈیجیٹل ٹکنالوجی کا استعمال کر کے، جدید ترین بنیادی ڈھانچہ سہولیات اور مناسب ترین سروس سسٹم فراہم کرتے ہوئے اسمارٹ سٹی مشن سماجی اور اقتصادی تقسیم کے پاٹنے کی کوششوں کو خاطر خواہ مہمیز فراہم کرے گا۔ تاہم دیگر ملکوں کے اسمارٹ شہروں کی نقل اتارنے کے بجائے ہندوستان کو اپنی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا اسٹریٹیجی تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کو نافذ کرنے میں ٹکنالوجی اور بالخصوص آئی ٹی سیکٹر میں ہندستان کی بالادستی اور وافر تعداد میں دستیاب ہنرمند افرادی قوت مفید ثابت ہوں گے۔ لوگوں کا درست اپروچ، موثر گورننس اور بدعنوانی کو درکنار کر کے ہندستان اسمارٹ زندگی کے ایک نئے دور اور اپنے شہریوں کے لئے ایک اسمارٹر دنیا کی تعمیر کی امید کر سکتا ہے۔

☆☆☆

آر بی بھگت

اسمارٹ شہر: تصور اور حکمت عملیاں

اسمارٹ شہر کے نظریے کے ظہور کو اطلاعاتی اور ڈیجیٹل ٹکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے شہری علاقوں میں سروس کی مناسب اور موثر فراہمی کی ضرورت پوری کرنے نیز بدعنوانی پر قابو پانے کی ضرورت کے پس منظر میں دیکھا جانا چاہئے۔ ان پروگرام کی کامیابی کا اندازہ مستقبل میں لوگوں کی زندگیوں کو بدلنے کے سلسلے میں ان کی اثر پذیری نیز ہمارے سماج میں بڑھتی ہوئی عدم مساوات کو کم کرنے کے سلسلے میں ان کی صلاحیت سے لگایا جائے گا۔

مضمون نگار ممبئی میں انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار پاپولیشن سائنسز کے ڈیپارٹمنٹ آف مائیگریشن اینڈ اربن اسٹڈیز کے پروفیسر اور سربراہ ہیں۔

انسانی تہذیب کو ان شہروں نے فروغ دیا ہے جو اقتدار، ثقافت اور تجارت کے صدر مقام اور پیداوار کے مرکز رہے ہیں۔ مورخین وادئ ہند کی تہذیب کو ایک شہری تہذیب سمجھتے ہیں۔ پرانے زمانے میں ہندستان میں بہت سے بڑے شہری مراکز تھے، مثلاً دور قدیم میں پاٹلی پتر (پٹنہ)، ویشالی، کوشامبی اور اجین نیز دور وسطی میں آگرہ اور شاہ جہاں آباد ان میں سے کچھ ہیں۔ جہاں تک ہندستان کی شہری تہذیب کا تعلق ہے، یہ فہرست بہت طویل ہے۔ اسمارٹ شہروں کے تصور کے ظہور کو سمجھنے کے لئے شہروں کی نوعیت کو سمجھنا ضروری ہے۔ شہر پیشہ ورانہ اور ہنر کی گونا گونی نیز نسلی اور سماجی ہیئت دونوں کے لحاظ سے پیچ میل آبادی کے حامل گھنی آبادی والے بڑے علاقے ہیں۔ درحقیقت پیچ میل پن اور گونا گونی شہروں کا خاصا ہیں جو اختراعات کو فروغ دیتے ہوئے تاریخی طور سے قائم کئے گئے ہیں لیکن یہ چیزیں شمولیت، خوب صورتی اور انصاف کے سلسلے میں چیلنج پیش کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ شہر علاحدگی میں واقع نہیں ہوتے ہیں بلکہ ایک شہری نظام تشکیل دیتے ہوئے شہری نظام مراتب کے ایک حصے کے طور پر ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ شہری نظام مراتب کی نچلی سطح (چھوٹے شہر اور قصبے) کا زیادہ گہرائی کے ساتھ تعلق دیہی علاقوں سے ہے جب کہ دیہی شہری نقل مکانی بڑے شہر سے لے کر چھوٹے قصبوں تک شہری نظام مراتب کی تقریباً تمام سطحوں کو متاثر کرتی ہے۔ اس تناظر سے دیکھتے ہوئے شہر نہ صرف اقتصادی ترقی کے صدر مقام ہیں بلکہ شہری اور دیہی دونوں حصوں سمیت بستیوں کے نظام مراتب کے پورے سلسلے میں ترقی کے فوائد تقسیم کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہیں۔ مزید برآں شہر بہت زیادہ آمد کے باوجود بھی جو صرف شہروں کی حدود تک ہی محدود نہیں ہے، بلکہ شہروں اور قصبوں کے پورے منظر میں بھی ہوتی ہے۔ وہ اطلاعات اور سرمائے کی آمد، سامان اور خدمات کی نقل و حمل نیز مزدوروں کے نقل مکانی کی مختلف سطحوں سے ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔ چوں کہ بہت سے شہر ماضی میں اقتصادی ترقی اور سماجی تبدیلی کے نقیب رہے ہیں، اس لئے وہ انسانی تاریخ کے اپنے متعلقہ دور عصر میں اسمارٹ رہے ہیں لیکن اسمارٹ شہر کے موجودہ پہلوؤں کو عالم کاری کی طاقتوں نیز اطلاعاتی تکنالوجی کی زبردست توسیع کے عصری سیاق و سباق میں دیکھا جانا چاہئے جو ہمارے شہروں کی تشکیل کر رہی ہیں اور ہماری زندگیوں کو متاثر کر رہی ہیں۔ اسمارٹ شہروں کا نمونہ 1980 کے دہے کے آخر میں شہری سیاق و سباق کا تصور کرنے کے ایک ذریعے کے طور پر ظہور میں آیا تھا اور تب سے انہوں نے مختلف سیاق و سباق میں تیزی سے ترقی کی ہے۔ ٹاؤن سنیڈ (2014) کے مطابق اسمارٹ شہر ایسی جگہیں ہیں جہاں پرانے اور نئے مسائل حل کرنے کے لئے اطلاعاتی تکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کنکریٹ، شیشے اور فولاد کا پرانا شہر اب کمپیوٹر اور سافٹ ویئر کی ایک وسیع زیر زمین دنیا کو چھپاتا ہے۔ دوسری طرف نیا شہر ہمارے تعمیر کردہ ورثے کے لئے ایک ڈیجیٹل ارتقا ہے جو 'شہر کی ایک نئی ہوا' کو ہوا دیتا ہے۔ ہم اسے ایک اسمارٹ شہر کہہ سکتے ہیں۔ ایک ایسا تناظر بھی ہے جو اسمارٹ سٹی کو ایک مکمل طور سے نہیں بلکہ اس کے ایک حصے کے طور پر دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اسمارٹ شہر کا مطلب کچھ بھی ہو لیکن اس شہر کی تمام جگہیں

یکساں طور سے اسمارٹ نہیں ہوں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کچھ جگہوں، لوگوں اور سرگرمیوں کو دیگر کے مقابلے میں مراعات حاصل ہوں گی۔ ایک عالمی آئی ٹی کمپنی، آئی بی ایم کا خیال ہے کہ ''اکیسویں صدی میں شہر، شہریوں اور کاروبار دونوں کو راغب کرنے کے لئے عالمی طور سے مقابلہ آرائی کرتے ہیں۔ ایک شہر کی کشش کا براہ راست تعلق وہ بنیادی خدمات پیش کرنے کی اس کی صلاحیت سے ہے، جس سے ترقی کے مواقع، اقتصادی اہمیت پیدا کرنے اور مقابلہ جاتی امتیاز پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔ تجارتی اور رہائشی دونوں قسم کے امکانی باشندے امتیاز کرنے والا ایک گروپ ہیں اور وہ ان شہروں کی تلاش میں ہیں جو موثر طور سے بامقصد طور سے کام کرتے ہیں''۔ (آئی بی ایم 2012)

ایک اسمارٹ شہر کی کوئی قطعی توضیح نہیں ہے۔ لیکن بنیادی سوال یہ ہے کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ ایک اسمارٹ سٹی کیسا ہونا چاہئے، ہم اسمارٹ شہروں کی توضیح ان شہروں کے طور پر کرسکتے ہیں، جہاں اسمارٹ لوگ رہتے ہیں۔ ایک شخص ایسا ہے جو ذہین اور خوش حال ہے لیکن انفرادیت پسند، صارف اور اپنے آپ تک محدود ہے جب کہ دوسرا شخص نچلے طبقے کی زندگی تک رسائی حاصل کرنے، اس کے سلسلے میں تعاون کرنے اور اسے بدلنے کے سلسلے میں سرگرم ہے۔ ایک مماثل انداز میں، اسمارٹ شہر ایک الگ تھلگ کردہ احاطہ یا دروازے والا ایک شہر نہیں ہے بلکہ ایک ایسا شہر ہے جو اس کے لوگوں کو جوڑتا ہے اور ان کی زندگیوں کو بدلتا ہے، لہٰذا اس بات کا ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ جب کہ شہر لوگوں کی قلب ماہیت کردیتے ہیں، تو لوگ شہروں کو بناتے ہیں۔ ہمیں اس بارے میں واضح ہونے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے شہروں کی تشکیل کرنے کے لئے ٹکنالوجی کا کیسے استعمال کرتے ہیں نیز غریب لوگوں اور حاشیے پر رہ رہے لوگوں کے لئے اس کے نتائج سے کیسے استفادہ کرتے ہیں۔ مزید برآں جیسا کہ ہندستان کی تیزی سے شہرکاری کرنے کا عمل چلتا رہا ہے، لوگوں کی قسمتوں کا بہت زیادہ انحصار اس بات پر ہے کہ ہم اپنے شہروں کو کیسا بناتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ، حکومت کے ذریعے مداخلت اپنے شہروں کا تصور کرنے اور ان کی تشکیل کرنے کے سلسلے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ گزشتہ ایک دہے کے دوران مرکزی حکومت کی پالیسیوں اور پروگراموں کو اس روشنی میں دیکھا جانا چاہئے۔

اسمارٹ شہروں کا مشن

2005 میں جے این این یو آر ایم (جواہر لعل نہرو قومی شہری احیا مشن) شروع کیا گیا تھا، جسے ایک دہے بعد 2015 میں اسمارٹ شہر اور اے ایم آر یو ٹی (تجدید اور شہری تغیر کلی کے لئے اٹل مشن) جیسے پروگراموں میں از سر نو وضع کیا گیا ہے۔ جے این این یو آر ایم سابقہ شہری پالیسی اور پروگراموں سے نمایاں طور سے مختلف تھا کیوں کہ اس میں اس ابھرتی ہوئی حقیقت کی روشنی میں ہندستان کی اقتصادی ترقی میں شہروں کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا تھا کہ تقریباً دو تہائی جی ڈی پی شہری علاقوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اسمارٹ شہروں کے مشن اور اے ایم آر یو ٹی جیسی حالیہ شہروں ترقیاتی حکمت عملیاں جے این این یو آر ایم کے تحت شروع کردہ شہری ترقیاتی حکمت عملیوں کے تسلسل اور انہیں عمیق کرنے کو منعکس کرتی ہیں۔ بہت سے لوگوں نے شہروں کے اندر نیز علاقوں کے درمیان ایک بڑی سماجی و اقتصادی عدم مساوات کے پیش نظر مخصوص ہونے کی وجہ سے جے این این یو آر ایم کی تنقید کی ہے۔ شمولیت ترقی اور پائیداری کے ساتھ ساتھ شہری ترقی کے کوئی بھی پروگراموں کے لئے ایک چیلنج رہی ہے۔

اسمارٹ شہروں کا مشن 16-2015 سے 20-2019 کی پانچ سالہ مدت میں ایک سو شہروں کا احاطہ کرے گا۔ دیہی ترقی کی وزارت کے ذریعہ اس کا جائزہ لینے کے بعد اس مشن کی توسیع کی جاسکتی ہے۔ چناں چہ اسمارٹ شہر کا تصور اور حکمت عملیاں ارتقائی رہیں گی۔ اس مشن نے اسمارٹ شہر کی کوئی توضیح نہیں فراہم کی ہے لیکن اس کا مقصد اس شہر کی صلاحیت کو بروئے کار لانا ہے جو اسمارٹ حل کے ذریعے اسمارٹ بننے کی تمنا رکھتا ہے۔ اسمارٹ حل میں ای حکمرانی اور الیکٹرانک سروس کی فراہمی، جرائم کی بصری نگرانی، پانی کی فراہمی کے انتظام کے لئے، اسمارٹ میٹر اسمارٹ پارکنگ اور ٹریفک کا دانشمندانہ انتظام شامل ہیں جو ایک طویل فہرست میں سے کچھ حل ہیں۔ اسمارٹ حل کے استعمال سے شہر بنیادی ڈھانچے اور خدمات کو بہتر بنانے کی غرض سے ٹکنالوجی، اطلاعات اور اعداد وشمار کا استعمال کرسکیں گے۔ یہ شہری اور بہتری اور شہری تجدید کے ذریعے علاقے پر مبنی ترقی کے سلسلے میں بھی کوشش کرے گا۔ اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی شہری آبادی کے لئے گنجائش نکالنے کی غرض سے شہر کے اطراف نئے علاقے / سبز علاقے (شہری توسیع) تیار کئے جائیں گے۔ یہ بات پیش نظر رکھی گئی ہے کہ ایک اسمارٹ شہر کے فروغ کے لئے حکمت عملیوں سے روزگار کے کافی مواقع پیدا ہوں گے اور غریب لوگوں کا خیال رکھا جائے گا۔ چناں چہ یہ تصور کیا گیا ہے کہ اسمارٹ شہر شمولیت پر مبنی ہوں گے۔

اسمارٹ شہروں کے مشن پر عمل درآمد ایک خصوصی مقصدی ادارے (ایس پی وی) کے ذریعے کیا جائے گا جس کا سربراہ ایک کل وقتی سی ای او ہوگا نیز جس میں مرکزی، ریاستی اور مقامی حکومتوں کے نامزد کردہ افراد ہوں گے۔ یہ ایس پی وی شہری سطح پر کمپنیوں سے متعلق قانون 2013 کے تحت ایک محدود کمپنی ہوگا۔ شہری سطح پر ایک اسمارٹ شہر مشاورتی فورم تمام 100 اسمارٹ شہروں کے لئے قائم کیا جائے گا تاکہ مختلف متعلقین کو مشورہ دیا جاسکے اور ان میں اشتراک عمل کیا جاسکے۔ اس فورم میں ضلع کلکٹر ایم پی، ایم ایل اے، میئر ایس پی وی کا سی ای او، مقامی نوجوان لوگ اور شہری نیز تکنیکی ماہرین شامل ہوں گے۔ اسمارٹ شہروں کے اس مشن کے لئے اسمارٹ لوگوں کی ضرورت ہے تاکہ وہ حکمرانی اور اصلاحات کے عمل میں سرگرمی سے شرکت کرسکیں۔ اسمارٹ لوگوں کی شرکت کو آئی سی ٹی، خاص طور سے موبائل پر مبنی آلات کے زیادہ سے زیادہ استعمال سے ایس پی وی کے ذریعے مجاز بنایا جائے گا۔ مرکزی حکومت ریاستی حکومت سے ایک مساوی گرانٹ کے ساتھ ابتدائی طور سے گرانٹ کے طور پر 194 کروڑ روپے فراہم کرے گی۔ اسمارٹ شہر کے لئے مستقبل میں گرانٹوں کا انحصار کارکردگی پر ہے۔ ان 100 اسمارٹ شہروں کا انتخاب اسمارٹ شہر کے بارے میں تجاویز طلب کرکے مقابلے کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ اسمارٹ شہر کی تیاری کے مختلف مرحلوں میں بڑی تعداد میں مشاورتی کمپنیوں اور ایجنسیوں کی خدمات حاصل کی

جائیں گی۔ آگے چل کر یہ شہر ایک مارکہ اور ایک پہچان حاصل کرلیں گے جو ان کی خاص اقتصادی سرگرمی' مثلاً مقامی پکوان کے انتظام' صحت' تعلیم' فن اور دست کاری' ثقافت' کھیل کود کے سامان' فرنیچر' ہوزری' کپڑے وغیرہ پر مبنی ہوگی۔اس طرح یہ اسمارٹ شہر نہ صرف پیداوار' موثر حکمرانی کی جگہوں' بلکہ کھپت کی جگہوں کے طور پر بھی ابھریں گے۔اس کے وقوع ہونے کی صورت میں امکان ہے کہ اقتصادی ترقی کو فروغ ملے گا اور اس کے شہری کا معیار زندگی بہتر ہوگا۔

اسمارٹ شہروں کے مشن کے لئے ایک معاون مشن' اے ایم آر یوٹی ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی آبادی والے 500 سے زیادہ شہروں میں شروع کیا گیا ہے۔اس مشن کا منشور شہری مقامی اداروں (یو ایل بی) کے ذریعے اصلاحات پر عمل درآمد اور صلاحیت سازی سمیت پانی کی فراہمی' گندے پانی کی نکاسی اور تعفن کے انتظام' تیز رفتار پانی سے نالوں اور نالیوں کی صفائی' شہری ٹرانسپورٹ اور سبز جگہوں پر پارکوں کے فروغ تک محدود ہے۔ یہ بات پیش نظر رکھی گئی ہے کہ اے ایم آر یوٹی کے تحت رقم کی فراہمی کے سلسلے میں امکانی اسمارٹ شہروں کو پہلی ترجیح دی جائے گی۔ایک ریاستی سالانہ منصوبہ عمل (ایس اے اے پی) مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے دیگر پروگراموں کی مطابقت میں تیار کیا جائے گا۔ایس اے اے پی کے لئے ریاستی تعاون کل پروجیکٹ لاگت کے 20 فی صد حصے سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ایس اے اے پی کی تیاری کے بعد ایس ایل آئی پی (سروس کی سطح کے عمل درآمدی منصوبے) تیار کئے جائیں گے۔اے ایم آر یوٹی کے تحت پانی کی فراہمی میں اضافہ کرنے کے لئے تجویز کردہ اختراعی نظریوں میں ایک نظریہ پانی کو طویل فاصلوں سے لانے کی بجائے اس کی ری سائیکلنگ اور اس کا دوبارہ استعمال ہے۔ یہ دونوں پروگرام شہری تبدیلی حاصل کرنے کے سلسلے میں ایک مضبوط معاون کے بھی حامل ہوں گے۔جب کہ اے ایم آر یوٹی میں پروجیکٹ پر مبنی نظریہ اپنایا گیا ہے' اسمارٹ شہروں کے مشن میں علاقے پر مبنی حکمت عملی اپنائی گئی ہے۔لیکن دونوں پروگراموں میں ریاست' یو ایل بی اور نجی شعبوں کے ساتھ ساجھے داری کو فروغ دینے کی کوشش کی گئی ہے جس میں مرکزی حکومت ایک فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے۔

چیلنج اور نتائج

ہندستان کے موجودہ شہری نظام کی ایک منفرد خصوصیت یہ ہے کہ یہ تین بڑے شہروں یعنی ممبئی' کولکاتا اور چنئی کی زیر قیادت 7935 شہروں اور قصبوں کا حامل ہے جنہوں نے قومی راجدھانی دہلی کے ساتھ ساتھ برطانوی حکومت کے دوران ترقی کی ہے۔ان کے بعد دوسرے درجے کے بڑے شہر یعنی بنگلور' حیدرآباد' احمد آباد اور پنے رہے ہیں۔ اپنے علاقائی اظہارات اور شہری راہداریوں کے ساتھ ان آٹھ شہروں میں بین انحصار اور بین رابطوں میں ہندستان کو ایک عالمی اقتصادی طاقت میں بدلنے کی صلاحیت ہے۔لیکن یہ شہر خود سے یہ کام کرنے کے قابل نہیں ہوسکتے کیوں کہ انہیں بڑے چیلنجوں کا سامنا ہے۔ چناں چہ شہری ترقی کی حکمت عملی ایک اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔علاقائی عدم مساوات' دیہی وشہری تقسیم اور اندرونی شہری عدم مساوات ہندستان کی شہری تبدیلی اور اقتصادی ترقی کی راہ میں مضبوط رکاوٹیں ہیں۔موجودہ حکومت کے اسمارٹ شہر اور اے ایم آر یوٹی (تجدید اور شہری تبدیلی کے لئے اٹل مشن) کے تصور اور حکمت عملیوں کو اس روشنی میں دیکھا جانا چاہئے۔وسطی' مشرقی اور شمال مشرقی ہندستان کے کم شہرکاری شدہ علاقوں کے لئے بہت سے اسمارٹ شہر تجویز کئے جارہے ہیں۔اے ایم آر یوٹی میں بھی اولاً 4041 قانونی شہروں اور قصبوں میں سے 500 شہری مراکز کا احاطہ کرنے کی تجویز ہے۔تاہم ایسے شمار شدہ قصبوں کی ایک بڑی تعداد (3894) ہے' جن کا احاطہ ان دونوں پروگراموں میں سے کسی بھی پروگرام کے ذریعے نہیں کیا جاتا ہے۔شمار شدہ قصبے زیادہ تر دیہی پنچایت کے زیر انتظام ہیں جن کے پاس وسائل اور ادارہ جاتی صلاحیت کی کمی ہے' لیکن ان میں دیہی اور شہری علاقوں کے درمیان ایک پل کے طور پر کام کرنے کی صلاحیت ہے۔اس کے علاوہ شہری ترقی کی حکمت عملی میں شمار شدہ قصبوں کو شامل کئے جانے سے امکان ہے کہ دیہی ترقی کے لئے شہرکاری کی صلاحیت آشکار ہوگی۔

اسمارٹ شہروں کے مشن کی صلاحیت نیز اے ایم آر یوٹی اور سب کے لئے مکان کی اسکیم کے ساتھ اس کے انضمام سے بہت سے فوائد حاصل ہوسکتے ہیں لیکن غریب لوگوں اور گندی بستیوں میں رہنے والے لوگوں کے مفادات کا تحفظ کرنے کی ضرورت ہے جو 2011 کی مردم شماری کے مطابق 65 ملین پر مشتمل ہیں۔ان پروگراموں کو نہ تو حکمرانی کی سطح پر اور نہ ہی عمل درآمد کی سطح پر الگ تھلگ کرکے نہیں دیکھا جانا چاہئے۔بصورت دیگر وہ شمولیت سے محروم ہوسکتے ہیں۔جیسا کہ منصوبہ بنایا گیا ہے' اسمارٹ شہروں کا مطلب ڈیجیٹل وشہری تقسیم کو ختم کرنے میں مدد کرنا ہے۔اسمارٹ شہر کے نظریے کے ظہور کو اطلاعاتی اور ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کا استعمال کرتے ہوئے شہری علاقوں میں سروس کی مناسب اور موثر فراہمی کی ضرورت پوری کرنے نیز بدعنوانی پر قابو پانے کی ضرورت کے پس منظر میں دیکھا جانا چاہئے۔ان پروگرام کی کامیابی کا اندازہ مستقبل میں لوگوں کی زندگیوں کو بدلنے کے سلسلے میں ان کی اثر پذیری نیز ہمارے سماج میں بڑھتی ہوئی عدم مساوات کو کم کرنے کے سلسلے میں ان کی صلاحیت سے لگایا جائے گا۔

☆☆☆

یوجنا

آئندہ شمارہ

اکتوبر 2015

"اسکل انڈیا پہل"

پر خاص ہوگا۔

اشراہلوالیہ

شہر: ترقی کا وسیلہ

ہندستانی شہروں میں سرکاری خدمات کی فراہمی بڑی حد تک غیرتسلی بخش ہے۔اس سے نہ صرف ہندستان کی لگ بھگ 33 فی صد اس آبادی کی معیار زندگی متاثر ہوتی جو شہروں میں رہتی ہے بلکہ ہندستانی معیشت کی تیز رفتار، پائیدار اور ہمہ جہت ترقی کے لئے سرمایہ کاری کے ماحول پر بھی اثر پڑتا ہے۔

پچھلے کچھ عرصے سے ہندستانی شہروں میں رہنے والے امیر اور مڈل کلاس نے سرکاری خدمات کے مسائل کا پرائیوٹ مارکیٹ پر مبنی حل تلاش کرلیا ہے لیکن غریبوں کو بھی اپنے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے مارکیٹ کا مقابلہ کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑا ہے۔اس وقت ہندستانی شہروں اور قصبوں میں تقریباً 420 ملین افراد رہتے ہیں لیکن ان کی صرف نصف آبادی کو ہی پانی اور صفائی ستھرائی جیسی سہولیات بہتر طور پر دستیاب ہیں۔چوں کہ 2031 تک ہندستانی شہری آبادی کے بڑھ کر 600 ملین تک پہنچ جانے کا اندازہ لگایا گیا ہے اس لئے پوری آبادی کو بنیادی سہولیات فراہم کرنا ایک بہت بڑا چیلنج ہوگا اور انہیں نظرانداز کرنا خود ہمارے لئے نقصان کا موجب ثابت ہوگا۔اس کے علاوہ اگر ہم چاہتے ہیں کہ تیز رفتار ترقی کے لئے ہمارے شہر سرمایہ کاری کو راغب کرنے میں کامیاب رہیں تو ہمیں اپنے شہروں میں معیار زندگی کو بہت زیادہ بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

isherahluwalia@gmail.com

ہندستان کی ترقی کے موجودہ مرحلے میں شہروں کو ترقی کا وسیلہ بنانے کی ضرورت ہے۔صنعتی ترقی کے لئے مختلف طرح کے سپورٹ سروسز کے لئے تیار حل فراہم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسا صرف شہروں میں کیا جاسکتا ہے۔دیہی سیکٹر کی قسمت بھی بڑی حد تک شہر کاری کے معیار سے وابستہ ہے کیوں کہ زراعت میں فی کس آمدنی میں صرف اسی صورت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے جب زراعت چھوڑنے والے افراد صنعت اور سروسز میں 'اعلی پیداواریت' والی ملازمتوں میں جائیں۔یہ تبدیلی شہروں میں روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے لئے اختراع اور انٹرپرائز کے لئے ایک سازگار ماحول پیدا کرنے پر منحصر کرے گا۔یہ اس لئے بھی اہم ہے کیوں کہ ہندستان کی مجموعی آبادی میں ورکنگ آبادی کے تناسب میں اضافہ ہورہا ہے اور یہ سلسلہ 2040 تک اسی طرح جاری رہے گا اور اس کے بعد اگر اس میں بڑی معمولی رفتار سے گراوٹ آئے گی۔

2001-2011 میں جی ڈی پی کی ترقی کی اوسط سالانہ شرح جو 7.7 تھی وہ 2011-14 میں کم ہوکر تقریباً 6 فی صد رہ گئی۔2014-15 میں یہ بڑھ کر 7.2 فی صد تک پہنچ جانے کا اندازہ ہے اور توقع ہے کہ آنے والے برسوں میں اس میں مزید بہتری آئے گی۔

اگر جی ڈی پی ترقی کی شرح سالانہ 10-8 فی صد کرنی ہے تو صنعت اور سروس سیکٹر کو کافی زیادہ تیز رفتاری سے ترقی کرنا ہوگا۔اگر ہم ٹکنالوجی، آبپاشی اور واٹر مینجمنٹ میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کریں تب بھی زراعت میں ترقی کی سالانہ شرح 4 تا 4.5 فی صد سے زیادہ نہیں بڑھا سکیں گے۔چوں کہ معیشتیں اسٹرکچرل ٹرانسفارمیشن سے گزرتی ہیں اس لئے صنعت اور سروس سیکٹر میں، آوٹ پٹ اور روزگار دونوں لحاظ سے ترقی ہوگی۔دراصل ہندستان کے جی ڈی پی میں شہروں کا حصہ مسلسل تیزی سے بڑھ رہا ہے، اس وقت یہ 66 فی صد ہے جو 2031 تک بڑھ کر 75 فی صد ہوجانے کا اندازہ ہے۔چیلنج یہ ہے کہ ایک ایسا شہری ماحول کس طرح فراہم کیا جائے جو اختراعات کو تقویت بخشے اور روزگار کے مواقع میں اضافہ کرے۔

اس مقالہ کے پہلے باب میں ہندستان میں ترقی کی موجودہ صورت حال میں ترقی کے وسیلہ کے طور پر شہروں کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے اور ہندستانی شہروں میں سرکاری خدمات کی ترسیل کی ناخوشگوار صورت حال کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا تجزیہ کیا گیا ہے۔دوسرے باب میں شہری بنیادی ڈھانچہ کی خرابی کا اندازہ لگایا گیا ہے اور اسے دور کرنے کے لئے میکانزم پر بات کی گئی ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ ادارہ جاتی اصلاحات، مالیات کے لئے پرائیوٹ سیکٹر تک رسائی اور بہتر سروس فراہمی کے لئے بنیادی ڈھانچہ کی توسیع کو یقینی بنانے، دونوں ہی پہلو سے اہم ہے۔تیسرے باب میں حکومت ہند کی طرف سے شروع کئے گئے نئے قومی مشنوں- سوچھ بھارت، امرت، سب کے لئے مکان اور اسمارٹ شہر کا جائزہ لیا گیا ہے اور شہری ترقی کے قومی مشن جے این این یو آر ایم سے حاصل ہونے والے سبق کو شامل کرنے کی اہمیت بتائی گئی ہے۔

1۔ شہر ترقی وسیلہ کے طور پر

شہر، ہندستان کی موجودہ اونچی ترقی اور اسٹرکچرل ٹرانسفارمیشن کے موجودہ مرحلے میں میں ترقی کا بنیادی وسیلہ ہوں گے۔ صنعتی ترقی جغرافیائی پھیلاؤ سے حاصل نہیں کی جاسکتی ۔ چوں کہ صنعت اور سروسز میں سرمایہ کاری کے لئے شہری علاقوں کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے مارکیٹ فورسیز اور حکومت دونوں کو ان معیشتوں کو آگے بڑھانے میں اہم رول ادا کرنا ہوگا۔اس میں ناکام رہنے کی صورت میں سرمایہ کاروں کے لئے مشکلات میں اضافہ ہوگا اور ماحولیات مزید نقصان سے دوچار ہوگی جس سے نتیجے میں شہروں میں رہائش کا معیار اور بھی خراب ہوجائے گا۔

بنگلورو، حیدرآباد، ممبئی، چنئی وغیرہ جیسے ہندستانی شہروں، جنہوں نے پچھلے 25 برسوں کے دوران ترقی کا وسیلہ کے طور پر کام کیا ہے آج غیر منصوبہ بند شہری ترقی کے مضمرات کا بری طرح شکار ہیں۔شہری سڑکیں، پبلک ٹرانسپورٹ، پانی اور صفائی اور قابل استطاعت گھر کے معاملے میں ناکافی بنیادی ڈھانچہ کے ساتھ ساتھ خدمات کی فراہمی کے کمزور نظام کے نتیجے میں سرکاری خدمات کی صورت حال خراب سے خراب تر ہوئی ہے اور ان شہروں میں آبادی کا ایک بڑا حصہ اب بھی کچی بستیوں میں رہنے کے لئے مجبور ہے۔

شہری ہندستان میں خدمات کی ترسیل کی موجودہ صورت حال شہروں کے لئے ترقی کا وسیلہ بننے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ پینے کے صاف پانی کی قلت، بیکار پانی کا ٹریٹمنٹ نہیں کرنے کی وجہ سے پانی کی آلودگی، پانی کا جمع ہونا اور نالیوں کی صفائی نہیں ہونے سے گندے پانی کا پھیلنا، شہروں میں سڑکوں کی خراب حالت اور خراب اور ناکافی ٹریفک سپورٹ بنیادی ڈھانچہ کی وجہ سے ٹریفک کی بھیڑ بھاڑ، ٹریفک کی بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے فضائی آلودگی اور بجلی کی غیر منطقی قیمت وغیرہ وہ عام چیلنجز ہیں جن کا ہندستانی شہروں اور قصبات کو سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔مثال کے طور پر ہندستانی شہری آبادی کے صرف 60 فی صد کو نلوں کے ذریعہ سپلائی ہونے والا پینے کا پانی ملتا ہے اور وہ بھی ہر تیسرے روز صرف ایک سے چھ گھنٹے تک کے لئے آتا ہے۔صفائی کے معاملے میں صرف 33 فی صد کو پائپڈ سیور سسٹم دستیاب ہے۔ شہری علاقوں میں سیویج سے جتنا پانی نکلتا ہے اس کے 20 فی صد سے بھی کم کو دوبارہ قابل استعمال بنایا جاتا ہے۔ جہاں تک میونسپل کچروں کی بات ہے تو 14-2013 میں یومیہ 142556 ٹن کچرے پیدا ہوئے، ان میں سے 82 فی صد کو جمع کیا گیا اور صرف تقریباً 9 2 فی صد کو کمپوسٹنگ، ورمی کمپوسٹنگ، پلیٹائزیشن اور انرجی پلانٹوں کے ذریعہ پروسیس کیا گیا۔ ان سب کا عوامی صحت اور شہروں کے سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے امکانات پر سنگین مضمرات پڑتے ہیں۔

ہندستان کو اپنے موجودہ شہروں میں نئی جان ڈالنے نیز نئے تاباں شہر تیار کرنے کی ضرورت ہے۔گو کہ نئے شہروں کے لئے ٹرانسپورٹ اور ترقی والے کوریڈور کے ارد گرد منصوبہ بندی کی جاسکتی ہے لیکن سب سے بڑا چیلنج موجودہ 8000 یا اس کے لگ بھگ شہروں اور قصبوں کو بہتر بنانے کا ہے۔ان چھ بڑے شہروں (ممبئی، دہلی، کولکاتہ، چنئی، بنگلور اور حیدرآباد) میں جن کی آبادی 8 ملین سے زیادہ ہے، شہر کی سرحدیں کافی دور تک پھیل چکی ہیں اور بڑی تعداد میں گاؤں قصبوں کے دائرے میں شامل ہوچکے ہیں، میٹروپولیٹن علاقے مرکز میں بنیادی شہر کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ان تمام بڑے میٹرو شہروں میں سرکاری خدمات کا دائرہ وسیع کرنے یک لئے بڑے پیمانے پر بنیادی ڈھانچہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہے اور آمد ورفت اور کنکٹی ویٹی کو یقینی بنانے کے لئے زمین کے استعمال اور ٹرانسپورٹ کے لئے مربوط منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔لیکن اس سے بھی بڑا چیلنج یہ ہے کہ میٹروپولیٹن گورننس کے لئے موثر ادارہ جاتی ڈھانچوں کو کیسے درست کیا جائے۔

جہاں تک احمدآباد، سورت، پونے اور ناگپور جیسے شہروں کا معاملہ ہے تو ایسے شہروں میں بھی بڑے میٹرو شہروں کی طرح ہی آس پاس کے علاقے کا پھیلاؤ ہو رہا ہے۔اس سے قبل کہ یہ شہر بھی بڑے میٹرو شہروں کی طرح کے چیلنجز کا شکار ہوجائیں ان پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ان شہروں میں زمین کے استعمال اور ٹرانسپورٹ کے سلسلے میں مربوط منصوبہ بندی، خدمات کی ترسیل میں بہتری اور قابل استطاعت گھر جیسے امور پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔مہاراشٹر اور گجرات تیز رفتار شہرکاری والی ریاستوں میں شامل ہیں، اس لئے ریاستی حکومتوں کو بلدیاتی اداروں کی سطح پر صلاحیت سازی کے لئے مناسب ماحول اور منصوبہ بندی و خدمات کی ترسیل کے اداروں کو مضبوط کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ان تیز رفتار ترقی کرنے والے شہروں کے فائدے حاصل کئے جاسکیں۔اسی طرح کرناٹک، آندھرا پردیش، مدھیہ پردیش، تمل ناڈو جیسی دیگر ریاستوں میں بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے جہاں شہروں کی تیز رفتار ترقی ہورہی ہے۔ آخری بات یہ کہ سرکاری پالیسی میں ملک بھر کی ریاستوں میں چھوٹے شہری مراکز پر بھی توجہ دینی ضرورت ہے کیوں کہ یہ اپنی کمزور اقتصادی بنیاد، غربت کے زیادہ معاملات اور رسائی کے فقدان کی وجہ سے وہ فائدے بھی نہیں حاصل کر پاتے ہیں جو دیہی علاقوں کو دستیاب ہیں۔

ہندستان میں اقتصادی ترقی کی سیاست بڑی حد تک دیہی علاقوں کی ترقی پر ہی مرکوز رہی ہے۔حالانکہ ہندستان کی مردم شماری کے مطابق 2001 اور 2011 کے درمیان قصبوں کی تعداد میں 2500 سے زائد کا اضافہ ہوچکا ہے، اس مدت کے دوران قانونی طور پر بلدیاتی اداروں والے قصبوں (جو متعلقہ ریاستی حکومتوں کی طرف سے نوٹیفائی کئے جاتے ہیں) کی تعداد صرف 2 4 2 بتائی گئی ہے۔دراصل دیہی بلدیاتی اداروں کو 'شہری' میں تبدیل کرنے کے پس پشت یہ خوف لاحق ہے کہ ایسا کرنے سے دیہی ترقیاتی اسکیموں کے تحت ملنے والے بہت بڑے فنڈ سے محروم ہونا پڑ سکتا ہے۔اس کے علاوہ ان ضابطوں کا بھی خوف رہتا ہے جو شہرکاری کی صورت میں نافذ ہوتے ہیں۔

بہر حال جہاں شہری بلدیاتی ادارے موجود ہیں، وہاں بھی کام کاج، فنڈ اور عہدیداروں کی تقسیم کے ذریعہ انہیں بااختیار بنانے کی ضرورت ہے۔1992 میں 74 ویں آئینی ترمیم نے شہری بلدیاتی اداروں (یو ایل بی) کو حکومت کی تیسری قطار کے طور پر تسلیم کرلیا ہے اور انہیں پانی کی فراہمی، سولڈ ویسٹ مینجمنٹ، گندے پانی کو قابل استعمال بنانے، نالیوں کی صفائی وغیرہ کی ذمہ داریاں تفویض کردی ہیں۔گو کہ ریاستی حکومتوں سے شہری بلدیاتی اداروں کو کچھ کام منتقل کرنے کے معاملے میں تھوڑی پیش

رفت ہوئی ہے لیکن مالیات کی تقسیم کے معاملے میں ابھی کوئی کام نہیں ہوا ہے۔ مقامی بلدیاتی اداروں کو وسائل پیدا کرنے، بالخصوص جائیداد ٹیکس وصولی اور یوزر چارج کے سلسلے میں بھی زیادہ خودمختاری دینے کی ضرورت ہے۔ جہاں تک عہدیداروں کو منتقل کرنے کا معاملہ ہے تو اس ضمن میں بھی بہت معمولی کارروائی ہوسکی ہے۔صرف چند ایک ریاستوں میں ہی میونسپل کیڈر ہے۔شہری بلدیاتی اداروں کو بااختیار نہیں بنانے کے سبب میئروں کے انتخاب اور اس جیسے دیگر عالمی طریقہ کار اپنانے کے باوجود ہندستان کو شہرکاری کے چیلنج سے نمٹنے میں کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا ہے۔

2۔سرمایہ کاری کی ضرورت اور شہری بنیادی ڈھانچہ کے لئے مالیاتی میکانزم

وزارت شہری ترقیات، حکومت ہند نے ایک اعلی اختیاری ایکسپرٹ کمیٹی (ایچ پی ای سی اہلوالیہ 2011)، اس مصنف کی صدارت میں قائم کی تھی۔ جس نے اپنی رپورٹ میں کہا تھا کہ 10-2009 کی قیمتوں کے لحاظ سے شہری بنیادی ڈھانچہ کے گھاٹے کو ختم کرنے کے لئے تقریباً 39.2 لاکھ کروڑ روپے کی سرمایہ کی ضرورت ہوگی جو 15-2014 کی قیمتوں کے لحاظ سے 54.3 لاکھ کروڑ روپے ہے، اس میں زمین کی قیمت شامل نہیں ہے۔اس میں پوری شہری آبادی کو خدمات کی ترسیل کے لئے 2012 تا2031 تک (جی ڈی پی کی شرح میں سالانہ 8فی صد ترقی کو مانتے ہوئے) کی مدت کا احاطہ کیا گیا ہے۔اس میں اس بات کو سامنے رکھا گیا ہے کہ خدمات کی ترسیل وزارت شہری ترقیات کی طرف سے 2008 میں طے کردہ معیار کے مطابق کی جائے گی۔اس میں سے سب سے زیادہ حصہ یعنی 56فی صد شہری سڑکوں کے لئے رکھا گیا ہے، جب کہ شہری ٹرانسپورٹ اور ٹریفک سپورٹ بنیادی ڈھانچہ کے لئے 17.7فی صد رقم طے کی گئی ہے ۔ پانی اور صفائی ستھرائی پر مجموعی فنڈ کا تقریباً 25فی صد سرمایہ کاری کرنے کی ضرورت ہوگی۔

ریاستی حکومتیں شہری بلدیاتی اداروں کو مالیاتی اختیارات نہیں دے کر 74ویں ترمیم کی روح پر پورا نہیں اترسکیں۔جیسا کہ انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ میں ہوتا ہے ہندستان میں بھی ریاستی حکومتوں کی طرف سے مقامی بلدیاتی اداروں کو منتقل کرنے کی ضرورت ہے۔مقامی بلدیاتی اداروں کو فارمولہ پر مبنی منتقلی اور گرانٹس ان ایڈ کے لئے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے۔مثالی بات تو یہ ہوگی کہ جی ایس ٹی کے ذریعہ ریاستی حکومتوں کو حاصل ہونے والے ریونیو میں بلدیاتی اداروں کے لئے ایک مخصوص فیصد کو یقینی بنایا جائے۔اس کے علاوہ شہری بلدیاتی اداروں کو لیوی ٹیکس کا اختیار دیا جائے۔ پراپرٹی ٹیکس (جومقامی بلدیاتی اداروں کے لئے ریونیو کا ایک بڑا ذریعہ ہے)میں اصلاحات اور یوزر چارجیز عائد کرنے اورانہیں وصول کرنے کے سلسلے میں زیادہ آٹونومی مقامی بلدیاتی اداروں کی مالی حالت کو درست کرنے میں دیرپا ثابت ہوسکتے ہیں۔شہری خدمات کی قیمتوں کے تعین میں پروفیشنل ازم لانے کے لئے میونسپل ریگولیٹر کا قیام مددگار ثابت ہوگا۔شہری بلدیاتی اداروں کے لئے مالیاتی وسائل کو بڑھانے کا ایک اور شعبہ جسے نظرانداز کردیا گیا ہے، زمین کی قیمتوں پر عائد بندش کو ختم کرنا ہے۔یعنی کنورزن چارجز، ڈیولپمنٹ چارجز، بہتری کے لئے فیس وغیرہ جیسے مالیاتی وسائل اور مجموعی پلاننگ گائیڈ لائنس کے اندر فلور اسپیس انڈیکس کی قیمت کا تعین۔

شہری بنیادی ڈھانچہ کے لئے مالیات کی حصولیابی کے خاطر بیرونی وسائل کو سرگرم کرنے کی شہری بلدیاتی اداروں کی صلاحیت، ریونیو ماڈل کو ڈیولپ کرنے کی ان کی صلاحیت سے مشروط ہے۔یہ کام، مثال کے طور پر، خدمات کے لئے مناسب یوزر چارج عائد کرکے یا بیٹرمنٹ چارج کے ذریعہ زمین کی قیمتوں میں اضافہ کرکے یا پی پی پی پروجیکٹ کے حصہ کے طور پر پرائیوٹ کمپنیوں کو زمین کو تجارتی بنیاد پر ڈیولپ کرنے کی اجازت دے کر کیا جاسکتا ہے۔اپنی مالیات کو مستحکم کرنے کے لئے اصلاحات اور سروس ڈیلیوری کو بہتر بنانے سے بھی شہری بلدیاتی اداروں کی قرض حاصل کرنے میں بھی آسانی ہوسکتی ہے۔اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ اداروں کو مستحکم کرکے بہتر گورننس سے دو مقاصد پورے ہوتے ہیں ۔ ایک تو خدمات کی ترسیل میں بہتری آتی ہے اور دوسرا پرائیوٹ سیکٹر سے مالی امداد حاصل کرنے کے لئے بہتر ماحول تیار ہوتا ہے۔

3۔ شہری ترقیات کے لئے قومی مشن

حکومت ہند نے 2005 میں جواہر لال نہرو نیشنل اربن رینیول مشن (جے این این یو آر ایم) کی شکل میں ایک اہم پہل کرتے ہوئے ہندستانی معیشت کے لئے شہری سیکٹر کی اہمیت کو بالآخر تسلیم کرلیا۔اس کا بنیادی مقصد شہروں کے اقتصادی اور سماجی بنیادی ڈھانچہ کو بہتر بنانا اور انہیں مربوط کرنا، قابل استطاعت قیمت پر گھر فراہم کرنا اور شہری غریبوں کو بنیادی خدمات فراہم کرنا تھا۔ یہ مشن دسمبر 2005 سے مارچ 2014 تک جاری رہا۔ ہندستان کے وفاقی فریم ورک میں جے این این یو آر ایم جیسی مرکزی حکومت کی اسکیمیں صرف ریاستی اور شہری بلدیاتی اداروں کو تقویت فراہم کرسکتی ہیں، جنہیں ان شعبوں میں کام کرنے کے لئے ضروری اختیارات حاصل ہیں۔اپنی کتاب Transforming our Cities (ہارپرکولنس 2014) میں، میں نے یہ بتانے کے لئے کئی کیس اسٹڈی پیش کئے ہیں کہ کس طرح ہندستانی شہر بعض شعبوں میں بہت مختصر مدت میں خدمات کی ترسیل کی صورت حال تبدیل کرنے کے اہل ثابت ہوئے۔ ایسا صرف اس لئے ممکن ہوسکا جب ریاستی حکومتوں نے شہری بلدیاتی اداروں کی سطح پر اصلاحات اور اختراعات کے لئے خاطر خواہ ماحول فراہم کیا اور جہاں منصوبہ بندی، ان کو نافذ کرنے اور پروجیکٹوں کو منظم کرنے کی گنجائش تھی اور جہاں شہروں کی مالی حالت نسبتاً مضبوط تھی۔یہ نتائج حکومت ہند کی طرف سے شہری ترقی کے لئے اعلان کئے گئے نئے قومی مشن کی کامیابی کے لئے اہم ثابت ہوسکتے ہیں۔

کلین انڈیا مہم کے طور پر سوچھ بھارت ابھیان اکتوبر 2014 میں شروع کیا گیا ، اس کا مقصد عوامی بیداری پیدا کرکے کھلے میں رفع حاجت کرنے کی عادت اور سروں پر میلا ڈھونے کے رواج کو ختم کرنا، ٹوائلٹ کی تعمیر اور میونسپل کچروں کے صد فی صد کلکشن اور انہیں سائنسی انداز میں ٹھکانے لگانے کا نشانہ حاصل کرنا ہے۔قانونی طور پر تسلیم شدہ تمام قصبوں کا احاطہ کرنے کے لئے اس پر کم از کم 62000 کروڑ روپے کا خرچ آئے گا۔ حکومت ہند اپنی طرف سے 15000 کروڑ روپے دے گی اور بقیہ رقم ریاستوں / شہری بلدیاتی اداروں کے بجٹ

اور پرائیوٹ سیکٹر کے تعاون سے حاصل کئے جائیں گے۔ بنیادی ڈھانچہ اور ادارے ضروری ہیں لیکن کافی نہیں ہیں۔اس مشن کی کامیابی بڑی حد تک صفائی ستھرائی کو اپنانے اور اسے برقرار رکھنے کے سلسلے میں لوگوں کے رویے میں تبدیلی اوران کی نفسیات میں تبدیلی پر منحصر کرے گا۔تاہم ایک بڑی رکاوٹ پانی کی دستیابی ہے۔ پانی کے بغیر ٹوائلٹ کیسے کام کریں گے۔

جون 2015 میں حکومت ہند نے تین اہم قومی مشنوں-اٹل مشن فار ریجوونیشن اینڈ اربن ٹرانسفارمیشن (امرت)، 2022 تک سب کے لئے مکان اور اسمارٹ سٹی مشن کا اعلان کیا۔امرت ایک لحاظ سے جے این این یو آر ایم کی نئی شکل ہے۔اس کے تحت 500 شہروں کا احاطہ کیا گیا ہے اور پانی، سیوریج، ڈرینیج، ٹرانسپورٹ، سرسبز مقامات کے لئے بنیادی ڈھانچہ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔یہ تقریباً مرکزی اسکیم ہےاوراس پر پانچ سال کی مدت کے دوران مجموعی طور پر 50,000 کروڑ روپے خرچ کرنے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔جے این این یو آر ایم کی طرح ہی اس کے پیسے کی تقسیم کئی طرح کے اصلاحات سے مربوط ہے۔ بدقسمتی سے میونسپلٹی سولڈ ویسٹ مینجمنٹ کو امرت کے دائرہ میں نہیں رکھا گا ہے، حالانکہ یہ صفائی ستھرائی کے لئے نہایت اہم ہے۔امرت کے لئے اصل چیلنج کا سامنا اصلاحات کے شرطوں کو نافذ، بالخصوص وہاں جہاں جے این این یو آر ایم ناکام ثابت ہوا، کرنے میں ہوگا۔چونکہ بیشتر شہری بلدیاتی ادارے ایسے اصلاحات ابھی نہیں کرسکے ہیں، جس سے کہ وہ پائیدار ریونیو ماڈل بناسکیں، اس لئے پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے ذریعہ یا میونسپل بانڈ مارکیٹ کے ذریعہ مالیات حاصل کرمیں بہت زیادہ کامیابی کی امید نہیں کی جاسکتی ہے۔

سب کے لئے مکان مشن میں 2022 تک دو لاکھ مکانات تعمیر کرنے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔کے پی ایم جی کا اندازہ ہے کہ 2022 تک تقریباً گیارہ کروڑ مکانات کی ضرورت ہوگی۔گویا سرکاری مشن ضرورت کے صرف ایک چھوٹے حصہ کو ہی پورا کرسکے گا، جس کا تعلق اقتصادی طور پر کمزور طبقات کی مانگ سے ہے۔ اندازہ ہے کہ اس کے لئے فی مکان 1.5 لاکھ روپے اور بینک قرضوں پر انٹرسٹ سبسڈی کی ضرورت ہوگی۔اس اسکیم کی کامیابی بڑی حد تک ریاستی حکومتوں کی طرف سے زمین فراہم کرنے، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی طرف سے مناسب فنڈ فراہم کرنے، قرض کے لئے سرکاری گارنٹی کی غیر موجودگی میں بینکوں کی طرف سے قرض دینے پر رضامند ہونے اور ضروری شہری بنیادی ڈھانچہ فراہم کرنے کے لئے ریاستی حکومتوں کی صلاحیت پر منحصر کرے گی۔ہم اسمارٹ شہر کی تعریف اس طرح کرسکتے ہیں کہ یہ ایسے شہر ہوں گے جہاں کے باشندے گڈ گورننس کا مطالبہ کرتے ہوئے اور حکومت بہتر ایڈمنسٹریشن یا اعلی ٹکنالوجی کے ذریعہ انتہائی اعلی میعاری خدمات، شفاف اور جوابدہ انداز میں فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو، تب اسمارٹ شہر کا مشن پورا ہوسکے گا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے وفاقی ڈھانچے کے اندر ہم اپنے شہروں پر جو اقتصادی اور سیاسی پابندیاں عائد کرتے ہیں، اس کے باوجود اب تک جو کچھ ہوا ہے یا ہورہا ہے اس سے کہیں زیادہ بہتر کرنا ممکن ہے۔لیکن ہمیں اپنے شہروں کو عالمی درجہ کے کسی حد تک قریب لانے کے لئے سیاسی ماحول میں ایسے اصلاحات کی ضرورت ہے، جس میں ہمارے شہر بہتر طور پر کام کرسکیں۔☆☆☆

کاشتکاری کو مقابلہ جاتی اور منافع بخش بنائے جانے کے اقدامات

☆مرکزی وزیر مملکت برائے زراعت نے راجیہ سبھا میں بتایا کہ سرکار نے ملک میں کاشتکاری کی صورت حال کو نئی سمت دینے کی غرض سے متعدد اقدامات کئے ہیں۔کاشتکاری کو مقابلہ جاتی اور منافع بخش بنانے اور بڑھتی ہوئی آبادی کو غذا کی فراہمی میں ملک کو خودکفیل بنانے کی غرض سے پچھلے ایک برس کے دوران متعدد ایسے اقدامات کئے ہیں جن سے کاشتکاری کے کاروبار پر مرتب ہونے والے مضر اثرات کا سدباب ممکن ہوسکا ہے۔اس سلسلے میں سرکار نے درج ذیل امور پر خصوصیت کے ساتھ توجہ مرکوز کی:(i) مستقل بنیاد پر پیداواری صلاحیت میں اضافے کو پیش نظر رکھتے ہوئے پیداواری سرگرمیاں۔(ii) پیداوار کے بعد فصل کی فروخت کو درپیش مسائل۔(iii) قرض اور سہولیات۔کھیتی کے کم خرچ کے ساتھ پیداوار میں مستقل اضافہ کرنے' مٹی کی دوبارہ زرخیز بنانے' آبی وسائل کے مؤثر استعمال اور کسان کو پیداوار کی معقول قیمتیں دلانے پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے بیمہ اسکیموں کے تحت کھیتی کو درپیش خطرات کو کم کرنے پر بھی توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔مذکورہ بالا امور کے پیش نظر سرکار نے درج ذیل اقدامات کئے:1- پرمپراگت کرشی وکاس یوجنا (پی کے وی وائی)2-سوائل ہیلتھ کارڈ اسکیم۔3-پردھان منتری کرشی سینچائی یوجنا (پی ایم کے ایس وائی)۔4-نیم کوٹیڈ یوریا (این سی یو)5-زراعت کے شعبے کے لئے قرض کی اضافہ شدہ سہولت۔6-نیشنل ایگریکلچرل مارکیٹ۔7-کرشی انت یوجنا جس میں درج ذیل امور شامل ہیں:(i) نیشنل فوڈ سیکورٹی مشن (این ایف ایس ایم)(ii) مشن فار انٹگریٹیڈ ڈیولپمنٹ آف ہارٹی کلچر (ایم آئی ڈی ایچ)(iii) نیشنل مشن آن آئل سیڈز اینڈ آئل پام (این ایم او او پی)(iv) نیشنل مشن فار سسٹینبل ایگریکلچر (این ایم ایس اے)(v) نیشنل مشن آن ایگری کلچر ایکسٹنشن اینڈ ٹیکنالوجی۔(vi) انٹیگریٹیڈ اسکیم آن ایگریکلچر مارکیٹنگ۔(vii) انٹیگریٹیڈ اسکیم آن ایگریکلچر کوآپریشن (viii) نیشنل ایگری-ٹیک بنیادی ڈھانچہ فنڈ۔(ix) پرائز اسٹیبلائزیشن فنڈ فار سیرلس اینڈ ویجیٹیبل۔8-مزید برآں محکمہ زراعت اور تعاون کی جانب سے زرعی شعبے کی ترقی کی معاونت کے لئے درج ذیل اسکیموں اور پروگراموں پر عمل درآمد کیا جارہا ہے:(i) راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا (آر کے وی وائی)(ii) نیشنل کراپ انشورنس پروگرام۔

☆☆☆

آر کے بھسین

اسمارٹ شہر:

محفوظ، آفات سے پاک

وقت کی ضرورت یہ ہے کہ تمام وزارتوں میں ایک علاحدہ شعبہ قائم کیا جائے جو ڈاٹا اکٹھا کرے اور دوسروں کو اس میں شریک کرے۔ یہ کام اس وقت ہی کامیاب ہوسکتا ہے جب ان اداروں اور ایجنسیوں کے مابین فعال رابطے قائم ہوں جو اس سے پہلے موجود نہیں تھے۔ اس میں تکنالوجی کا اہم رول ہے جس کی وجہ سے اپنے ماحول اور اردگرد سے موصول معلومات کو پوری طرح مفید طریقے پر استعمال کرسکتے ہیں۔

جب سے وزیراعظم نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی ہے، اسمارٹ شہر کی طرف ان کی توجہ کے خوب چرچے ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت 100 اسمارٹ شہروں کی تعمیر کرے گی اور اس کے لئے موجودہ مالی سال کے بجٹ میں 7060 کروڑ روپے مختص کردیئے گئے ہیں۔ نیشنل سسٹنے ایبل ہیبٹیٹ اینڈ اسمارٹ سٹی مشن (این ایس ایچ ایس سی ایم) کچھ موجودہ اوسط سائز کے شہروں کی شناخت کرے گا جو اس پروجیکٹ کے لئے ہراول دستہ کا کام کریں گے۔

ہمیں اندازہ ہے کہ شہروں کی تعمیر ایک حقیقت بن گئی ہے۔ ہر ملک میں شہر ترقی کی رفتار میں مہمیز کا کردار ادا کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہندستان ان سے الگ کیسے ہوسکتا ہے۔ ہندستان کی تازہ ترین مردم شماری 2011 کے مطابق 31 فی صد آبادی شہروں میں بستی ہے اور قوی امکان ہے کہ یہ بڑھ کر 40 فی صد ہوجائے گی اور اگلے پندرہ برسوں میں مجموعی گھریلو پیداوار میں شہروں کا حصہ قومی گھریلو پیداوار کا 75 فی صد ہوجائے گا۔ اگر عالمی تجربات کا ذکر کریں تو کسی بھی ملک میں شہروں کی 30 فی صد سے زائد کی تعمیر تیز رفتار سے ہوتی ہے۔ اس سے ہندستان ایک ایسے موڑ پر کھڑا ہوجاتا ہے جہاں شہروں کے زوال کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

ترقی فروغ دینے اور زوال کو روکنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر طرح کے بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری کی جائے۔ مستقبل کی ان ضرورتوں اور تقاضوں کے پیش نظر وزیراعظم صاحب نریندر مودی کی سربراہی میں حکومت ہند نے ملک میں 100 شہروں کو اسمارٹ بنانے کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

اسمارٹ شہر ہے کیا؟

اس وسیع نظریہ کے تحت اسمارٹ شہر کی تعریف مختلف طرح کی جاسکتی ہے۔ ایک ایسا شہر جو اپنے اہم بنیادی ڈھانچے کی شرائط کو مربوط بناتا ہے اور اس کی نگرانی کرتا ہے۔ اس کی دیکھ ریکھ سے متعلق سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتا ہے۔ اپنے وسائل کو فروغ دیتا ہے اور اس کو معقول طور پر رائج کرتا ہے، خدمات کو توسیع دیتا ہے اور ان میں اضافہ کرتا ہے اور سلامتی سے متعلق عوامل کی نگرانی کرتا ہے۔ برطانیہ کے محکمہ بزنس انوویشن اینڈ اسکلز کے مطابق اسمارٹ شہر سے مراد ہے ''ایک ایسا طریقہ یا اقدامات کا سلسلہ جس سے شہر رہنے کے لئے زیادہ بہتر لچک دار اور نئے چیلنجوں کو قبول کرنے کی صلاحیت والا شہر بن جائے۔ اسی لئے اسمارٹ شہر کا مطلب ہے ایک ایسا شہر جہاں ہر باشندے کو اس کی ضرورت کے مطابق نجی یا سرکاری سب خدمات مہیا ہوں۔ اگر ہم عملی نفاذ کی بات کریں تو ایک اسمارٹ شہر کو اپنے روایتی مزاج کو خیرباد کہہ کر جدیدیت کو اپنانا چاہئے تاکہ طرز زندگی کو بہتر، ترقی کو پائیدار اور وسائل کو بہتر طور پر منظم کیا جاسکے۔

فریم ورک اور خصوصیات

وزارت برائے شہری ترقی کے مطابق ایک مثالی عملی نفاذ کے لئے تین اہم سہولیات کو ایک فریم ورک میں مربوط کرلینا ضروری ہے۔ ایک اسمارٹ شہر کی تعمیر کے

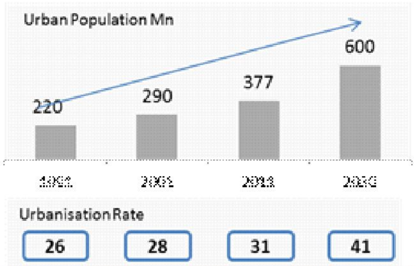

مصنف فیڈریشن آف انڈسٹری ٹریڈ اینڈ سروس کے سکریٹری جنرل ھیں۔

لئے بنیادی ڈھانچے کی مضبوطی ضروری ہے تا کہ ان تینوں اہم سہولیات کو شہر کے باشندوں کے لئے یقینی بنایا جاسکے۔

ایک اسمارٹ شہر کے ماحول میں سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کی وسیع شراکت ہوتی ہے۔اس میں عوامی شمولیت کے ساتھ شہر کے منصوبہ کاروں، غیر سرکاری تنظیموں، آئی ٹی نظام دہندہ، سافٹ ویئر وینڈرز، توانائی اورسہولیات اور خدمات فراہم کرنے والے، آٹوصنعت موبائل کی تکنالوجی تیار کرنے والے ، کلاؤڈ کمپیوٹنگ، نیٹ ورکنگ، مشین ٹو مشین اور ریڈیو فریکوئنسی آئی ڈنٹی فکیشن (آر ایف آئی ڈی) سب کا کچھ نہ کچھ رول ہے۔

شہروں کو محفوظ اور آفات سے پاک رکھنے سے ہے، طرز زندگی بہتر اور پائیداری بنی ہے۔ آیئے ہم ان طریقوں پر غور کریں جن سے شہر محفوظ اور آفات سے پاک بنائے جاسکتے ہیں۔

عوام کی حفاظت اور سلامتی: عوامی کا تحفظ اور ان کی سلامتی کسی بھی شہری انتظامیہ کے لئے اولین ترجیح اور اہمیت کا حامل ہے۔اس میں مضمر ہے جرائم قدرتی آفات، حادثات یا دہشت گردی سے تحفظ، سلامتی اب صرف سڑک پر ہو رہے تشدد یا ہنگامے تک محدود ہو کرنہیں رہ گئی ہے بلکہ اس نے مالی خدمات، سائبر کرائم، اعداد وشمار کی قواعد شکنی اور ان کی چوری کو بھی اپنے احاطے میں سمیٹ لیا ہے۔

یہاں ٹیلی سرویلنس نظام اور مواصلاتی سہولیات کی اہمیت بڑھ جاتی ہے جن سے ایمرجنسی کے اوقات میں مدد لی جاسکتی ہے۔ایجنسیوں کے مابین خفیہ معلومات و اعداد و شمار اکٹھا کرنے اوران کے تجزیے سے ٹیلی سرویلنس نظام کو زیادہ موثر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے تا کہ ایمرجنسی کے اوقات میں تمام متعلقہ ادارے شہروں اور بنیادی ڈھانچے کے لئے ایک محفوظ ماحول قائم کرسکیں۔

شہر کے تحفظ اور سلامتی کے لئے درکار طریقوں میں مندرجہ ذیل قابل ذکر ہیں:

ٹیلی سرویلنس: اس کے لئے ضروری ہے کہ یہ چوبیسوں گھنٹہ دستیاب ہے اور ایمرجنسی کے اوقات میں بھی آپریشن کنٹرول مراکز سے ہدایات وصول کرنے میں ان کو لائق اعتماد مانا جائے۔سرویلنس سے جہاں چھوٹے موٹے جرائم کو روکنے میں مدد ملتی ہے، وہیں یہ خفیہ معلومات کا ایک اہم ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔اس کے لئے ضروری یہ بھی ہے کہ اس کا ڈاٹا کسی بھی اسکرین پر، موبائل پر، لیپ ٹاپ یا پولیس کروزر ٹرمینل پر یکساں دستیاب ہو۔

ڈاٹا کی دیانت داری: آلات اور پرزوں کو اس طرح ڈیزائن کیا جاتا ہے یا ان میں ایسے طریقے اپنائے جاتے ہیں کہ وہ صرف مطلوبہ کنٹرول مرکز سے ہی اپنا رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔اس طرح سے ان کی ترسیلات کو مصدقہ کہا جاسکتا ہے۔ڈاٹا کی دیانت دار سے مراد ہے ڈاٹا کو اس طرح سے خفیہ طور پر منظم کرنا کہ وہ غیر محفوظ لائنوں سے محفوظ رہے۔اس خفیہ انتظام، تصدیق اور دستخط کے لئے ڈیجیٹل سرٹی فیکیٹ کی مدد بھی لی جاسکتی ہے۔تحقیق کاروں کے پاس ایسے طریقے بھی دستیاب ہیں جن سے آپ بنا اپنی شناخت ظاہر کئے ڈاٹا سے مستفید ہوسکتے ہیں۔

شراکتی کوششیں: ایک ایسے بنیادی ڈھانچے کی ضرورت ہے جو کسی دوسرے حکام سے حاصل ہونے والے ڈاٹا کی بنیاد پر ایک نظام میں کارکردگی کو یقینی بنا سکے۔ مثلاً اگر کسی حکام سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کوئی گاڑی چوری ہوگئی ہے تو اس کو خود بخود قرب و جوار میں لگے کیمروں کو ہدایت دینی چاہئیں کہ وہ ڈرائیور کا ریڈ بنائیں۔سب سے بہتر ہے کہ کارکردگی میں سب کو شریک کیا جائے۔اس مثال کو جس میں جب گاؤں کا شناخت ہوجائے تو قرب وجوار کے تمام پولیس افسروں کو الرٹ کردیا جائے تا کہ وہ اس ساجھا معلومات کی بنیاد پر کام کرسکیں یا جب کوئی شخص ایمبولینس طلب کرتا ہے تو اس کی اطلاع اور ڈاٹا قریب کے اسپتال کے راستے میں آنے والے تمام ٹریفک سگنلوں تک پہنچ جانی چاہئے تا کہ وہ گرین ہوجائیں۔

آفات سے تحفظ: اسمارٹ شہر لوگوں کو صرف آسائش کی فراہمی کا ذریعہ ہی نہیں ہوتے بلکہ قدرتی آفات کے اثرات کو بھی کم کرتے ہیں۔اس کے لئے بہتر شہری منصوبہ بندی اور زلزلہ سے محفوظ عمارتیں تعمیر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ شہروں میں

مربوط فریم ورک

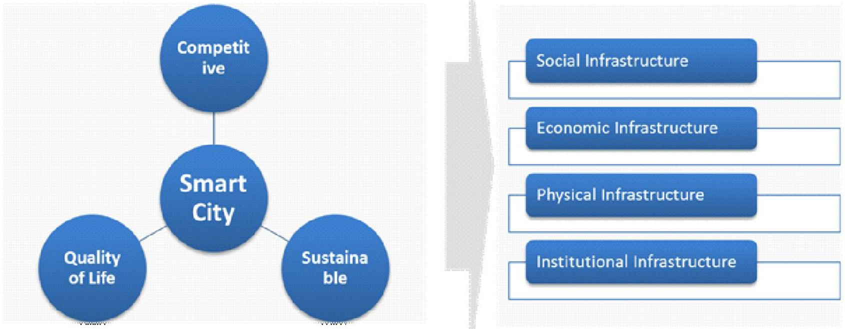

توانائی کی بچت والے ذرائع، وسائل پر پڑنے والے بوجھ کو کم کرنے والے طریقے اپنانے کی ضرورت ہے۔

چھوٹے اور خودمختار رہائشی یونٹوں پر توجہ دی جانی چاہئے جن میں وہ تمام ضروریات کی اشیاء میسر ہوں جو کسی شخص کو کئی ہفتوں کے لئے درکار ہوتی ہیں۔ تھری ڈی پرنٹنگ جیسی جدید ایجادات اور ماڈرن طریقہ کار اپنانے سے ترقی میں مدد ملتی ہے۔

اسمارٹ شہروں کو آفات سے پاک بنانے کے سہل طریقوں میں شامل ہیں:

چوبیس گھنٹہ 365 دن جوڑے رکھنے کی دستیابی: ایمرجنسی کے اوقات میں تکنالوجی سب کو جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ آفات سے نجات دلانے والے اداروں کی آن لائن تشکیل کی جانی چاہئے اور ان کے بارے میں معلومات عام کی جانی چاہئیں تاکہ وقت ضرورت ان سے رابطہ قائم کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر گوگل نے ایک پروجیکٹ لون شروع کیا ہے جو درپیش آفات کے وقت فضا میں موجود غباروں کی مدد سے دور دراز علاقوں میں بھی لوگوں کو وائی فائی کی سہولت بہم پہنچاتا ہے۔ اس پروجیکٹ کا دوسرا مرحلہ بھی دنیا کے کچھ علاقوں میں غباروں کی اڑان کی آزمائش کے بعد جلد شروع کیا جانے والا ہے۔

آفات سے نبردآزما ہونے کے لئے مراکز: ایسے ادارے بنائے جائیں جو قدرتی آفات کے وقت متبادل توانائی فراہم کرسکیں۔ ان کارآمد مراکز کا استعمال، شمسی توانائی کے بارش کا پانی جمع کرنا اور کوڑے کچرے سے کھاد بنانے میں کیا جانا چاہئے۔

موڈولر رہائشی یونٹوں کو بوقت ضرورت راحتی کیمپوں کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان یونٹوں میں باورچی خانہ، غسل خانہ اور آرام کے لئے جگہ جیسی بنیادی سہولیات ہونی چاہئیں۔

اسمارٹ فون اور بنیادی ڈھانچے کے سنسروں سے ملنے والے ڈاٹا کی مدد سے قدرتی آفات سے زیادہ بہتر نمٹا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر زلزلہ آتا ہے تو راحت ٹیمیں نصب طبی آلات یا سنسروں سے ملنے والے اشاروں سے متاثرین کو خبردار کرسکتے ہیں۔ اسمارٹ فون سینسروں سے ملنے والے اشاروں کو زیادہ تیزی اور بڑا کرسکتے ہیں اور راحت ٹیمیں ان اشاروں کو تلاش کرسکتی ہیں۔ ایک اور مثال زیرزمین پلیٹ فارم پر بھیڑ بھاڑ کو روکنے کے لئے سنسر لگے ہوتے ہیں۔ جب ان کو محسوس ہوتا ہے کہ پلیٹ فارم پر بھیڑ طے شدہ حد تک پہنچ گئی ہے تو یہ سنسر پولیس اور ٹرانسپورٹ حکام کو خودبخود خبردار کردیتے ہیں جو فوراً حرکت میں آجاتے ہیں اور اسٹیشن کو مزید بسیں روانہ کردیتے ہیں تاکہ بھیڑ بھاڑ کو کم کیا جاسکے۔

وقت کی ضرورت یہ ہے کہ تمام وزارتوں میں ایک علاحدہ شعبہ قائم کیا جائے جو ڈاٹا اکٹھا کرے اور دوسروں کو اس میں شریک کرے۔ یہ کام اس وقت ہی کامیاب ہوسکتا ہے جب ان اداروں اور ایجنسیوں کے مابین فعال رابطے قائم ہوں جو اس سے پہلے موجود نہیں تھے۔ اس میں تکنالوجی کا اہم رول ہے جس کی وجہ سے اپنے ماحول اور اردگرد سے موصول معلومات کو پوری طرح مفید طریقے پر استعمال کرسکتے ہیں۔ اس سے شفافیت آئے گی، بدعنوانی دور ہوگی، کاروبار میں ترقی ہوگی اور عام آدمی کا طرز زندگی بہتر ہوگا۔ یہ کام درجہ بہ درجہ کیا جائے گا جس کی شروعات اسمارٹ شہر کے لئے کی گئی مختص رقم کی مختص کی جاچکی ہے۔ بس اس سرمایہ کاری کی موثر طریقے سے دیانت داری کے ساتھ عملی نفاذ کی ضرورت ہے تاکہ اس آغاز کا بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکے۔

☆☆☆

وزیر ماحولیات نے اسکول نرسری یوجنا کا آغاز کیا

☆ سرکار نے اسکولوں کی نرسری کیاریوں میں پودے بوکر طلبا کو فطرت سے قریب تر کرنے کی غرض سے اسکول نرسری یوجنا کا آغاز کیا ہے۔ اس یوجنا کا مرکزی خیال ملک کو صاف اور سرسبز بنانے اور مستقبل کو پائیدار بنانے کی غرض سے شجرکاری کرنا ہے۔ اب اس یوجنا کے تحت طلباء اپنی بایولوجی کلاسز کی عملی مشق اور دیگر شعبوں کے طلباء کی غیر نصابی سرگرمیوں کے طور پر اسکولوں کی نرسریوں میں بیج بوئیں گے اور پودے لگائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی طلبا اپنے اسکول اور علاقے میں درخت شماری بھی کریں گے۔ اس اسکیم کے آغاز کے موقع پر منعقد ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر مملکت برائے ماحولیات (آزادانہ چارج) جناب پرکاش جاوڈیکر نے کہا کہ طلباء اور درختوں کے امتزاج سے بہتر کوئی اور امتزاج ہو ہی نہیں سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اس سال یہ یوجنا 100 اسکولوں میں شروع کی جارہی ہے اور اگلے سال تقریباً پانچ ہزار اسکولوں میں یہ یوجنا شروع کی جائے گی اور تیسرے سال میں اسکولوں کی یہ تعداد دس ہزار تک ہوجائے گی۔ اس موقع پر جناب جاوڈیکر نے عالمی یوم ماحولیات کے موقع پر وزیراعظم کے پیغام کے حوالہ دیتے ہوئے زور دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں لگائے جانے والے درختوں کی تعداد گن کر بھی اتنا ہی فخر ہونا چاہئے جتنا کہ ہمیں کوئی دنیاوی کامیابی حاصل کرکے ہوتا ہے۔ اس موقع پر جناب جاوڈیکر نے طالب علموں پر یہ زور دیتے ہوئے کہ ہر اسکول میں ایک چھوٹے سے باغیچے کے لئے جگہ کا تعین کیا جانا چاہئے جہاں پودے لگائے جاسکیں۔ جناب جاوڈیکر نے طلباء پر اس بات کے لئے بھی زور دیا کہ مٹی اور بیج کے ساتھ کام کرنے کا لطف حاصل کیا جائے۔ بیج بوئے جائیں، پودے اگائے جائیں اور اپنے گھروں میں بھی لگانے کے لئے بھی پودے لے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اسطرح بچے نہ صرف فطرت سے مطابقت کے ساتھ زندگی گزاریں گے بلکہ اپنے تجربات کے ساتھ فطرف سے محبت بھی کریں گے۔ اس موقع پر موجود لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے دلی کے وزیر ماحولیات اور جنگلات جناب عاصم احمد خاں صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ درختوں کی رفاقت سے ہی ہمیں پائیدار زندگی حاصل ہوسکتی ہے اور ہم فضائی آلودگی پر قابو پاسکتے ہیں۔

☆☆☆

پی ایس این راؤ

اسمارٹ شہروں کے لئے ہاؤسنگ

ترقی کی زیادہ شرح حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہاؤسنگ سیکٹر پر زیادہ توجہ دی جائے۔ جب تک ہم اپنے پڑوسیوں کی کامیابی کے تجربات سے سبق حاصل نہیں کریں گے اس وقت تک ہم کوئی ترقی نہیں کرسکتے۔ ہم نے اس شعبے میں بغیر سوچے سمجھے یوں تو بہت کچھ کیا ہے لیکن منزل تک پہنچنے کے لئے ٹھوس اقدامات بہت کم کئے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ 2020 تک سب کے لئے مکان کا نعرہ 'اسمارٹ ٹکنالوجی' کی آمد کا موجب ثابت ہوگا کہ ہندستان میں ہاؤسنگ انقلاب کا آغاز ہوسکے۔

صدر شعبہ ہاؤسنگ، اسکول آف پلاننگ اینڈ آرکیٹیکچر، نئی دہلی، چیئرمین، دہلی اربن آرٹ کمیشن، حکومت ہند

حکومت ہند نے بالآخر اسمارٹ سٹی پہل کو وزارت شہری ترقیات کے تحت ایک فلیگ شپ پروگرام کے طور پر لانچ کردیا ہے، جس کا مقصد ملک میں شہرکاری کے چیلنجز کا مقابلہ کرنا ہے۔ 2011 کی مردم شماری کے مطابق گوکہ ہندستان کی مجموعی آبادی کا صرف 31 فیصد شہری علاقوں میں آباد ہے تاہم جی ڈی پی میں اس کا حصہ 3 فی صد ہے اور 2030 تک اس میں اضافہ ہوکر 75 فی صد تک پہنچ جانے کا امکان ہے۔ ظاہر ہے اس کے لئے ایک جامع طبعی، سماجی، اقتصادی اور ادارہ جاتی بنیادی ڈھانچہ کو ڈیولپ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اس طرح کی ترقی سے پیدا ہونے والے چیلنجز سے نمٹنے کے لئے تیاری کی جاسکے اور انہیں نمٹا جاسکے۔

اسمارٹ شہروں کے پروگرام کا مقصد شہروں کے لئے بہتر بنیادی ڈھانچہ کا حصول ہے، جس میں شہریوں کی شراکت سے پانی کی سپلائی، بجلی، صفائی ستھرائی، آمدو رفت، قابل استطاعت مکانات، ڈیجیٹل کنکٹی ویٹی، پائیدار ماحولیات، تحفظ اور سلامتی، صحت، تعلیم اور اچھی نظم حکمرانی شامل ہے۔

اس پورے معاملے میں فائنانس سب سے کلیدی چیز ہے۔ اس کے لئے تقریباً 50000 کروڑ روپے کا ایک زبردست بجٹ رکھا گیا ہے۔ اس کے تحت 100 شہروں کے لئے پانچ برس تک ہر سال ہر ایک شہر کو 100 کروڑ روپے دئے جائیں گے۔ حکومت کی طرف سے کی جانے والی اس فنڈنگ کے علاوہ دیگر وسائل سے بھی فنڈ حاصل کئے جائیں گے۔ پورے عمل میں تیزی و طراری حاصل کرنے کے لئے صلاحیت بنیادی امر ہے اور صلاحیت کو حاصل کرنے کے لئے جدید ٹکنالوجی کا استعمال ناگزیر ہے۔

سرکاری اعداد وشمار کے مطابق ہندستان میں شہری علاقوں میں تقریباً 25 ملین یونٹ مکانات کی کمی کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ کسی بھی لحاظ سے یہ تعداد بہت بڑی ہے اور اس کمی کو آسانی سے پورا نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ ملک میں مکانات کی اشد ضرورت ہے تاہم دیہی علاقوں کے مقابلے میں شہری علاقوں میں یہ مسئلہ زیادہ سنگین ہے۔ یہ سوال اس وقت مزید پیچیدہ ہوجاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ آبادی کے ایک طبقے کو دوسروں کے مقابلے میں مکانات کی کہیں زیادہ ضرورت ہے۔ کم اور درمیانہ آمدنی والے خاندانوں کی ایک بڑی تعداد کو مناسب (قابل استطاعت) قیمت پر مکانات کی ضرورت ہے جب کہ نسبتاً صرف ایک چھوٹا طبقہ ہی ایسا ہے جو اونچی قیمت پر مکانات خریدنے کی صلاحیت رکھتا ہے' لٰہذا بجٹ ہاؤسنگ پروڈکٹس کی مانگ زیادہ ہے، جب کہ اس کی دستیابی محدود۔ بدقسمتی سے حقیقت یہ ہے کہ مارکیٹ میں جو مکانات دستیاب ہیں، ان کی نوعیت اس کے بالکل برعکس ہے۔ یعنی بجٹ ہاؤسنگ کی تعداد بہت معمولی ہے جب کہ اونچی قیمتوں والے مکانات کی تعداد زیادہ ہے۔ یہ مکانات کے معاملے میں ہندستان کا المیہ ہے۔ اس کے علاوہ مانگ اور سپلائی کے درمیان پائی جانے والی خلیج کے سبب سے قیمتیں مہنگی سے مہنگی ہوتی جارہی ہیں۔ اس چکر کا نتیجہ یہ ہے کہ عوام اور بالخصوص کم

آمدنی والے اور غریب عوام کو غیر قانونی طریقہ اپنانے کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نظر نہیں آتا ہے۔

ماضی کی خامیاں

گزشتہ ساٹھ برسوں کے دوران ہندستان میں مکانات کی کہانی یہ ہے کہ آزادی کے ابتدائی برسوں میں 1950 کی دہائی سے آگے زبردست سرکاری مداخلت کا سلسلہ شروع ہوا جو صدی کے اواخر تک پرائیوٹ سیکٹر اور پارٹنرشپ کے لبرلائزڈ نظام پر جاکر ختم ہوا۔ بہرحال بالکل حالیہ برسوں میں ہندستان میں ہاوسنگ کے تعلق سے یہ رجحان قوی ہوتا گیا کہ پرائیویٹ سیکٹر کی سرگرم شراکت، خواہ وہ انٹر پرینیور ہوں، کارپوریٹ کمپنیاں ہوں، کوآپریٹو سوسائٹیز ہوں یا کوئی فرد ہو، کے بغیر اس میں کامیابی ممکن نہیں ہے۔ اس حقیقت نے حکومت ہند کو پرائیوٹ ہاوسنگ انٹر پرائز کی حوصلہ افزائی کرنے پر آمادہ کیا۔

آزادی کے بعد مناسب قیمت پر لوگوں کو مکانات فراہم کرنے کے لئے ریاستی ہاؤسنگ بورڈ اور ڈیولپمنٹ اتھارٹیز جیسے جو سرکاری سیکٹر کی ہاوسنگ ایجنسیاں بنائی گئی تھیں، وہ اپنے مقصد میں خاطر خواہ کامیاب نہیں ہوسکیں۔ حالیہ برسوں میں ان ایجنسیوں کی طرف سے مکانات کی سپلائی میں کافی گراوٹ آگئی ہے۔ ان ایجنسیوں کی مالی امداد بالعموم ہاؤسنگ اینڈ اربن ڈیولپمنٹ کارپوریشن (ہڈکو) کی طرف سے کی جاتی تھی، لیکن پچھلے برسوں میں انہیں قرض کی واپسی میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ معاملہ اس وقت مزید پیچیدہ ہوگیا جب ان ایجنسیوں نے آبادی کے اونچی آمدنی والے گروپ کو مدنظر رکھتے ہوئے اونچی قیمتوں والے مکانات تعمیر کرنے شروع کردئے۔

گزشتہ چند دہائیوں کے دوران بڑی تعداد میں قائم کئے جانے والے پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے ذریعہ بالخصوص قیمتی اور اونچی آمدنی والے طبقے کے لئے ہی مکانات تعمیر کئے گئے اور کم آمدنی والے طبقے پر توجہ نہیں دی گئی۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس پارٹنرشپ میں بعض خامیاں تھیں، جس کا فائدہ ریئل اسٹیٹ کی کمپنیوں نے اٹھایا۔

دوسری طرف ریاستی حکومتیں بھی ٹاون شپ پالیسی اور پبلک پرائیوٹ پارٹنرشپ کے ذریعہ اونچی قیمت والے مکانات کو ہی فروغ دے رہی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہاوسنگ فائنانس کا پورا نظام ہی رسمی سیکٹر کے اونچی تنخواہ والے ملازمین کو مکانوں کو رہن رکھ کر قرض دینے پر پھل پھول رہا ہے اور اس کے لئے دلیل یہ دی جاتی ہے کہ کم آمدنی والی آبادی قرض دیئے جانے کے لائق نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بہت بڑی آبادی کو مکانات فراہم کرنے کا سرکاری وعدہ پورا کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

نتیجہ یہ ہوا کہ اونچی آمدنی والی آبادی کے لئے مکانوں کی سپلائی مانگ سے زیادہ ہوگئی جب کہ درمیانہ اور کم آمدنی والی آبادی کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑا۔ انجام کار کم آمدنی والے لوگوں کو یا تو اچھی جگہوں پر اونچے کرایوں پر مکان لے کر رہنا پڑ رہا ہے (تاکہ آمدورفت میں وقت اور پیسے کی بچت ہوسکے)، یا اپنی استطاعت کے مدنظر کافی دور کے علاقے میں مکان لینا پڑا (حالاں کہ اس کی وجہ سے انہیں آمدورفت میں زیادہ وقت اور پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے) یا ان غیر منظور شدہ یا نیم منظور شدہ علاقوں میں رہنے کے لئے مجبور ہونا پڑ رہا ہے، جہاں گو کہ ضروری خدمات کا فقدان ہے تاہم مکانات کی قیمتیں نسبتاً کم ہیں۔ فارمل سیکٹر میں ان دنوں کم آمدنی والے ہاؤسنگ پروجیکٹ شاذ ونادر ہی چلائے جارہے ہیں۔

حکومت ہند نے سستے مکانات فراہم کرنے کے لئے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے کے لئے 2008 میں ایک ٹاسک فورس قائم کیا تھا۔ اس ٹاسک فورس نے سستے مکان کی ایک تعریف مقرر کی، جس کے مطابق ای ڈبلیو ایس / ایل آئی جی کے لئے 300 تا 600 مربع فٹ کارپیٹ ایریا پر مشتمل مکانات ہونے چاہئیں، جن کی قیمت ان کی مجموعی سالانہ آمدنی کے چار گنا سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے اور ان کا ای ایم آئی یا کرایہ ان کی ماہانہ آمدنی کا 30 فی صد سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ جب کہ میڈیم انکم گروپ (ایم آئی جی) کے لئے مکانات 1200 مربع فٹ پر ہونے چاہئیں اور ان کی قیمت ایسے افراد کی مجموعی سالانہ آمدنی کا پانچ گنا سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے جب کہ اس کا ای ایم آئی یا کرایہ ان کی مجموعی ماہانہ آمدنی کا 40 فی صد سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔

اس صورت حال کو درست تسلیم کرتے ہوئے، اگر ملک کے مختلف ریاستوں میں ریاستی حکومتوں کی پالیسیوں اور ان کی طرف سے شروع کئے جانے والے پروجیکٹوں پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہم پاتے ہیں کہ صرف چند ایک نے ہی ٹاسک فورس کی سفارشات پر عمل کیا ہے۔

حکومت ہند قدامت پسند پالیسیوں اور پروگراموں پر عمل کررہی ہے، اس کی تازہ مثال کم آمدنی گروپ کے لوگوں کے لئے راجیو آواس یوجنا ہے۔ یہ نئی بوتل میں پرانی شراب کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اس میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جس سے مارکیٹ کے سپلائی سائڈ پر کوئی اثر پڑسکے۔ وہ اب بھی قدامت پسندانہ نوکرشاہی کا شکار ہیں اور ان پر تیز رفتار اور معیاری طریقہ پر عمل آوری کی صورت دکھائی نہیں دیتی ہے۔

صرف چند ایک ریئل اسٹیٹ کمپنیاں ہیں جو حالیہ دنوں میں بجٹ ہاوسنگ سیگمنٹ میں سستے مکانات فراہم کرنے کے لئے میدان میں اتری ہیں لیکن یہ تو آنے والے دنوں میں ہی پتہ چل سکے گا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کرنے میں کتنا کامیاب ہو پاتی ہیں۔

عالمی تجربہ

دنیا میں ایسے بہت سے ممالک ہیں جہاں ماضی میں مکانات کا مسئلہ کافی سنگین رہا ہے تاہم انہوں نے سنجیدگی سے کارروائی کرتے ہوئے اس مسئلے کو حل کیا ہے۔ جنوبی ایشیا میں سنگاپور اور ہانگ کانگ اس کی دو واضح مثالیں ہیں۔ دونوں نے ہی ایسی ہاوسنگ پالیسیاں اپنائیں، جو حالیہ ضرورتوں کے عین مطابق تھیں اور اتنی بڑی تعداد میں مکانات تعمیر کئے کہ اب وہاں مکانات کی کوئی قلت نہیں ہے اور ہر ایک کے لئے کافی مکان دستیاب ہے۔ ٹھوس سیاسی قوت ارادی، سرگرم ترقیاتی میکانزم، واضح تعمیراتی لائحہ عمل، اختراعی مالیاتی نظام اور جدید ٹکنالوجی کے استعمال کے نتیجے میں اسمارٹ ہاوسنگ کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے میں مدد ملی۔

یورپ میں مابعد جنگ مکانات کی تعمیر ٹھوس

سرکاری مداخلت اور سیاسی قوت ارادی کی ایک اور مثال ہے۔سوشلسٹ ملکوں میں بھی ٹھوس سیاسی قوت ارادی کی مثالیں دیکھنے کوملتی ہیں، جس کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر مکانات کی تعمیر کا راستہ ہموار ہوا اور وہاں لوگوں کے لئے مکانوں کی کوئی قلت نہیں ہے۔مختلف سیاسی نظریات والے ایسے اور بھی ممالک ہیں، جنہوں نے مکانات کے بحران سے نمٹنے کے لئے ٹھوس اور سنجیدہ اقدامات کئے۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ ہم ہندستانیوں نے ان تجربات سے کوئی سبق سیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

زمین کی قیمت اور بنیادی ڈھانچہ کو اگر ایک طرف رکھ بھی دیا جائے، تب بھی جب مکانات کی تعمیر پر غور کریں تو بڑی تعداد میں اور تیز رفتاری سے مکانات کی تعمیر کا نشانہ حاصل کرنے کے لئے سب سے اہم چیز جو سامنے آتی ہے، وہ ہے ٹکنالوجی۔ بڑی تعداد میں مکانات صرف انڈسٹرلائزڈ ماس پروڈکشن کے ذریعہ ہی تیار کئے جاسکتے ہیں۔بدقسمتی سے ہندستان میں ہم اب بھی الگ الگ یونٹ، واک اپ اپارٹمنٹ یا ملٹی اسٹوری اپارٹمنٹ جیسے روایتی انداز میں ہی مکانات تعمیر کرتے ہیں۔ یہ ہمارے لئے مناسب نہیں ہوگا۔ہمیں دراصل ایک ایسے سسٹم اور طریقہ کار کی ضرورت ہے جو مکانات کی تعمیر کے پورے عمل کو تیز کرسکے تا کہ جہاں مکانات زیادہ تعداد میں تعمیر ہوسکیں وہیں ان پر لاگت بھی کم آئے۔

ہندستان میں کی جانے والی کوششیں

ہندستان میں مکانات کی تعمیر کے لئے ٹکنالوجی کی صورت حال پچھلے کئی دہائیوں سے اب تک انتہائی قدامت پرستانہ ہے۔ہم اب بھی تعمیرات کے لئے روایتی میٹریلس اور سسٹم پر قائم ہیں۔گو کہ بعض متبادل میٹریلس کے سلسلے میں تھوڑی پیش رفت تو ہوئی ہے لیکن انہیں اپنانے اور استعمال کرنے کا سلسلہ بڑی حد تک صرف تجرباتی پروجیکٹوں تک محدود ہے۔انجینئرنگ اور آرکیٹکچر کے کالجز اب بھی پرانے ساز وسامان اور طریقوں کے استعمال پر ہی زور دیتے ہیں، جو موجودہ عالمی منظر نامہ میں یکسر از کار رفتہ ہیں۔

لیباریٹری سے عمل کے میدان میں ٹکنالوجی کی منتقلی بھی بہت معمولی ہے۔بیشتر کوششیں صرف ڈرائنگ بورڈوں یا تجرباتی مرحلے تک ہی محدود رہتی ہیں۔انہیں فروغ دینے کی کوششیں بھی شاذ ونادر ہی کی جاتی ہیں۔ حکومت ہند نے مختلف ٹکنالوجی کو فروغ دینے کے مقصد سے بلڈنگ سنٹر قائم کئے تھے۔لیکن بدقسمتی سے ایسے بہت سارے مراکز غیر عملی ثابت ہوئے اور بند ہونے کی دہلیز پر پہنچ چکے ہیں۔ بیشتر سول انجینئروں اور آرکیٹکچروں کو یہ بھی نہیں معلوم ہے کہ ٹکنالوجی کے فروغ کے لئے حکومت ہند نے بلڈنگ میٹریلس اینڈ ٹکنالوجی پروموشن کاونسل کے نام سے ایک اہم ادارہ قائم کر رکھا ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ ہندستان میں ہاوسنگ ٹکنالوجی کے استعمال کا پورا معاملہ کافی نامناسب ہے اوراس سلسلے میں عالمی سطح پر ہونے والی سرگرمیوں سے ذرا سا بھی ہم آہنگ نہیں ہے۔

صنعتی انداز میں مکان کی تعمیر کا معاملہ

ہندستان کے برخلاف، دنیا میں بڑے پیمانے پر مکانات کی تعمیر ہمیشہ سے ایک فیکٹری سے تیار ہونے والے پروڈکٹ کی طرح رہا ہے۔ بڑے پیمانے پر تیاری کے متعدد فوائد ہیں۔ پہلا یہ کہ ان کے معیار کو یکساں رکھا جاسکتا ہے، اس کے فائدے واضح ہیں، انہیں استعمال کرنا آسان ہوتا ہے اور نقصان نہیں ہوتا۔ دوسرا یہ کہ فیکٹری پروڈکشن سے تعمیر کی رفتار میں اضافہ ہوتا ہے۔ وقت کی بچت پیسے کی بچت ہے۔تیسرا یہ کہ بلڈنگ پروڈکٹس کے معیار پر آسانی سے نگاہ رکھی جاسکتی ہے اور کنٹرولڈ انوائرنمنٹ میں انہیں یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ چوتھا یہ کہ اسے سستا بنایا جاسکتا ہے، جس کے نتیجے میں یہ سہل الحصول ہوجائے گا۔آخری بات یہ کہ پریفیب (پہلے سے تیار اجزاء کو جوڑ کر کھڑی کی جانے والی تعمیر) ہاوسنگ میں تعمیراتی اشیاء کی بربادی نہیں ہوتی، لہذا مالی لحاظ سے سودمند ہے۔ بیشتر ترقی یافتہ ملکوں میں جہاں مزدور ایک مسئلہ ہے اور موسمی حالت زیادہ دنوں تک تعمیرات کا کام جاری رکھنے کی اجازت نہیں دیتے، وہاں کم از کم ممکنہ وقت میں تعمیر کو مکمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔اس ضرورت نے ان ملکوں میں ٹکنالوجی کے فروغ، پروڈکشن کے سسٹم اور انہیں جلد از جلد جوڑنے کو ضروری بنادیا ہے، جہاں مکان چند دنوں کے اندر تیار کرنا ہوتا ہے جب کہ ہندستان میں اسے تیار کرنے میں برسوں لگ جاتے ہیں۔

بین الاقوامی طریقہ کار

تمام ترقی یافتہ ممالک میں بڑے پیمانے پر مکانات کی تعمیر فیکٹر پروڈکشن کی طرز پر ہوتی ہے۔درحقیقت اس ٹکنالوجی کا آغاز کوئی 100 سال قبل پہلی عالمی جنگ کے بعد ہوا تھا اور بعد کی دہائیوں میں اس میں مہارت پیدا کی گئی۔ ایسے متعدد طریقے ہیں جن کے ذریعہ انہیں انجام دیا جاسکتا ہے۔ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

ماڈیولر مکانات: اس سسٹم میں مکانات کے مختلف حصوں کو ایک کنٹرول فیکٹری ماحول میں تیار کیا جاتا ہے اور جس جگہ مکان تیار کرنا ہوتا ہے وہاں انہیں صرف ایک دوسرے سے جوڑ دیا جاتا ہے۔مکان کے تقریباً 90 فی صد حصے بشمول دیواریں، فرش، سیلنگ، سیڑھیاں وغیرہ فیکٹری میں تیار ہوتی ہیں۔ایک مکان بنانے کے لئے انہیں کسی جگہ لے جاکر جوڑنے میں صرف ایک دن لگتے ہیں۔اس سے نہ صرف پیسے اور وقت کی بچت ہوتی ہے بلکہ بہترین معیاری فنشنگ بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

پینل والے مکانات: اس سسٹم میں فیکٹری میں توانائی کے اہل اور پائیدار مکانات کے لئے ایڈوانسڈ کنسٹرکشن تکنیک کا استعمال کیا جاتا ہے۔یہاں ڈیزائن کو اپنے پسند کے مطابق بنانے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ کمپیوٹر والے ڈیزائن پروگراموں کی مدد سے ہر شخص کی جیب کے مطابق کسی مکان کو ڈیزائن اور اسے فیکٹری میں تیار کیا جاسکتا ہے۔دیواریں اور چھتوں کے پینل کسی مینوفیکچرنگ یونٹ میں تیار کئے جاتے ہیں اور انہیں مکان کی جگہ پر لاکر چند دنوں میں ایک دوسرے سے جوڑا جاسکتا ہے۔ جدید ترین ٹکنالوجی سے اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ یہ پینل انتہائی معیاری ہوں اور یہ مقررہ پیمانوں پر پورا اتریں۔ان میں آفات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔فیکٹری میں تیار کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تعمیراتی ساز وسامان کی کم بربادی، کام کی جگہ پر کم خلل اندازی اور صفائی ستھرائی میں آسانی۔ پینل والے مکانات دراصل

ماحولیات سے ہم آہنگ ہوتے ہیں اور ماحولیاتی ہم آہنگی والے متعدد پیمانوں پر انہیں تسلیم کیا جاتا ہے۔ان سب سے وقت، محنت اور پیسے کی بچت ہوتی ہے۔

لکڑی کے مکانات: اس عام خیال کے برخلاف کہ لکڑی والے تعمیرات ماحولیات دوست نہیں ہوتے، حقیقت یہ ہے کہ تجارتی سطح پر لکڑی کے مکانات کی تعمیر ماحولیات کو کوئی سنگین نقصان پہنچائے بغیر کی جاسکتی ہے۔یہ ایک قابل تجدید وسیلہ ہے اور لکڑی سے مکان کی تعمیر کو ماحولیاتی بلڈنگ میٹریل کی صف میں رکھا جاتا ہے۔ضرورت کے مطابق لکڑیوں کو ڈیزائن کر کے کاٹ لیا جاتا ہے اور انہیں مکان بنانے کی جگہ لے جا کر جوڑ دیا جاتا ہے۔اس طرح کی عمارتیں نہ صرف توانائی بچاتی ہیں بلکہ موسم کے لحاظ سے بھی یہ آرام دہ ہوتی ہیں۔

کونکریٹ وال: یورپ کا ایک انتہائی مقبول سسٹم، جس نے حالیہ دنوں میں ہندستان میں بھی اپنی جگہ بنائی ہے، کونکریٹ وال سسٹم ہے۔تعمیرات کا یہ سسٹم پولسٹرین پینل سے تیار شدہ ماڈیولر عناصر پر مبنی ہے۔انہیں گلوینائزڈ ویلڈیڈ میشیز کی دو پرتوں کے درمیان رکھا جاتا ہے۔جب پینل کو کنکریٹ سے ڈھکا جاتا ہے تو: موٹی میش وائر پولسٹرین ویوس کے ساتھ جم جاتے ہیں، اس سے ٹھوس مائکروپلرس بن جاتے ہیں۔

کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ہم نے بھی ہندستان میں انڈسٹریلائزڈ ہاوسنگ کا تجربہ کیا ہے اور ناکام ثابت ہوگئے ہیں اس لئے یہاں اس کی گنجائش نہیں ہے۔لیکن یہ دلیل اس لئے درست نہیں ہے کہ ہندستان ہاوسنگ فیکٹری کا جو تجربہ ہندستان کی آزادی کے ابتدائی دہائیوں میں کیا گیا تھا وہ دراصل نقصان میں چلنے والے دیگر پبلک سیکٹر انڈرٹیکنگس کی طرح کا روایتی تجربہ تھا، جس میں فرسودہ پینل ٹکنالوجی کا استعمال کیا گیا تھا جب کہ اس کی جگہ کئی بہتر ٹکنالوجی کا استعمال ہو رہا ہے۔اس لئے یہ وقت کی مانگ ہے کہ ہم ہاوسنگ کنسٹرکشن کے بنیادی نظریات میں مکمل تبدیلی لانے پر غور کریں۔

مستقبل کی راہ: اسمارٹ ٹکنالوجی کی مدد سے ہاوسنگ انقلاب

آج ہندستان کے موسمی حالات اور سماجی قبولیت کے مطابق ایسی ماڈرن ٹکنالوجی دستیاب ہے جو اگر روایتی کنسٹرکشن سسٹم میں آنے والی لاگت کے مقابلے میں سستی نہیں تو کم از کم اس کے برابر ضرور ہے۔اگر آپ وقت کی بچت، میعار وغیرہ دوسرے عناصر کو بھی مدنظر رکھیں تو اس کے بہت سارے فوائد ہیں۔ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ ایک معاون ماحول پیدا کیا جائے۔ بین الاقوامی کمپنیوں کو ہندستان میں ایسے ٹکنالوجی پر مبنی کارخانہ لگانے کے لئے مناسب قانونی، مالی اور تکنیکی نظام تیار کیا جائے، تاکہ ہم ایک پرانے اور فرسودہ سسٹم کی جگہ وقت کی مانگ کے مطابق ہاوسنگ کنسٹرکشن میں نئی تبدیلیاں لاسکیں۔شہری ترقیات نیز ایچ یو پی اے کی وزارت، اگر ملک میں مکانات کے سنگین بحران کو حل کرنے کے تئیں سنجیدہ ہیں تو دونوں کو ہی قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔

بہر حال ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمیں ایسے کئی اقدامات کی ضرورت ہے جو ہندستان میں بھی مکانات کے انقلاب کا نقیب ثابت ہو۔پہلی چیز تو ہے سپلائی اور یہ صرف تیز رفتار تعمیر سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔آج دستیاب جدید ٹکنالوجی سے یہ ممکن ہے۔حالیہ برسوں میں پری فیبریکیشن کنسٹرکشن ٹکنالوجی میں بہت زیادہ ترقی ہوئی ہے۔بہت سی کمپنیاں ان ٹکنالوجی کو فروخت کرنے کے لئے ہندستان کے چکر کاٹ رہی ہیں۔افسوس کی بات ہے کہ ہماری حکومتوں کو اس کا علم نہیں ہے۔دوسری بات یہ کہ سپلائی کو یقینی بنانے کے لئے ہمیں سستے قیمت پر زمین کی ضرورت ہے، جو اس کا سب سے اہم عنصر ہے۔یہیں پر حکومتوں کی طرف سے سبسڈی کی ضرورت پڑتی ہے۔حکومتوں کو زمین میں شراکت کے بہترین ماڈل پیش کرنے کی ضرورت ہے تاکہ شہری ترقی کے لئے زیادہ زمین مل سکے۔بہت زیادہ گھنا پن کو اجازت دینے کی ضرورت ہے۔فرسودہ قوانین کی وجہ سے آج شہری زمین کا بہتر استعمال مشکل ہے جس کی وجہ سے گھنا پن بہت کم ہے۔تیسری چیز یہ ہے کہ مالی تعاون کیا جائے تاکہ مطلوبہ مقصد کو حاصل کیا جاسکے۔مڈل کلاس اور کم آمدنی والی آبادی جنہیں قرض دینے کے لئے ضروری شرائط کو پورا نہیں کرنے والا سمجھا جاتا ہے، کو قرض دینے کے اختراعی طریقے استعمال کئے جائیں، بعض مائیکرو ہاوسنگ فائنانس کارپوریشنوں کے توسط سے یہ کام شروع بھی ہو چکا ہے۔ ایسے لائحہ عمل کو اپنا کر، ہم کچھ آگے ضرور بڑھ سکتے ہیں اور آنے والی دہائیوں میں اگر ہم مسئلے کو پوری طرح نہیں تب بھی ایک حد تک حل کرنے میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔ آخری بات یہ کہ ایک بہتر ٹرانسپورٹیشن کنکٹی ویٹی اور پانی وغیرہ جیسے بنیادی سہولیات کے بغیر کوئی بھی ہاوسنگ اسٹیٹ صرف بھوتوں کا ٹاون شپ بن کر رہ جائے گا۔

ہاوسنگ ایک اقتصادی سرگرمی ہے، جس کا تعلق دیگر 260 صنعتوں سے ہے۔اس میں جہاں اسکلڈ روزگار کے مواقع فراہم ہوں گے اس سے کہیں زیادہ نیم ہنر مند افراد اور غیر ہنر مند افراد کے لئے روزگار کے مواقع دستیاب ہوں گے۔دیہی بے روزگار، خواتین مزدور، موسمی اور چھوٹے موٹے مزدوروں کو بھی سال کے بڑے حصے میں روزگار مل سکے گا۔ہاوسنگ کو ترقی کے لئے کسی بھی اقتصادی اسٹریٹیجی کا مرکز بنانے کی ضرورت ہے۔ ترقی کی زیادہ شرح حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ ہاوسنگ سیکٹر پر زیادہ توجہ دی جائے۔جب تک ہم اپنے پڑوسیوں کی کامیابی کے تجربات سے سبق حاصل نہیں کریں گے اس وقت تک ہم کوئی ترقی نہیں کرسکتے۔ ہم نے اس شعبے میں بغیر سوچے سمجھے یوں تو بہت کچھ کیا ہے لیکن منزل تک پہنچنے کے لئے ٹھوس اقدامات بہت کم کئے ہیں۔ہم امید کرتے ہیں کہ 2020 تک سب کے لئے مکان کا نعرہ 'اسمارٹ ٹکنالوجی' کی آمد کا موجب ثابت ہوتا کہ ہندستان میں ہاوسنگ انقلاب کا آغاز ہوسکے۔

☆☆☆

فوجی تربیت میں یوگا شامل

☆ مرکزی وزیر دفاع جناب منوہر پاریکر نے لوک سبھا میں جناب اودے پرتاپ سنگھ کے ایک سوال کے تحریری جواب میں بتایا کہ ہندستانی فوج کی تربیت میں یوگا کی تربیت پہلے سے ہی شامل ہے۔اسے مجموعی جسمانی تربیت کے طور پر فوجی تربیت میں شامل کیا گیا ہے۔پونے کی آرمی انسٹی ٹیوٹ آف فیزیکل ٹریننگ میں ہر تیسرے سال یوگا کا ایک 8 ہفتے کا کورس کرایا جاتا ہے اور جو جوان یوگا کی یہ تربیت مکمل کر لیتے ہیں انہیں دیگر مقامات پر جوانوں یوگا کی تربیت دینے کیلئے مقرر کیا جاتا ہے۔

آر چندر شیکھر

اسمارٹ شہروں میں ڈیجیٹل نظم حکمرانی

ایک عام اندازے کے مطابق 2050 تک ترقی پذیر دنیا کے 64 فی صد افراد شہری آبادیوں میں رہیں گے جب کہ ترقی یافتہ ملکوں میں یہ تعداد 86 فی صدتک پہنچ جائے گی۔تیز رفتار شہرکاری نے شہروں پر توجہ مبذول کرائی ہے اور انہیں 'اسمارٹ' بنانے کی ضرورت کو اجاگر کیا ہے۔

ایک شہر کی مخصوص ضرورتوں کے مدنظر اسمارٹ شہروں کے دائرہ کار میں آنے والے مختلف اقدامات کی ترجیحات ناگزیر بن چکی ہیں۔اگلا قدم سرمایہ کاری کو راغب کرنا اور اہم طبعی اور آئی ٹی بنیادی ڈھانچہ پر توجہ مبذول کرنا ہوگا۔

شہروں میں نظم حکمرانی اور اسکے مختلف چیلنجز

سرکاری اور نجی ایجنسیاں شہریوں کو خدمات کی ترسیل میں مدد کرتی ہیں۔ان کی نوعیت مختلف ہوتی ہے اور اکثر ایک دوسرے میں الجھ کر اسے پیچیدہ بنا دیتے ہیں، اس لئے ایک بہتر تعاون اور گورننس کی ضرورت ہے۔اگر ہم اس کے لئے ایکو سسٹم کی اصطلاح کو استعمال کریں تو اس میں شہری نظم حکمرانی، کارروائی اور دیکھ بھال، پبلک بنیادی ڈھانچہ اسیٹ مینجمنٹ، مربوط کارروائی اور شہریوں کی خدمات شامل ہیں۔ جہاں ڈیجیٹل ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں وہاں انسانی مداخلت سے پیچیدگی پیدا ہوسکتی ہے، صلاحیت کا کم استعمال ہوسکتا ہے اور وسائل کی بربادی ہوسکتی ہے۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ ٹکنالوجی ان شہروں کے نظم ونسق کو بہتر بنانے میں کس طرح موثر رول ادا کرسکتی ہے اور انہیں واقعی عالمی معیار کے مطابق بناسکتی ہے۔

اگر ہم عام عینک سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ شہروں کی نظم حکمرانی میں ادارہ جاتی رول ٹوٹ پھوٹ اور دہرے پن کا شکار ہے، صلاحیت کا فقدان ہے، فنڈ کی قلت ہے، آٹونومی محدود ہے اور شہریوں کے ساتھ تعلق کمزور ہے۔یوایل بی اور دیگر محکموں کے لئے ٹریننگ ماڈیول (آن لائن) صلاحیت سازی میں مددگار ہوتے ہیں۔اسی طرح ریسورس آپٹیمائزیشن اپلی کیشن کی مدد سے افرادی قوت مینجمنٹ کو زیادہ موثر انداز میں انجام دیا جاسکتا ہے۔خودکار بزنس نظام سے انسانی مداخلت کو کم سے کم کیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ شہریوں پر مرکوز آن لائن پورٹلس حکومت کو شہریوں سے جوڑنے اور ان کے آئیڈیا اور فیڈ بیک حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

آپریشن اور مینٹیننس کے سلسلے میں رویہ بالعموم غیر سنجیدہ ہوتا ہے، خدمات فراہم کرنے والے کی کارکردگی واضح نہیں ہوتی، اپروچ غیر مربوط ہوتا ہے اور افرادی قوت کی قلت کا رونا تو ہمیشہ ہی رہتا ہے۔مختصراً یہ کہ یہ ایسی صورت ہوتی ہے جس سے بچا جاسکتا ہے۔سٹی پرفارمنس ڈیش بورڈ کارکردگی پر نگاہ رکھنے اور خدمات کی فراہمی کے معیار پر شہریوں کو سوال اٹھانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔مربوط کمان اور آپریشن سینٹر کی مدد سے مختلف شعبوں کے کام کاج میں شفافیت کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے۔پیشگی تجزیہ سے کارکردگی کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے جس سے بہتر کارکردگی کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔

پبلک بنیادی ڈھانچہ اور ایسیٹس کی موثر منصوبہ بندی کے لئے کوئی التزام نہیں ہے۔جو اندراج ہوتے ہیں وہ فرسودہ ہیں اور ان کا اندراج مینویل ہوتا ہے۔جس کی وجہ سے جامع ایسیٹ مینجمنٹ اسٹریٹیجی بنانا مشکل ہوتا ہے۔مربوط ایسٹ مینجمنٹ سے آپریشن لاگت میں کمی آتی ہے اور سارا کام واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔

موبائل، ویب، فیس ٹو فیس، کیوسک اور سوشل میڈیا جیسے ملٹی چینل سٹیزن انٹرفیس شہریوں کے لئے مختلف خدمات انجام دینے میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں، مثلاً بل ادا کرنے، سرٹیفکیٹ کے آن لائن جاری کرنے میں اور شکایتوں کے اندراج کرانے میں۔سوشل میڈیا ایک نہایت طاقت ور دوطرفہ کمیونیکیشن چینل ثابت ہوا ہے۔

امکانی آئی سی ٹی کا اجمالی جائزہ

☆ بزنس پروسیس آٹومیشن: ایک مکمل مربوط اور پالیسی پر مبنی خودکار بزنس عمل، جو صلاحیت میں اضافہ اور خدمات کی ترسیلی لاگت کو کم کرتا ہے، پر مبنی بزنس پروسیس مینجمنٹ حل کا استعمال کرتے ہوئے بزنس پروسیس کی تشکیل نو، زیادہ سے زیادہ سودمند اور خودکار بنانا۔

مصنف نیسکوم کے صدر ہیں۔یہ ادارہ ہندستان میں آئی ٹی۔بی پی او صنعت کا اعلی ترین تجارتی ادارہ ہے۔

☆ملٹی چینل شہری خدمات : شہریوں کی خدمات مثلاً بل ادائیگی، ٹیکس ادائیگی، پیدائش کا سرٹیفکٹ سرٹیفیکٹ اور شکایتوں کے اندراج کرانے کے لئے ملٹی چینل شہری انٹرفیس (موبائل /ویب / آن لائن / فون / فیس ٹو فیس / کیوسک / سوشل میڈیا)۔

☆سٹی پرفارمنش ڈیش بورڈ : شہروں کے نظم حکمرانی، موثر کارکردگی اور سرگرم کرائسس مینجمنٹ کی دیکھ بھال کے لئے ڈیجیٹل ٹکنالوجی اور بڑے ڈاٹا انالیٹکس کے استعمال کے ذریعہ شہر کے ذیلی نظام کی کارکردگی کو مانیٹر کرنا۔

☆انٹیگریٹیڈ ایسٹ مینجمنٹ سالیوشن: تمام گورننس بنیادی ڈھانچہ ایسیٹ کا مربوط ایسیٹ مینجمنٹ، جس میں ایسوسی ایٹیڈ ڈاٹا، پروسیس، انفارمیشن سسٹم اور انتہائی پائیداری کے لئے گورننس شامل ہیں۔

☆انٹیگریٹیڈ کمان اور آپریشن سینٹر: حقیقی وقت میں شہری خدمات پر نگاہ رکھنے کے لئے لیوریج انٹیگریٹیڈ کمان اور آپریشن سینٹر۔ دیکھ بھال کو زیادہ موثر بنانے کے لئے دیکھ بھال کی سرگرمیوں کو بہتر بنانا اور مربوط کرنا۔

☆ملٹی چینل سٹیزن کمیونیکیشن : شہریوں کی درخواستوں، مسائل کو مختلف چینلوں مثلاً فیس ٹو فیس، ویب، موبائل، کیوسک وغیرہ کے ذریعہ، درج کرانے میں مدد کرنے کے لئے ملٹی چینل کسٹمر انٹرفیس (سروس ڈیسک، رابطہ مرکز، سٹیزن سروس پورٹل)۔

☆افرادی قوت اور ریسورس مینجمنٹ: افرادی قوت اور ریسورس مینجمنٹ حل کو بہتر بنانا۔ منصوبہ بندی، پیش بندی، شفٹ مینجمنٹ، موبائل اپیلی کیشن جیسے افرادی قوت مینجمنٹ حل کے مدد سے افرادی قوت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا۔

موجودہ آئی سی ٹی سرمایہ کاری اور پہل جو مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔

نیشنل سروس ڈیلیوری بنیادی ڈھانچہ

یہ میعارات کی بنیاد پر انٹرآپریبلیٹی کے حصول کے لئے بنیادی بنیادی ڈھانچہ کے طور پر کام کرے گا اور بالآخر حکومت کی ملکیت والے سینٹرل گیٹ وے کی تعمیر کرے گا۔ یہ مختلف ای گورنمنٹ اپیلی کیشنوں، ڈی لنک اور بیک اینڈ شعبوں، خدمات فراہم کرنے والوں کے درمیان پیغامات اور انٹرآپریبلیٹی کو یقینی بنائے گا اور پیمنٹ گیٹ وے سروس، موبائل گیٹ وے سروس وغیرہ جیسے ڈپارٹمنٹل اپیلی کیشن کے لئے مشترکہ سروس مرکز کے طور پر کام کرے گا۔

آدھار : یوآئی ڈی اے آئی / آدھار آن لائن تصدیق کے لئے ایک ٹھوس ذریعہ فراہم کرے گا، جہاں ایجنسیاں شہریوں کے ڈیموگرافک اور بایومیٹرک اطلاعات کا سنٹرل ڈاٹا بیس میں موجود ریکارڈ سے موازنہ کرسکیں گی۔ یوآئی ڈی اے آئی / آدھار کا مقصد تمام ہندستانی باشندوں کو ایک منفرد شناختی نمبر جاری کرنا اور فرضی یا دوہرے اندراج کو ختم کرنا ہے۔

موبائل سروس ڈیلیوری گیٹ وے: موبائل گورننس، جسے بالعموم ایم گورننس کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، کا مقصد اپنے تمام شہریوں کو سرکاری معلومات اور خدمات کی ترسیل کے لئے وائرلیس اور نئی میڈیا ٹکنالوجی پلیٹ فارم، موبائل آلات اور اپیلی کیشن فراہم کرنا ہے۔ اس سے بالخصوص ان دیہی علاقوں میں جہاں انٹرنیٹ کے بجائے موبائل کی پہنچ زیادہ ہے، سرکاری خدمات کی رسائی اور دسترس میں اضافہ ہوگا۔ اس کا حتمی مقصد جامع ترقی کی قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے ہندستان کو عالمی رہنما بنانا ہے۔

نیشنل کلاوڈ اقدامات DeitY: کے ذریعہ شروع کیا گیا ''میگھراج'' ایک جی آئی کلاوڈ یا حکومت ہند کلاوڈ ہے، جو کلاوڈ پر مبنی بنیادی ڈھانچہ ریسورس اور مانگ پر دستیاب اپیلی کیشن کے لئے مشترکہ ذخیرہ کے طور پر کام کرے گا۔ اس میں آئی سی ٹی بنیادی ڈھانچہ کے حتی الامکان زیادہ سے زیادہ استعمال، ای گورنمنٹ اپیلی کیشنوں کی تیز رفتار ڈیولپمنٹ اور تنصیب، کامیاب اپیلی کیشنوں کو فوراً عام کرنا اور ای۔ گورنمنٹ اسٹور اور سرٹیفائیڈ سروسز کی فراہمی شامل ہے۔

اسٹیٹ ڈاٹا سینٹر :ایس ڈی ایس کے قیام کا مقصد ریاستوں کے لئے G2C، G2G اور G2B سروسز کی موثر الیکٹرانک ترسیل کے لئے خدمات، اپلیکیشن اور بنیادی ڈھانچہ کو مستحکم کرنا ہے۔ یہ خدمات اسٹیٹ وائڈ ایریا نیٹ ورک (SWAN) اور کامن سروس سینٹر (CSC) کے ذریعہ گاؤں کی سطح تک فراہم کی جائیں گی۔

کامن سروس سینٹر (CSC) : سی ایس سی ای۔ گورنمنٹ، تعلیم، صحت، ٹیلی میڈیسن، تفریح نیز دیگر پرائیوٹ سروسز کو اعلی میعاری اور کم لاگت والے ویڈیو، وائس اور ڈاٹا کنٹینٹ سروس فراہم کرتے ہیں۔ یہ دیہی علاقوں میں ویب پر مبنی ای گورنمنٹ سروسز بشمول درخواست فارم، سرٹیفکیٹ نیز بجلی، فون اور پانی کے بل جیسے یوٹیلیٹی پیمنٹ سے متعلق خدمات بھی فراہم کرتے ہیں۔

اسٹیٹ پورٹل اور اسٹیٹ سروس ڈیلیوری گیٹ وے (ایس ایس ڈی جی) : قومی ای گورنمنٹ پلان کا مقصد تمام سرکاری خدمات کو، مشترکہ سروس ڈیلیوری آوٹ لیٹ کے ذریعہ عام آدمی کو ان کے گھر کے نزدیک فراہم کرنا اور صلاحیت، شفافیت ومعتبریت کو یقینی بنانا ہے۔ حکومت ایک مربوط اطلاعاتی بنیادی ڈھانچہ تیار کرنا چاہتی ہے جو یوٹیلیٹی سروسز کی وسیع تر رسائی میں توسیع، مربوط اور اضافہ کرسکے۔

آئی ٹی بی پی ایم انڈسٹری کے لئے ان تمام اقدامات کے لئے اس سے بہتر کوئی وقت نہیں ہوسکتا تھا۔ اپنی نوعیت کے لئے لحاظ سے یہ تمام پروجیکٹ بہت بڑے ہیں اور انہیں حقیقت میں تبدیل کرنے کے لئے انڈسٹری کی طرف سے بھرپور تعاون کی ضرورت ہے تاکہ مطلوبہ نتائج حاصل کئے جاسکیں۔ 146 بلین ڈالر کی صنعت، جس نے عالمی طور پر راستہ ہموار کیا ہے اور جس نے کئی انتہائی اہم حل پیش کئے ہیں، آج چوراہے پر ہے۔ اس کامیابی کو ہندستان میں دہرانے اور گھریلو ترقی کو زوردار تقویت فراہم کرنے کا وقت آ گیا ہے۔

☆☆☆

سریش یادو

راشٹرپتی بھون:

ایک اسمارٹ ورثہ جاتی ٹاؤن شپ

راشٹرپتی بھون کا اسمارٹ سٹی تجرباتی پروجیکٹ بھی آئی بی ایم کے اشتراک عمل سے شروع کیا گیا ہے۔ یہ پروجیکٹ اس ٹاؤن شپ کی جی آئی ایس نقشہ سازی، اس کے کلیدی اثاثوں اور افادیتی نیٹ ورکوں پر مشتمل ہے۔ ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کے ذریعے پائیداری اور عملی کارکردگی میں اضافہ کرنے کے لئے توانائی، پانی، سیکورٹی اور فضلے کے انتظام جیسے کثیر اہم شعبوں کو مربوط کیا جائے گا۔

راشٹرپتی بھون کی عظیم الشان عمارت دنیا میں اپنی نوعیت کی سب سے بڑی عمارتوں میں سے ایک ہے۔ اس کا ڈیزائن برطانوی ماہرین تعمیر، سر ایڈون لٹنس نے تیار کیا تھا۔ یہ فن تعمیر کے ہندستانی اور مغربی دونوں مکتبوں کا ایک امتزاج ہے۔ یہ بنیادی طور سے ہندستان کے برطانوی وائسرائے کا گھر ہونے کے لئے وضع کیا گیا تھا اور یہ وائسرائے کا گھر کہلاتا تھا لیکن 26 جون 1950 کو اس کا نام راشٹرپتی بھون رکھ دیا گیا تھا یعنی دنیا میں سے بڑی جمہوریت کے صدر کی سرکاری رہائش گاہ۔

یہ عمارت 1330 ایکڑ علاقہ پر واقع ہے اور بذات خود پانچ ایکڑ کے رقبے کا احاطہ کرتی ہے۔ اس کا عالی شان ڈھانچہ ایچ کی شکل کی ایک عمارت ہے جو 195 میٹر چوڑی اور 165 میٹر گہری ہے۔ یہ 340 کمروں اور ڈھائی کلومیٹر راہداریوں پر مشتمل ہے۔ اس کی 227 ستونوں اور 37 فواروں کی حامل چار منزلیں ہیں۔ اس کے وسطی گنبد کا تصور سانچی کے عظیم استوپ سے لیا گیا ہے جو راشٹرپتی بھون کا تاج ہے۔ راشٹرپتی بھون کے ستونوں پر ہندستانی مندر کی گھنٹیاں بنی ہوئی ہیں جو ہندو، بودھ اور جین روایات کی ملی جلی تہذیب کا اظہار کرتی ہیں۔ راشٹرپتی بھون کے سامنے کا حصہ صحن کہلاتا ہے جو ایک 200 میٹر لمبا برآمدہ ہے۔ اس صحن سے جانے والے راستے میں جو برساتی کی طرف جاتا ہے، بل کیپٹل آف اشوکا پلر واقع ہے جو سنگ تراشی کا عظیم نمونہ ہے۔ پیش منظر کے وسط میں جے پور لاٹھ واقع ہے جس کے اوپر اسٹار آف انڈیا بنا ہوا ہے۔ یہ عمارت راشٹرپتی بھون میں ملازم 3000 سے زیادہ لوگوں کا دفتر ہے اور اس کے رہائشی احاطے یعنی پریزیڈینٹس اسٹیٹ میں 8000 سے زیادہ لوگ رہتے ہیں۔

راشٹرپتی بھون کا کمرہ استقبالیہ کے لئے ایک بڑا سا ہال ہے جہاں وہ بدیسی جگہیں دیکھنے کے لئے سیر کے لئے آنے والے لوگوں کو داخلہ پاس دیئے جاتے ہیں جو اس ورثہ جاتی ڈھانچے میں موجود ہیں۔ اس طرح لوگوں کو مندرجہ ذیل جگہیں دیکھنے کا موقع ملتا ہے:

الف)**سنگ مرمر کا ہال**: اس میں برطانوی دور کی نقاشیوں اور فنی نمونوں کے ساتھ ساتھ وائسرائے اور برطانوی شاہی خاندان کی نادر تصاویر کی نمائش کی گئی ہے۔

ب)**دربار ہال**: یہ ایک بڑا ہال ہے جس میں جیسلمیر کا بیش قیمت زرد سنگ مرمر اور شاندار شیشے کا جھاڑ نیز گوتم بدھ کا مجسمہ ہے۔ آزادی کے بعد نئی حکومت کی حلف برداری کی تقریب 15 اگست 1947 کو دربار ہال میں منعقد ہوئی تھی۔

ج)**کتب خانہ**: اس میں علم کا ایک عظیم خزانہ ہے جو 1800 سے لے کر 1947 تک شائع ہوئیں۔ 2000 سے زیادہ نادر و نایاب کتابوں پر مشتمل ہے۔

د)**اشوکا ہال**: یہ ابتداً وائسرائے کی رقص گاہ کے طور پر جانا جاتا تھا۔ اس وقت یہ راشٹرپتی بھون میں تمام رسمی تقریبات منعقد کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ہال اس کی چھت پر فتح علی شاہ کی شاندار نقاشی کی وجہ سے ممتاز ہے۔

د)**مغل باغات**: اسے راشٹرپتی بھون کی

مضمون نگار صدر جمہوریہ کے او ایس ڈی ہیں۔

روح سمجھا جاتا ہے۔ یہ 15 ایکڑ پر مشتمل ایک قابل دید خوب صورت جگہ ہے جس میں نباتات کی 120 سے زیادہ اقسام ہیں۔ مغل گارڈن تین حصوں میں منعقد کیا گیا ہے: 1) مستطیل نما گارڈن، 2) لمبا گارڈن، 3) گول گارڈن۔

راشٹر پتی بھون کے بارے میں صدر جمہوریہ کا تصور

ہندستان کے تیرہویں صدر جمہوریہ جناب پرنب مکھرجی نے راشٹر پتی بھون کا تصور محض مضبوط درجہ وار نوآبادیاتی نظام کو منعکس کرنے والی شان وشوکت کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایسے ادارے کے طور پر کیا ہے جو اس کے ڈھانچے اور کام کاج کو آشکارا کرتا ہے۔ چناں چہ انہوں نے راشٹر پتی بھون تک رسائی کو جمہوری بنا دیا ہے نیز پریزیڈنٹس اسٹیٹ کے لئے بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لئے سرگرم اقدامات بھی کئے ہیں۔

ملک کے شہریوں کو بااختیار بنانے نیز اطلاعات تک آسانی سے اور مساویانہ رسائی کو فروغ دینے کے لئے راشٹر پتی بھون میں سرگرم اقدامات کئے گئے ہیں۔ ان اقدامات میں مختلف ای حکمرانی اقدامات اختیار کرنا شامل ہے تاکہ ایک مناسب انداز میں لوگوں کو موثر خدمات فراہم کی جائیں۔

ان میں سے کچھ اقدامات صدر جمہوریہ ہند کی فعال ویب سائٹ آن لائن ای کانفرنس مینجمنٹ سسٹم، آنے والے لوگوں کے ای انتظام کا نظام سیکورٹی کے لئے آر ایف آئی ڈی اور اسمارٹ کارڈ ٹکنالوجی، وائی فائی سروس وغیرہ قائم کرنا ہیں۔

اسمارٹ سٹی کے نظریے کا ابتدائی طور سے تعلق کسی بھی اس شہری ادارے سے ہے جو زیادہ موثر اور سرگرم انداز میں شہریوں کے معاملات سے نمٹنے کے لئے شہری خدمات کے معیار اور کارکردگی میں اضافہ کرنے کی غرض سے ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کو بروئے کار لاتا ہے۔ توجہ کے اس کے وسیع شعبوں میں ٹرانسپورٹ اور ٹریفک کا انتظام، توانائی، صحتی دیکھ بھال، پانی اور فضلے کا انتظام وغیرہ شامل ہیں۔

ترقی کی راہ میں آگے بڑھنے کے مقصد سے راشٹر پتی بھون کو ایک 'اسمارٹ سٹی' میں تبدیل کرنے کا تصور کیا گیا تھا کیوں کہ یہ محسوس کیا گیا تھا کہ یہ کام راشٹر پتی بھون میں انجام دیا جاسکتا ہے۔ یہ اقدام کرنے سے راشٹر پتی بھون اور پریزیڈنٹس اسٹیٹ ہندستان میں اولین اسمارٹ سٹی بن جائیں گے۔ ایسے تمام ضروری پیمانے اپنائیں جائیں گے جن سے یہ 330 ایکڑ رقبے پر مشتمل عالیشان ورثہ جاتی جگہ آئی سی ٹی کے ذریعے چلائی جانے والی ایک خودکفیل اور بخوبی کام کاج کرنے والی ٹاؤن شپ بن جائے۔

راشٹر پتی بھون میں اسمارٹ کے وسیع ڈیزائن کے تحت چار بنیادی پیمانوں کی نشاندہی کی گئی تھی جو حسب ذیل ہیں:

الف) **ای۔ سروسز**: شہری خدمات کی کارکردگی اور اثر پذیری کو بہتر بنانے کے لئے ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کا استعمال کرنا۔

ب) **مشترکہ پیداوار**: عوامی خدمات قائم کرنے کے سلسلے میں شرکت کرنے کی غرض سے باشندوں کے لئے ٹکنالوجی کے ذریعے مواقع پیدا کرنا۔

ج) **ای۔ جمہوریت**: شہریوں کو ایسی عوامی پالیسیاں وضع کرنے اور ایسے عوامی اقدامات کرنے کے قابل بنانے کی غرض سے ٹکنالوجی کا استعمال کرنا جو عوام کی زندگیوں پر اثر ڈالتے ہیں۔

د) **شفافیت**: عوام کے لئے اطلاعات کی آسان دستیابی اور رسائی پذیری کی غرض سے ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کا استعمال کرنا۔

راشٹر پتی بھون میں کثیر ای۔ حکمرانی اقدامات کا سلسلہ 2012 سے شروع کیا گیا تھا جن کا مقصد انتظامی کارکردگی میں اضافہ کرنا، وسائل کا زیادہ سے زیادہ انتظام کرنا نیز ماحولیات کے لحاظ سے سازگار (بغیر کاغذ کے) انداز میں شہریوں کو زیادہ سے زیادہ اطمینان فراہم کرنا ہے۔ یہ اقدامات وسیع تر آؤٹ لے یعنی اسمارٹ سٹی کے ماڈل کے سلسلے میں ابتدائی منزلیں ہیں۔ راشٹر پتی بھون میں شروع کردہ کچھ اہم آئی سی ٹی اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:

الف) **صدر جمہوریہ ہند کا ویب پر مبنی پلیٹ فارم**: یہ صدر جمہوریہ کی ایک آن لائن ویب سائٹ ہے جو استعمال کنندہ کے لئے سازگار اور تفاعلی انداز میں راشٹر پتی بھون کے بارے میں تفصیلات کے ساتھ ساتھ موجودہ صدر جمہوریہ کے بارے میں تمام متعلقہ معلومات فراہم کرتی ہے۔ یہ ویب سائٹ راشٹر پتی بھون کے مختلف تاریخی اور ثقافتی مناظر کے بارے میں نفیس تفصیلات نیز اس کی فوٹو گیلری اور سمعی و بصری لائبریری تک رسائی بھی فراہم کرتی ہی۔ صدر جمہوریہ کی ویب سائٹ کو فیس بک، ٹوئٹر اور یوٹیوب جیسے سوشل میڈیا کے دیگر پلیٹ فارموں کے ساتھ بھی مربوط کردیا گیا ہے۔ یہ پلیٹ فارم مختلف آئی سی ٹی آلات سے چلانے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔

ب) **آن لائن ای۔ کانفرنس مینجمنٹ نظام**: یہ ایک موثر اور استعمال کنندہ دوست ویب پر مبنی پلیٹ فارم ہے جو راشٹر پتی بھون میں تمام مرکزی یونیورسٹیوں/ اداروں کے وائس چانسلروں/ ڈائریکٹروں کی سالانہ کانفرنس کا اہتمام کرنے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔ یہ ڈیجیٹل پلیٹ فارم وائس چانسلروں/ ڈائریکٹروں کو لوگن رسائی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنی متعلقہ یونیورسٹیوں/ اداروں کے بارے میں معلومات مثلاً اپنے نشانوں، حصولیابیوں اور پیش رفت کی رپورٹوں وغیرہ کی ساجھے داری کرسکیں جنھیں مستقبل کی سالانہ کانفرنسوں کے ایجنڈوں، تبادلہ خیالات، شرکا اور پینل میں شامل لوگوں کے سلسلے میں حوالے کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ج) وزیٹرس نظام کا ای-مینجمنٹ (ای ایم وی ایس): یہ ایک آن لائن ویب پر مبنی پلیٹ فارم ہے جو راشٹر پتی بھون

آنے کے لئے درخواستیں دینے کے سلسلے میں لوگوں کو آسان رسائی فراہم کرنے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔ یہ نظام بڑی تعداد میں اطلاعاتی ریکارڈوں کی پروسیسنگ کے ذریعے جی 2 سی اور سی 2 جی تعلقات کو مستحکم کرنے کی غرض سے ایک موثر، شفاف اور کارگر انداز میں سروس فراہم کرتا ہے۔ اس نظام کو ایس ایم ایس اور ای میل نوٹی فیکیشن فراہم کرنے کے لئے مربوط کیا جاتا ہے اور کسی بھی وقت کسی بھی آئی سی ٹی ذریعے سے اس تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

د) ای-انویٹیشن مینجمنٹ نظام (ای-آئی ایم ایس): یہ ایک آن لائن ویب پر مبنی پلیٹ فارم ہے جو راشٹر پتی بھون میں منعقد ہونے والے مختلف تعلیمی، ثقافتی اور رسمی پروگراموں کے لئے ڈیجیٹل دعوت نامے تیار کرنے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔ یہ نظام بھی ڈیجیٹل ذرائع سے ایس ایم ایس اور ای-میل نوٹی فیکیشن نیز وصولیابی کی اطلاع دینے کے لئے مربوط کیا جاتا ہے۔ یہ نظام این سی آر کے علاقوں کے لئے درخواستیں بھیجنے کا فائدہ بھی فراہم کرتا ہے۔ یہ ایک بہت ہی کفایتی نظام ہے نیز اس کے لئے بڑی تعداد میں دعوت ناموں کو نمٹانے کے لئے کسی اضافی افرادی طاقت کا استعمال کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

ھ) ای-صدارتی پیغام کا نظام (ای-پی ایم ایس): یہ ایک آن لائن ویب پر مبنی پلیٹ فارم ہے جو ایک بغیر کاغذ والے ماحول میں شہریوں کو مواصلات فراہم کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ یہ نظام لوگوں کو ڈیجیٹل ذرائع سے کچھ اہم مواقع کے لئے صدر جمہوریہ ہند سے پیغام حاصل کرنے کی غرض سے درخواستیں دینے کے لئے فراہم کیا گیا ہے۔ صدر جمہوریہ کے پیغام کی ساجھے داری ای میل کے ذریعے لوگوں کے ساتھ ایک ڈیجیٹل شکل (پی ڈی ایف فارمیٹ) میں کی جاتی ہے نیز دی گئی درخواستوں کے بارے میں اطلاعات ایس ایم ایس الرٹس کے ذریعے فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ نظام استعمال کنندہ کے لئے سازگار اور تفاعلی ہونے نیز اسی کے ساتھ ساتھ خدمات کی فراہمی میں تیز رفتار اور موثر رہنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔

و) ای-صدارتی کام کاج کا نظام (ای-پی ایف ایس): یہ ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جو اپنی موجودگی کے ذریعے کچھ تعلیمی، ثقافتی اور رسمی پروگراموں کو زینت بخشنے کے سلسلے میں صدر جمہوریہ کو درخواستیں دینے کے سلسلے میں شہریوں کو آسان رسائی فراہم کرنے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔ یہ نظام اضافی ساز وسامان یا انسانی وسائل کے استعمال کی ضرورت کے بغیر بڑی تعداد میں مختلف درخواستوں سے آسانی سے نمٹنے کا فائدہ فراہم کرتا ہے۔ اس نظام کو ای میل اور ایس ایم ایس الرٹس کے ذریعے نوٹی فیکیشن فراہم کرنے کی غرض سے مربوط کیا گیا ہے۔

یہ نظام بہت ہی کفایتی ہے اور ایک وسیع تر رسائی فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مذکورہ بالا ڈیجیٹل نظاموں کو ایسی دیگر مفید اور موثر ٹکنالوجیوں کے ساتھ بھی مربوط کر دیا گیا ہے جو ایک اسمارٹ سٹی کی خصوصیات کو منعکس کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر تمام وزیٹرس پاسز نیز مہمانوں کے ڈیجیٹل دعوت ناموں کو ان کی تمام نجی تفصیلات پر مشتمل بارکوڈ ٹکنالوجی کے ساتھ مربوط کر دیا گیا ہے جن تک سیکورٹی عملے کا کوئی بھی فرد بارکوڈ اسکینر کے ذریعے رسائی حاصل کر سکتا ہے، جس میں آسانی سے تصدیق کے لئے فوٹو فیچرس ہوتے ہیں۔ یہ بارکوڈ نظام ٹریفک کے موثر انتظام نیز پارکنگ کی سہولیات کے لئے گنجائش بھی فراہم کرتا ہے۔ ریڈیو فریکوئنسی شناخت (آر ایف آئی ڈی) ٹکنالوجی تمام صدارتی تحائف نیز ورثہ جاتی اثاثوں اور فنی اشیا کے انتظام کے لئے اثاثے کے انتظام کی ٹریکنگ کے اطلاعاتی نظام (اے ایم ٹی آئی ایس) کے تحت اختیار کی گئی ہے۔ آر ایف آئی ڈی ٹکنالوجی کو ان اسمارٹ شناختی کارڈوں کے ساتھ مزید مربوط کر دیا گیا ہے جو پریزیڈنٹس اسٹیٹ کے تمام باشندوں کو ان کے تحفظ اور سیکورٹی سے کوئی بھی سمجھوتہ کئے بغیر ان کے آسانی سے داخلے کے لئے جاری کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ آر ایف آئی ڈی ٹکنالوجی ان تمام افراد تک آسانی سے رسائی اور ان کی نگرانی کے لئے بھی استعمال کی جاتی ہے جو پریزیڈنٹس اسٹیٹ کے باشندے نہیں ہیں لیکن انہیں راشٹر پتی بھون ورک مین پاس نظام (آر بی ڈبلیو پی ایس) کے تحت کچھ تکنیکی کام کرنے کے لئے رسائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

راشٹر پتی بھون کے مختلف محکمے ای-آفس کا استعمال کر رہے ہیں جو نیشنل انفارمیٹکس سنٹر (این آئی سی) کا تیار کردہ ایک آن لائن ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے تاکہ زیادہ موثر اور شفاف اندرونی اور مابین سرکاری عمل کو

یقینی بنا کر حکمرانی میں مدد کی جائے۔ یہ اس بات کا اہتمام کرتا ہے کہ مختلف سرکاری دفاتر ایک آسان کردہ، جواب دہ، موثر اور شفاف انداز میں کام کریں۔ چوں کہ یہ ایک کھلا نظام ہے، اس لئے یہ مختلف سرکاری محکموں میں دہرائے جانے کے لائق ایک از سر نو قابل استعمال فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ ای-آفس پلیٹ فارم ای-فائل مینجمنٹ سسٹم، معلومات کے انتظام کا نظام، چھٹی کے انتظام کا نظام یا عملے کی معلومات کے انتظام کا نظام جیسی کثیر خصوصیات فراہم کرتا ہے جنہیں محکمے کی ضرورت کے مطابق مروج کیا جاسکتا ہے۔ آن لائن وزیٹرس درخواست اطلاعاتی نظام کو حاصل کردہ مواصلات کی

آسانی کے لئے صدر جمہوریہ کے سیکریٹریٹ میں ای-آفس کے ساتھ مربوط کردیا گیا ہے۔

آن لائن وزیٹرس درخواست اطلاعاتی نظام ایک ایک ڈیجیٹل پلیٹ فارم ہے جوزیادہ سیکورٹی کے لئے ٹیلی فون اطلاع دہی کی بجائے ڈیجیٹل طور سے سیکورٹی کنٹرول روم کوپیشگی اطلاع فراہم کرنے کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ یہ نظام عہدیداروں سے ان کے اندراج شدہ موبائل آلات کے ذریعے درخواستیں قبول کرنے کے لئے موزوں بھی ہے۔ یہ سیکورٹی سے کوئی سمجھوتہ کئے بغیر تیز رفتاراور موثر خدمات فراہم کرتا ہے۔

راشٹرپتی بھون کے تحت تمام اہم محکموں کو ایکسپریس وائی فائی خدمات کے ذریعے جوڑ دیا گیا ہے۔ اس اقدام کی مزید توسیع پوری پریزیڈنٹس اسٹیٹ کے لئے کردی گئی ہے۔ اس کا مقصد باشندوں کو وائرلیس انٹرنیٹ خدمات فراہم کرنا ہے تاکہ وہ تعلیم، صحتی دیکھ بھال، تفریح، بینکنگ وغیرہ سے متعلق معلومات تک رسائی حاصل کرسکیں۔ اس کے علاوہ راشٹرپتی بھون کے تمام عہدیداروں اور باشندوں کو راشٹرپتی بھون کے اسمارٹ چینج کارڈ جاری کئے گئے ہیں جو پریزیڈنٹس اسٹیٹ کے اندرفراہم کردہ تمام خدمات نیز آر بی دوپہیہ سائیکلوں تک رسائی کے لئے بغیرنقد رقم کے لین دین کا طریقہ فراہم کرتا ہے تاکہ سفرکرنے کے ماحولیات دوست طریقے اورصحت مندطرز زندگی کوفروغ دیا جائے۔

راشٹرپتی بھون پریزیڈنٹس اسٹیٹ کے باشندوں کے بچوں کے لئے اسمارٹ اسکولوں کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔ اس کا مقصد بارہویں کلاس کے طلبا کوکمپیوٹر ہنر اورمعلومات فراہم کرنے کے لئے انٹیل انڈیا کے ساتھ اشتراک عمل میں ڈاکٹر راجندر پرساد سروودیہ ودیالیہ کو ایک ڈیجیٹل معلومات مرکز میں تبدیل کرنا ہے۔ اس اقدام کی وجہ سے منقلب کرنے والے تعلیمی طریقے

سامنے آئے ہیں جن سے ملک کی تعمیر کے لئے معلوماتی تخلیق کار بننے کے سلسلے میں بچوں کو بااختیار بنانے میں مدد ملی ہے۔ اس کے علاوہ انٹیل نے بھی اساتذہ کوتربیت دینے کے سلسلے میں ایک سرگرم کردار بھی ادا کیا ہے تاکہ وہ ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کوموثر طور سے استعمال کرنے کے قابل بن سکیں۔ انٹیل نے اسکولوں میں الیکٹرونک ڈسپلے بورڈ شروع کرنے نیز تدریسی مقاصد کے لئے ٹیبلیٹس فراہم کرنے کے لحاظ سے بنیادی ڈھانچے کی بھی فراہمی کی ہے۔

راشٹرپتی بھون کا اسمارٹ سٹی تجرباتی پروجیکٹ بھی آئی بی ایم کے اشتراک عمل سے شروع کیا گیا ہے۔ یہ پروجیکٹ اس ٹاؤن شپ کی جی آئی ایس نقشہ سازی، اس کے کلیدی اثاثوں اور افادیتی نیٹ ورکوں پر مشتمل ہے۔ ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کے ذریعے پائیداری اور عملی کارکردگی میں اضافہ کرنے کے لئے توانائی، پانی، سیکورٹی اورفضلے کے انتظام جیسے کثیر اہم شعبوں کومربوط کیا جائے گا۔ پہلے ہی راشٹرپتی بھون اور پریزیڈنٹس اسٹیٹ میں بجلی کی تقسیم کی نگرانی ڈیجیٹل الیکٹریکل میٹروں کے ذریعے کی جاتی ہے۔ بجلی اور پانی وغیرہ جیسے اضافی وسائل کی کھپت کوموبائل پرمبنی اعداد وشمار جمع کرنے کے سافٹ ویئر کے ساتھ مربوط کردیا جائے گا جس سے کھپت کے روزمرہ طریقے نیزاس کی بل سازی جیسی تفصیلات فراہم ہوں گی۔ آئی بی ایم نے پہلے ہی کام کرنے کے علاقے کی نقشہ سازی شروع کردی ہے اورپیش رفت کے ابتدائی مرحلے میں ہے۔ اس پروجیکٹ پرعمل درآمد سے ڈیجیٹل ذرائع سے اثاثوں اوربنیادی ڈھانچے کے بہتراور موثر انتظام کے لئے وقت، توانائی اوروسائل کی بچت کرنے میں مدد ملے گی۔

فوائد

راشٹرپتی بھون میں شروع کردہ اسمارٹ سٹی اقدام کو پہلے ہی مثبت ردعمل ملنے لگا ہے جس کی وجہ سے وہ مختلف سادہ سے لیکن اختراعی ای حکمرانی نظام ہیں جو خدمات کی تیز رفتاراورموثر فراہمی کے لئے چلائے جارہے ہیں۔ اس اسمارٹ سٹی اقدام سے جوکلیدی فوائد فراہم ہوتے ہیں یا جنہیں یہ فروغ دیتا ہے، وہ حسب ذیل ہیں:

1) ایک براہ راست اور شفاف انداز میں راشٹرپتی بھون کے مختلف محکموں اورعوام کے درمیان کاغذ کے بغیر مواصلات۔

2) اس ٹاؤن شپ کا مجموعی طور سے موثر انتظام۔

3) ڈیجیٹل ٹکنالوجیوں کے استعمال سے ترقی کے سلسلے میں پائیدارنظریہ۔

4) وسائل کے زیادہ سے زیادہ انتظام سے انتظامی کارکردگی میں مجموعی طور سے اضافہ۔

5) لوگوں کوشہریوں سے سرگرم شہریوں میں بدلنا نیزشہریوں کے اطمینان کے اقدام کے لئے گنجائش۔

6) مالیے کا زیادہ سے زیادہ انتظام۔

7) شمولیت پرمبنی شرکت اورمسکن

8) فیصلہ سازی کے موثرعمل کے لئے زیادہ سے زیادہ عملی لچک داری اور بہت زیادہ ضابطوں کی نرم کاری کے ذریعے شہریوں کے لئے سازگار خدمات تک رسائی۔

☆☆☆

اے کے جین

اسمارٹ شہر کا نظریہ

میرے خیال میں آئی ٹی +آئی ٹی = آئی ٹی ہے ،اس کا مطلب ہے ہندستانی ٹیلنٹ اور انفارمیشن ٹکنالوجی برابر ہے انڈیا ٹومارو یعنی مستقبل کا ہندستان ۔ میرا عقیدہ ہے کہ ہندستان میں موجودہ ہنر انفارمیشن ٹکنالوجی کی مدد سے مستقبل کا ہندستان تعمیر کرے گا۔

۔وزیراعظم نریندرمودی

ہندستان ایسی راہ پر گامزن ہے جو اس کو بڑے پیمانے پر شہروں کی تعمیر کی طرف لے جاتی ہے۔ 3770 لاکھ کی آبادی 7936 شہروں اور قصبوں میں رہتی ہے۔ امید ہے کہ 2030 تک 6000 لاکھ لوگ شہروں میں رہنے لگیں گے اور 78 شہروں کو کل اوسط پیداوار میں شہروں کا 60 فی صد حصہ ہوتا ہے اور روزگار کے مواقع بے حد ابتر ہوتے ہیں جس کی وجہ سے پائیداری اور معیشت دونوں متاثر ہوتی ہیں۔ بے لگام ترقی کا خمیازہ شہروں کو بھگتنا پڑتا ہے۔

اس حقیقت کے برعکس کہ متعدد ہندستانی شہری بے حد غریب ہیں۔ یہاں پیداوار اور پیسہ پیدا کرنے کی

بے پناہ صلاحیت ہے۔ شہروں کی تعمیر، ہاؤسنگ، خدمات، سہولیات کی فراہمی اور تکنالوجی میں اختراع سے پیدا ہونے والے پیسے سے عوام کی طرز زندگی میں بہتری آئی۔ ایک اندازہ کے مطابق 2031 تک کل اوسط پیداوار کا 70 فی صد اور کل روزگار کا 70 فی صد شہروں سے دستیاب ہوگا۔

اسمارٹ شہر مشن: اسمارٹ شہر مشن کا آغاز وزیر اعظم نے 25 جون 2015 کو کیا ہے۔ اسمارٹ شہر کا مقصد اقتصادی ترقی میں تیزی لانا اور بلدیاتی ترقی اور تکنالوجی کے فروغ کے ذریعے لوگوں کی طرز زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ شہری ترقی کی وزارت کا اسمارٹ شہر مشن کا مقصد ایسے شہروں کو فروغ دینا ہے جو جہاں بنیادی ڈھانچے کی سہولیات دستیاب ہیں نہ جہاں لوگوں کا طرز زندگی بہتر ہے۔ ان شہروں میں صاف اور پائیدار ماحول اور داخلی ترقی کے لئے درکار سہولیات میسر ہیں۔

اسمارٹ شہر مشن کے اہم اجزا ہیں شہر کی بہتر تعمیر (تعمیر نو) شہر کی تجدید (دوبارہ ترقی) اور شہری کی توسیع (سبز علاقوں کی ترقی) کے علاوہ شہروں کے مابین ایسے نظام کی ضرورت ہے جس کے تحت مطلوبہ سہولیات دستیاب ہوں اور اسمارٹ شہروں کی ترقی کے کچھ نمونے درج ذیل ہیں:

☆تعمیر نو سے مراد ہے علاقوں میں موجود تعمیرات کو اسمارٹ، زیادہ مفید اور رہائشی سہولیات سے مزین کرنا۔ اس کے لئے 500 کیثر علاقہ کی نشاندہی شہریوں کی صلاح سے کی جائے گی۔

☆دوبارہ ترقی سے مراد ہے موجودہ مخدوش تعمیرات کو ایسی نئی تعمیرات سے تبدیل کرنا جن میں زمین کے کیثر جہتی استعمال کے ذریعہ زیادہ آبادی کے لئے زیادہ بنیادی ڈھانچہ سہولیات مہیا کرائی جائیں۔ اس دوبارہ ترقی کے لئے 50 ایکڑ سے زیادہ اراضی کی ضرورت ہوگی جس کی نشاندہی شہری بلدیاتی اداروں شہریوں کی صلاح سے کریں گے۔

☆سبز علاقوں کی ترقی سے مراد ہے ایک خالی علاقے میں جس کا رقبہ 250 ایکڑ سے زیادہ ہو، اختراعی منصوبہ بندی کے ذریعہ مالی اور نفاذی طریقوں کا استعمال کر کے (مثال کے طور پر لینڈ پولنگ/ آراضی کی تشکیل نو) رہائشی سہولیات فراہم کی جائیں، خصوصاً غریب لوگوں کے لئے تاکہ بڑھتی آبادی کی رہائش کا مسئلہ حل ہو سکے۔

☆شہروں کے مابین ترقی سے مراد ہے تکنالوجی انفارمیشن اور ڈاٹا کے ذریعے موجودہ بنیادی ڈھانچہ خدمات وسہولیات کو بہتر بنایا جائے۔ مثال کے طور پر ٹرانسپورٹ کے شعبے میں انٹلی جنٹ ٹریفک مینجمنٹ سسٹم کا استعمال کر کے سفر کے لئے درکار وقت میں تخفیف کی

akjain@gmail.com

جائے اورٹرانسپورٹ پر ہونے والے خرچ میں کمی کی جائے جس کا مثبت اثر پیداوار اور لوگوں کی طرز زندگی پر پڑے گا۔ دوسری مثال فضول پانی کی ری سائیکلنگ، اسمارٹ میٹر کی دستیابی اور پانی کا بہتر استحکام ہے۔

بہتر سہولیات کی وجہ سے شہروں میں ترقی کو مہمیز عطا ہوتی ہے۔ ایسے شہر جو منصوبہ بند طریقے پر بسائے گئے ہیں، جن میں بہتر اور پائیدار خدمات میسر ہیں، اس کو زیادہ شہروں سے جوڑا جائے گا ان میں اعلی معیار کی خدمات، تعمیرات، آٹومیشن اور بہتر طور پر مربوط خدمات، ٹرانسپورٹ سہولیات، قابل تجدید توانائی، شمسی توانائی کی سہولیات، نینو تکنالوجی اور لیتھوگرافی سہولیات فراہم کرائی جائیں گی۔ یہ ایک نئے نمونے، نئے ماحول، انسانی زندگی کو بہتر بنانے کا ایک خاکہ ہے۔

شہروں کو اسمارٹ بنانے کا عمل

شہر ایک ایسا پیچیدہ نظام ہے جس میں مختلف اداروں، محکموں اور تنظیموں کے کردار کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان اداروں کا انتظام اور ان پر عمل اتنا پیچیدہ ہوگیا ہے کہ ان کو روایتی طریقے سے نہیں چلایا جاسکتا۔ اس کی افادیت، خدمات اور کارکردگی میں اضافہ کے لئے نئے طریقہ، متبادل نظام اور جدید تکنالوجی ضرورت ہوتی ہے۔ انفارمیشن تکنالوجی کے استعمال سے شہروں کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ بھی کیا جاسکتا ہے اور عوام کی زندگی کو زیادہ آرام دہ، پائیدار اور صحت مند بنایا جاسکتا ہے۔

اسمارٹ شہر میں انفارمیشن اور کمیونی کیشن تکنالوجی (آئی سی ٹی) کی مدد سے اختراع سیکھنے کی صلاحیت و عمل، معلومات اور تخلیقی طریقہ کار میں مہمیز کے ساتھ شہر کی معیشت اور پیداوار کو بھی بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ اسمارٹ شہروں میں انفارمیشن تکنالوجی اور آٹومیشن کے ذریعہ شہری خدمات کی فراہمی، توانائی کے انتظام کی غرض سے اسمارٹ گرڈ کے استعمال، فعال اور بہتر ٹرانسپورٹ نظام (آئی ٹی آئی) اور بھیڑ کو کم کرنے اور ٹریفک جام سے نمٹنے کے لئے ٹریفک کے اسمارٹ طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ وائرلیس آلات، ڈاٹا مراکز پر مشتمل ڈیجیٹل بنیادی ڈھانچے کے ساتھ مفید مشوروں کے ذریعے حکومت زیادہ موثر اور مفید خدمات فراہم کرتی ہے۔ کاربن کے کم اخراج کا خیال رکھتے ہوئے شہریوں کے لئے زیادہ خوشگوار ماحول تیار کرکے ان کی طرز زندگی کو سنوارنے کا کام کرتی ہے۔ حکومت ان مقاصد کے حصول کے لئے جدید بنیادی ڈھانچہ اور خدمات مہیا کراتی ہے۔

تکنالوجی کے فروغ سے جگہ، توانائی اور وقت میں کئی گنا اضافہ ہوگیا ہے۔ مائیکرو چپس، مائیکرو کمپیوٹر میں مائیکرو میوزم نینو تکنالوجی وغیرہ کے استعمال سے شہری خدمات میں بے پناہ فائدہ ہوسکتا ہے۔ توانائی کی نئی شکلوں، توانائی کی تجدید اور ری سائیکلنگ کا شہری خدمات کے شعبے میں اہم رول ہے۔ نیٹ ورک، سائبر اسپیس اور ای ٹوپیا کے استعمال نے اندر باہر، نجی سرکاری، یہاں اور وہاں، شہر اور ملک' گزشتہ اور آنے والے کل کے درمیان سرحدوں کی تمیز ختم کردی ہے۔ دنیا پر آج کل اطلاعات کی آن لائن منتقلی، روابط کے ساتھ فعال نیٹ ورکس اور فلوٹنگ لوڈس کا راج ہے۔

آئی سی ٹی پر مبنی بنیادی ڈھانچہ خدمات

ایک اسمارٹ شہر میں اسمارٹ اور فعال نیٹ ورک کے ذریعہ پانی، صفائی، گندے پانی کی نکاسی، ٹھوس فضلے، اشیا کے انتظام، نکاسی کے نظام، توانائی، ٹرانسپورٹ خدمات کی فراہمی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اسمارٹ شہر میں جدید سائبر نظام والے بہتر کمپیوٹر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ شہر کے اندر متعدد عمارتیں ہوتی ہیں، اس لئے ایک اسمارٹ شہر میں ان عمارتوں کو بھی اسمارٹ اور ماحول دوست ہونا چاہئے۔ اختراعی طریقوں اور موجودہ ذرائع کی تجدید سے بجلی کی کھپت کم کی جاسکتی ہے۔ اہم نظاموں کو ایک ہی نیٹ ورک سے جوڑنے سے دستیاب جگہ کا بہتر استعمال کیا جاسکتا ہے اور خالی پڑی یا کم استعمال میں آئی جگہ کا بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ آئی سی ٹی کی مدد سے عوام اور حکومت کے درمیان بہتر تال میل قائم کیا جاسکتا ہے اور علاقائی ترقی کے لئے تیار کئے گئے پروگراموں اور منصوبوں پر عوام سے مشورے طلب کئے جاسکتے ہیں۔ اسمارٹ شہر کے نظریے میں مندرجہ ذیل اجزا شامل ہیں۔

1۔ **اسمارٹ توانائی**: شہروں میں بجلی کی طلب میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے اور بجلی کی پیداوار موجودہ کاربن کے ایک چوتھائی اخراج کی ذمہ دار ہے۔ جہاں بجلی کی طلب میں تخفیف کی ضرورت ہے، وہیں بجلی نظام کو بھی بہتر سے بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ بجلی کمپنیاں جب ہی کامیاب مانی جائیں گی جب وہ اپنے نیٹ ورک کو بہتر بنائیں گی، پیداوار میں اضافہ کریں گی اور صارفین کو زیادہ متحرک بنائیں گی۔ وہ گرڈ کی صلاحیت میں اضافہ کے ساتھ صارفین کو زیادہ متحرک بنائیں گی تاکہ وہ اسمارٹ میٹروں اور متعلقہ بجلی کے آلات اور ویب پورٹلوں میں سدھار کرکے بجلی کی کھپت کو کم کرسکیں۔ گرڈ کی کارکردگی کو بہتر بنانے، قابل تجدید توانائی کو گرڈ تک پہنچانے اور توانائی کو ذخیرہ کرنے کے لئے مفید تکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بہتر توانائی کا نظام نصب کرنے سے توانائی کی کافی بچت ہوجاتی ہے، خرابی کو پیشگی جانچنے، اس

ٹیبل -1 میں شہروں کی صورت حال

سال	2011	2031
آبادی	1210	1440ملین
شہری آبادی	377ملین	600ملین
شہر اور قصبے	7936	----
دس لاکھ سے زائد آبادی والا شہر	53	78
رہائش کی کمی	18.76ملین اکائیاں	30 تا 40 ملین اکائیاں
مسلم آبادی	95ملین	150 سے 200 ملین

ذریعہ: ہندستان کی مردم شماری 2011 اور میکنزی رپورٹ 2010

کا پتہ لگانے اور اس کا جلد سد باب کرنے میں مدد ملتی ہے نیز بجلی سے چلنے والی گاڑیوں اور قابل تجدید ذرائع سے موصول توانائی کے درمیان ربط قائم کرتی ہے۔ اسمارٹ توانائی سے مراد ایسی توانائی کا ایسا نظام ہے جو مربوط اور قابل پیائش ہو اور جو تجارتی اداروں اور گھریلو صارفین کو بجلی اور قابل تجدید توانائی دونوں تقسیم فراہم کرسکتے ہیں۔ ایک اسمارٹ توانائی نظام میں سنسر اور کنٹرولر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ دونوں طرف رابطہ میں رہتا ہے تاکہ ہمیں اور نیٹ ورک میں توانائی کی موجودگی وغیرہ جیسی معلومات کا لین دین کرسکے۔ اس میں اینالیٹکس اور آٹومیشن کا استعمال کیا جاتا ہے جس سے ڈاٹا اور وسائل کا بہتر استعمال ہوسکے۔

اسمارٹ گرڈ میں حملوں اور قدرتی آفات سے محفوظ رہنے کی بھی صلاحیت ہوتی ہے۔ ایک جدید گرڈ پہلے سے جانچ لیتا ہے، ان کا پتہ لگا تا ہے اور جلد ان کا حل نکال لیتا ہے جس سے بڑے علاقہ میں بجلی گل ہونے کے امکانات بالکل صفر ہو جاتے ہیں اور قیمت میں بھی کمی آتی ہے۔ بہتر معلومات سے صارفین بجلی کا بہتر اور مفید استعمال کرسکتے ہیں۔ شمسی اور ہوائی توانائی جیسے قابل تجدید توانائی ذرائع سے آنے والی توانائی کو گرڈ تک پہنچانے سے ماحول پر پڑنے والے اثر کو کم کیا جاسکتا ہے اور شہریوں کو توانائی کے معاملے میں زیادہ مختار بنایا جاسکتا ہے۔

2۔ اسمارٹ خدمات سے مراد ہے اعلیٰ کوالٹی کی پانی کی سپلائی، نکاسی، گندے پانی کی نکاسی، گلیوں اور کوڑے کا اچھا انتظام جس سے بڑھتی ہوئی آبادی مستفید ہوسکے۔

پانی کی سپلائی کے لئے ایس سی اے ایس اے نظام کے استعمال سے کارکردگی اور شفافیت دونوں میں بہتری آتی ہے۔ کوڑے کچرے اور دیگر سہولیات کے انتظام کے لئے بھی اس طرح کی مفید تکنالوجی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ آئی سی ٹی پر مبنی تین طرح کے کوڑے دانوں کے استعمال سے صورت حال بہتر ہوسکتی ہے۔ ان کوڑے دانوں میں ایک کچرے کے لئے دو سواری سائیکل ہونے والی چیزوں کے لئے اور تیسرا کھاد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ سیٹلائٹ کی مدد سے پارکوں اور لان کی مائیکرو آبپاشی نظام نصب کرکے پانی کی کھپت کو کم کیا جاسکتا ہے۔

ٹیبل 2۔ اسمارٹ شہر کو درکار اہم خدمات

	اہم خدمات	تفصیلات
1	توانائی	☆بجلی نیٹ ورک اسمارٹ گرڈ ☆اسمارٹ میٹر اور بہتر عمارتیں ☆ قابل تجدید توانائی گرڈ ☆ بجلی سے چلنے والی گاڑیاں ☆ پاور کی جانچ ☆ توانائی کی بچت، افادیت اور نگرانی ☆ بایونک کنٹرول ☆انٹلی جنٹ انتظام/ دیکھ ریکھ ایم آئی ایس
2	عوامی سہولیات	☆پانی اور نکاسی کے بہتر نیٹ ورک جس میں کم سے کم زیاں اور لیکیج ہو۔ ☆انٹلی جنٹ میٹر، بلنگ اور ادائیگی کا مقام ☆کوڑے کچرے کا انتظام ☆ مفت پانی کے زیاں کو ختم کرنا ☆نان انوائرنمنٹ تکنیک کے ذریعے لیکیج کا پتہ لگانا جس میں نیٹ ورک ☆اور والز میں پانی کا مناسب پریشر رکھا جاتا ہے جس سے توانائی کی بچت ہوتی ہے۔
3	اسمارٹ نقل وحمل	☆سیمولیشن ماڈلنگ ☆اسمارٹ کارڈ ☆اسمارٹ سگنل، ٹریفک کنٹرولر، قابل تبدیلی اشارے، موبائل پر مبنی ٹائم ☆ میپ اور راستے اور راستے ڈھونڈنے کا نظام۔ ☆ آئی سی ٹی پر مبنی ٹریفک کنٹرول ☆ تحفظ، سلامتی، حادثات کی نگرانی اور فارینسک تجزیہ ☆بنیادی دیکھ بھال میں ربط ☆ دیکھ ریکھ، ایم آئی ایس اور انتظام
4	انٹلی جنٹ کمیونٹی فریم ورک	☆انٹلی جنٹ کمیونٹی منصوبہ بندی کے لئے ہدایات ☆تعلیم اور صحت کے لئے بنیادی ڈھانچہ ☆اراضی کا کثیر المقاصد استعمال، مربوط اور اسمارٹ پڑوس۔
5	اسمارٹ اور سبز عمارتیں	☆مربوط ماحولیاتی اقدامات ☆اسمارٹ عمارتیں ☆عمارتوں کی معلومات کا انتظام ☆شہری ایڈمنسٹریشن مرکز ☆ماحولیاتی انتظام ☆تکنالوجی اور اختراع مرکز
6	ٹیلی کام نیٹ ورک، عوامی مفاد اور حکمرانی	☆اراضی کی معلومات کے لئے نظام، ڈیجیٹل نقشے، ایس ڈی آئی، ☆جیو پورٹل۔ ☆جی آئی ایس پر مبنی جائیداد کے ریکارڈ، نقشے اور منتقلیاں ☆ عمارتوں کے نقشوں کی آن لائن منظوری ☆وسیع براڈ بینڈ کی ترقی ☆ گھروں میں آٹومیشن اور انٹرنیٹ سہولیات ☆ آئی سی ٹی کی سہولیات و تربیت ☆ چھوٹے کاروباری کے لئے تجارتی مراکز ☆عوامی سلامتی نظام اور سلامتی کے لئے نیٹ ورک پورٹل ☆ ڈیجیٹل تجارتی مراکز، آٹومیٹڈ میسیجنگ ایس ایم ایس ☆ مربوط بلنگ ☆ گلیوں میں بہتر ماحول دوست انتظامات ☆ تجارت اور خوردہ بازاری کے لئے الیکٹرانک مراکز ☆ جیو پورٹل، موبائل/ ای حکمرانی

3۔اسمارٹ نقل و حرکت: بہتر اور فعال ٹرانسپورٹ کے طور پر لامحدود محفوظ، بہتر کارکردگی والا اور موثر عوامی ٹرانسپورٹ نظام مہیا کرایا جاسکتا ہے۔ ٹرانسپورٹ کے بنیادی ڈھانچے اور خدمات کی فراہمی کے لئے بھی انفارمیشن تکنالوجی کے استعمال سے بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔مثلاً ٹیکسی، آٹو، اشیا کی نقل وحمل کے لئے گاڑیوں، ٹریفک اشاروں کا نظام اور پارکنگ وغیرہ کی سہولیات۔

4۔انٹلی جنٹ کمیونٹی فریم ورک: صحت، تعلیم، تفریح اور دیگر عوامی خدمات کی توانائی اور ماحولیاتی ڈیزائن کے اعلی ترین لیڈرشپ (لیڈس) ضوابط کے توسط سے منصوبہ بندی کی جانی چاہئے جس سے توانائی، مواد اور اخراج میں تخفیف ہوگی۔ پڑوس میں بہتر کارکردگی والا بنیادی ڈھانچہ، پانی، توانائی اور قدرتی وسائل کے تحفظ کی دستیابی سے آس پاس اچھا ماحول تیار ہوگا۔

5۔اسمارٹ اور سبز پڑوس وعمارتیں: ان چیزوں کی دستیابی سے کاربن کے اخراج میں 30فی صد تک کمی کے ساتھ بجلی کے کم خرچ سے بہتر اور آرام دہ سہولیات بہم پہنچائی جاسکتی ہیں۔شہر اور عمارتیں آرام دہ، سبز اور مفید ہی نہ ہوں بلکہ انٹلی جنٹ اور مربوط بھی ہوں۔ کھڑکیوں میں بہتر انسولیسن سے تھرمل اثر کو بڑھا جاسکتا ہے جس کے لئے موجودہ کھڑکیوں میں شیشوں کو اس کے مطابق بنایا جاسکتا ہے۔ سینسر سے چلنے والے فوٹو والٹائک سیل اور اسمارٹ گلاس تکنالوجی سے ایئرکنڈیشن اور توانائی کی بچت ہوگی۔

6۔آئی سی ٹی پر مبنی عوامی خدمات: آئی سی ٹی کے استعمال سے روابط کے قیام اور ای حکمرانی میں مدد ملتی ہے جس سے مختلف بلدیاتی محکموں، شہریوں اور متعلقہ افراد کے مابین معلومات کا تبادلہ کیا جاسکتا ہے۔

7۔ماحولیاتی راہ: اسمارٹ شہر میں ماحولیاتی پائیدار امن کے لئے راہ ہموار ہوتی ہے۔ یہ قدرتی وسائل (زمین، فصل، ہوا اور پانی) کے تحفظ، توانائی کے بہتر استعمال، کوڑے کچرے کے انتظام کاربن کے کم اخراج، نقل وحمل اور ماحولیاتی انتظام کے لئے ضروری ہے۔اہم خدمات جو کسی اسمارٹ شہر کی ضروریات تصور کی جاتی ہیں، مندرجہ ذیل ٹیبل میں دکھائی گئی ہیں۔

ای۔حکمرانی: میرا ماننا ہے کہ ای حکمرانی کا ایک سہل، کفایتی اور موثر طریقہ ہے۔ ای حکمرانی بہتر حکمرانی کا ایک اہم جز ہے جو پائیدار ترقی کی ضامن ہے: وزیر اعظم

کسی بھی شہر تقریبا 100 ایسی خدمات ہوتی ہے جن کا عوام سے ربط رہتا ہے اور جو بلدیاتی حکمرانوں سے جڑی ہوتی ہیں۔ان میں مختلف قسم کی انکوائری رجسٹریشن، فارم جمع کرنا، رقم کی ادائیگی اور شکایات وغیرہ جیسی خدمات شامل ہیں۔ ان خدمات میں شہریوں کا اچھا خاصا وقت کارگر ثابت ہوا ہے اور بلدیاتی اداروں اور کارپوریشنوں میں اس کے اطلاق سے ایک خاموش انقلاب برپا کردیا ہے جس سے ضابطوں، طبقوں اور جنس کی تفریق کو بالکل ختم کردیا ہے۔ جی آئی ایس کی مدد سے کوئی بھی شخص موبائل سے فوٹو کھینچ کر ایس ایم ایس کے ذریعہ انتظامیہ کو بھیج سکتا ہے۔ ڈیش بورڈ کے ذریعہ شکایات کی وصولی اور ان کا ازالہ کیا جاتا ہے اور اگر اس پر بھی سنوائی نہیں ہوئی تو اعلی حکام سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔

تصویر ایک۔ای حکمرانی کے سہولیات بیشتر ہر فرد کے لئے وضع کی گئی ہیں۔ ویب اور موبائل کے ذریعے مربوط خدمات مہیا کرانے کے لئے آئی سی ٹی کا استعمال ای حکمرانی میں ایک انقلاب لاسکتا ہے۔

ممبئی 60 سطحوں پر جی آئی ایس میپنگ کی سہولیات فراہم کی گئی ہیں جن میں جیوا یفرنس ہے۔ یہ مذکورہ پہل ہیں۔

☆ شکایات کے ازالے کا پلیٹ فارم
☆ ٹاؤن منصوبہ بندی کی منظوری اور لائسنس
☆ پانی اور جائیداد کے ٹیکس کا انتظام
☆ عوامی تعمیرات سے متعلق تخمینے اور ادائیگی
☆ چنگی کا انتظام
☆ پیدائش اور وفات کے سرٹی فیکیٹ
☆ آراضی خدمات اور سلم سروے
☆ جی آئی ایس پر مبنی وسیع ڈاٹا کے لئے بنیادی ڈھانچہ

راج کوٹ میونسپل کارپوریشن نے بہت سے شہری خدمات کو موبائل سے جوڑ دیا ہے۔ایم حکمرانی کے طور پر کی جانے والی اس سہولت کو آر آئی ٹی ای پروجیکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے جس کا مطلب ہے ریسپونسیو انٹلی جنٹ ٹرانسپیرنٹ اور ایفکٹیو۔

ڈیجیٹل نظام کی وجہ سے شہری علاقوں میں سماجی روابط میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ سفر کے لئے اسمارٹ کارڈ کے استعمال سے عوامی ٹرانسپورٹ کے ذریعہ فاصلہ لامحدود ہوگئے ہیں' لوگوں سے ملنا جلنا آسان ہوگیا ہے اور ادائیگی میں سہولت ہوگئی ہے۔ علاقائی دفاتر' بینکوں اور سرکاری دفاتر میں عوامی خدمات کے لئے چکر لگانے کی ضرورت نہیں رہی۔ ڈیجیٹل انقلاب سے جدید اور ماحول دوست طریقے' خیال ٹاؤن ہال' سلامتی' ٹریفک کی صورت حال' جائیداد کا رجسٹریشن' ٹیکس کی ادائیگی وغیرہ بہت آسان ہوگئی ہے۔شہری تقریباً ہر خدمت کے حصول کے لئے اسمارٹ چپس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ جس سے ان خدمات کا حصول سہل بنایا جاسکتا ہے۔ان کی وجہ سے خامی کی نشاندہی اور اس کا ازالہ دونوں کئے جاسکتے ہیں۔آج کا زمانہ ماڈرن اور جدید ہے جس میں اسمارٹ چپس شہری زندگی کی رگ وپے میں داخل ہوچکے ہیں۔

تحفظ اور سلامتی ہندستانی شہروں کے دو اہم مسائل ہیں جن کے لئے مختلف سطحوں پر محکمے اور خدماتی ایجنسیاں مصروف کار ہیں۔ لوگوں کو اکثر علاقائی حدود اور اختیارات کے پیش نظر ایک محکمے سے دوسرے محکمے میں چکر لگانے پڑتے ہیں۔ اس کے لئے شہریوں کو ایک مربوط عمل کے ذریعے ایمرجنسی سہولیات' سلامتی مراکز وغیرہ ایک ہی جگہ دستیاب کرائے جاسکتے ہیں تاکہ ان کو فوری راحت مل سکے۔ ڈیجیٹل تکنالوجی اور نیٹ ورک کی سہولت سے ایک مشترکہ کمانڈ اور انفارمیشن پلیٹ فارم مہیا کرایا جاسکتا ہے جہاں شہریوں کو قدرتی اور خود آدمی کی پیدا کی ہوئی آفات سے نمٹنے کے لئے جرائم اور حادثات' پولیس' آتش زنی' طبی اور ٹریفک و دیگر مطلوبہ خدمات کا حل مل سکے۔خطرات اور آفات سے نبرد آزما ہونے کے لئے تیز رفتاری' مضبوطی' بے کار اور فضول چیزوں سے چھٹکارا' وسائل کی دستیابی' صحت اور بازیابی ایسے عوامل ہیں جن کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہندستان میں اسمارٹ شہر کو نادار‘ خواتین‘ بچوں وغیرہ کی سماجی ضروریات کو پورا کرنا چاہئے۔ان کو علاقائی ثقافت اور ماحول کے مطابق ہونا چاہئے۔ بین الاقوامی اسٹائل سے زیادہ اہم ہے کہ ان شہریوں میں سبز عمارتوں‘ عوامی مقامات‘ بنیادی صحت اور تعلیم کی سہولیات‘ ہر طبقے کے لئے رہائشی سہولیات‘ عوامی ترسیل‘ پانی کی فراہمی‘ نکاسی کا نظام‘ عوامی بیت الخلا‘ قابل تجدید توانائی اور کوڑے کچرے کے انتظام کی سہولیات میسر ہوں۔ایک اسمارٹ شہر میں روزگار‘ رہائش‘ آسائش

(جی یو ڈی سی او ایل) اور انفرا اسٹرکچر لیزنگ اینڈ فائینشنل سروسز (آئی ایل ایف ایس) نے ایک اشتراکی کمپنی گجرات انٹرنیشنل فائنانس ٹیک سٹی کمپنی لمیٹڈ (جی آئی ایف ٹی) قائم کی ہے۔اس پروجیکٹ کی تخمینہ لاگت 70000 کروڑ روپے ہے۔ یہ عالمی پیمانے کا ایک مثالی اسمارٹ شہر ثابت ہوگا جس کا بلٹ اپ رقبہ 85000000 مربع فٹ (7900000 مربع میٹر) ہوگا اور جس میں جدید ترین کنٹی ویٹی‘ مواصلات‘ تکنالوجی‘ سلامتی اور دیگر خدمات مہیا ہوں گی۔امید ہے کہ یہ مثالی اسمارٹ شہر ہوگا۔اس میں محفوظ اور صاف آب ہوا‘ توانائی کے کم خرچ کی وجہ سے بہتر ماحول‘ اسمارٹ توانائی گرڈ‘ پائپ گیس اور فعال انٹرنیٹ سہولیات کے ساتھ ڈسٹرکٹ کولنگ نظام‘ نیومیٹک ویسٹ مینیجمن اور انٹلی جنٹس بایوٹک نظام کی سہولیات اہم پہنچائی جائیں گی۔ ری سائیکلنگ اور کوڑے کچرے میں کمی کی وجہ سے قدرتی ماحول محفوظ رہے گا۔اس شہر کی منصوبہ بندی ایسٹ چائنا آرکیٹیکچرل ڈیزائن اینڈ ریسرچ انسٹی (ای ایل اسے ڈی آر آئی) اور فیئر ووڈ کنسلٹنٹس نے کی ہے۔

تصویر 3.جی آر ایف ٹی اسمارٹ شہر گاندھی نگر کی منصوبہ بندی بین اقوامی کارپوریٹ فائنانشیل ڈسٹرکٹ کے طور پر کی گئی ہے۔اس کا مقابلہ ممبئی سے ہے۔البتہ اس میں علاقائی شناخت‘ اور غیر روایتی شعبے کے لئے رہائشی و دیگر مقامات میں کی ہے۔

متعدد نوعیت کے ٹرانسپورٹ‘ ذرائع پر مبنی ایک مشترکہ نظام (وغیرہ MRTS/LRTS/BRTS) شہر کو احمد آباد ہوائی گاندھی نگر اور دیگر شہروں سے جوڑتا ہے۔سرکاری ٹرانسپورٹ میں 10.90 فی صد کے تناسب سے واک ٹو طریقہ پر یہ کام کیا گیا ہے۔بس ریپڈ نظام (بی آر ٹی) کے علاوہ میٹرو اور چلنے والے نجی ٹرانسپورٹ نظام شہروں کو آپس جوڑے رکھیں گے۔☆

خواتین واطفال کے لئے وضع کی گئی اسکیموں کے کام کاج اور نگرانی میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا استعمال

☆ مرکزی وزیر برائے ترقی خواتین واطفال محترمہ مینکا سنجے گاندھی نے لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ خواتین واطفال کی ترقی کی وزارت نے اپنی مختلف اسکیموں کی نگرانی اور کام کاج کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال کی تجویز پیش کی ہے۔اس کے ساتھ ایک تجویز یہ بھی ہے کہ عالمی بینک کی امداد سے دوبارہ تیار کئے گئے سسٹم اسٹیرنگ تھنگ اینڈ نیوٹریشن امپورمنٹ پروجیکٹ (آئی ایس ایس این آئی پی) کے تحت بہبود اطفال سے متعلق انٹیگریٹیڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ سروسز انفارمیشن اینڈ ٹیکنالوجی سے لیس ایک ریئل ٹائم مونیٹرنگ سسٹم (آئی سی ٹی - آر ٹی ایم) مرحلہ وار طور سے وضع کیا جائے گا۔

واضح ہو کہ ترقی خواتین واطفال کی وزارت خواتین واطفال کی مجموعی ترقی کے لئے پانچ سال اور سالانہ منصوبے کی ترجیحات کے مطابق خواتین واطفال کی ترقی کیلئے پالیسیاں اور منصوبے کرتی رہی ہے۔یہ وزارت خواتین اور بچوں کیلئے پالیسیاں‘ منصوبے عمل‘ قانون سازی‘ پروگرام اور اسکیمیں وضع کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر ریاستی سرکاروں/مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی سرکاروں اور رضا کار تنظیموں کی مدد سے ان پر عمل درآمد کر رہی ہے۔

کچن گارڈننگ کی حوصلہ افزائی

☆ زراعت کے وزیر مملکت جناب موہن بھائی کلیان جی بھائی کندریا نے راجیہ سبھا میں بتایا کہ باغبانی فصلوں کی ویلیو چین میں فصلوں کی پیداوار اور صلاحیت کو بہتر بنانے کیلئے باغبانی کے مربوط فروغ کے مشن (ایم آئی ڈی ایچ) کے تحت مختلف پروگراموں جیسے ہائی برڈ بیج‘ پودھ کاری کے لئے معیاری سامان کی پیداواری‘ مربوط غذائی انتظام کا فروغ اور کیڑوں سے فصلوں کے تحفظ کا مربوط انتظام‘ چھوٹی آبپاشی‘ محفوظ کاشتکاری‘ آرگنیک فارمنگ اور فصلوں کی کٹائی کے بعد انتظام وغیرہ کیلئے کاشتکاروں کو تعاون فراہم کیا جا رہا ہے۔2011-12 میں شروع کی گئی راشٹریہ کرشی وکاس یوجنا (آر کے وی وائی) کے تحت شہری علاقوں میں سبزیوں کی پہل اسکیم (وی آئی یو سی) کے ذریعہ شہری اور نیم شہری علاقوں میں کچن گارڈننگ اور آرگینک فارمنگ کی حوصلہ افزائی شروع کی۔اس اسکیم کے تحت شہروں میں رہنے والے افراد کیلئے آرگنیک فارمنگ اور سبزیوں کی کاشت کے فروغ کیلئے وسیع تربیتی پروگرام بھی کئے گئے ہیں۔

نیشنل اسپاٹ ایکسچینج لمیٹڈ اور فائنانشیل ٹیکنالوجیز انڈیا لمیٹڈ کا انضمام

☆ کارپوریٹ امور کے مرکزی وزیر جناب ارون جیٹلی نے لوک سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں بتایا کہ سرکار نے نیشنل اسپاٹ ایکسچینج لمیٹڈ (این ایس ای ایل) کے فائنانشیل ٹیکنالوجیز انڈیا لمیٹڈ (ایف ٹی آئی ایل) کے ساتھ انضمام کیلئے کمپنیز ایکٹ-1956 کی دفعہ-396 کے تحت 21/اکتوبر 2014 کو ایک حکم نامہ جاری کیا تھا۔دریں اثنا ایف ٹی آئی ایل نے بامبے ہائی کورٹ میں حکومت ہند/وزارت برائے کارپوریٹ امور کے خلاف کمپنیز ایکٹ-1956 کی دفعہ 396 کے آئینی جواز کو چیلنج کرتے ہوئے ایک درخواست داخل کی تھی جس میں اس حکم نامے کو خارج کئے جانے کی گزارش کی گئی تھی۔سر دست یہ معاملہ عدالت عالیہ کے زیر سماعت ہے۔

☆☆☆

كلا سيتھا رمن سری دھر

آئی سی ٹی:

ہندستانی شہروں میں صفائی ستھرائی اورٹھوس فضلے کے انتظام کوبہتر بنانے کا ذریعہ

آئی سی ٹی صفائی ستھرائی اورٹھوس فضلے سے متعلق مستقل مسائل حل کرنے کے لئے صرف ایک ذریعہ ہے ایک متبادل نہیں ہے۔ مستقل مسائل کا تعلق شہریوں کے رویہ جاتی نظریے سے ہے جسے کھلے میں رفع حاجت کرنے یا سڑکوں پر کوڑا پھینکنے کے منفی نتائج کے بارے میں زیادہ سے زیادہ تعلیم دے کر بدلنے کی ضرورت ہے۔

صفائی ستھرائی اورٹھوس فضلے کا انتظام ایسی بنیادی عوامی خدمات ہیں جن تک ہرایک شہری کوصحت اور حفظان صحت نیز رہن سہن کے ایک اچھے معیار کو یقینی بنانے کے لئے رسائی حاصل ہونی چاہئے۔ صفائی ستھرائی کا تعلق یہاں بیت الخلا کی سہولیات سے ہے جب کہ ٹھوس فضلے کے انتظام کا تعلق ٹھوس فضلہ اکٹھا کرنے اور اس کوٹھکانے لگانے سے ہے۔ صاف اور فضلے سے پاک ہونے کے طور پر ایک شہر کی شبیہ سے صنعت کاروں کے ذریعے کاروبار کرنے نیز رہائش کے سلسلے میں مستقبل کے باشندوں کے لئے اس کے پسندیدہ ہونے پر اثر پڑتا ہے۔

ہندستان کی مردم شماری 2011 کے مطابق صفائی ستھرائی تک رسائی شہری علاقوں میں بہت زیادہ ناکافی ہے۔ شہری غریب (گندی بستی) کنبوں میں سے 19 فی صد کنبے کھلے میں رفع حاجت کرتے ہیں۔ 42 فی صد کنبے فلش نظام والے بیت الخلا کے حامل نہیں ہیں۔ اس کی وجہ سے شہری علاقوں پر کافی عوامی صحتی اور ماحولیاتی اخراجات عائد ہوتے ہیں جو ملک کی 60 فی صد سے زیادہ جی ڈی پی کا تعاون کرتے ہیں۔ خراب صفائی ستھرائی کے اثرات شہری غریبوں (کل شہری آبادی کا 22 فی صد حصہ) خواتین، بچوں اور بزرگوں کے لئے خاص طور سے اہم ہیں۔ ہندستان کی قومی شہری صفائی ستھرائی پالیسی کے مطابق شہری علاقوں میں 14 سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے خراب صفائی ستھرائی کی وجہ سے ہونے والی بیماریوں کے نتیجے میں ہونے والا خسارہ 2001 کی قیمتوں کے حساب سے 500 کروڑ روپے کے برابر ہوتا ہے۔ مزید برآں بغیر صاف کیا ہوا گھریلو/ میونسپل بیکار پانی خارج کرنے کے نتیجے میں ہندستان بھر میں 75 فی صد سطحی پانی آلودہ ہوجاتا ہے۔ ملینم ترقیاتی نشانے (ایم ڈی جی) دستخط کنندہ ملکوں پر یہ بات عائد کرتے ہیں کہ وہ 2015 تک کم سے کم آدھی شہری آبادی اور 2025 تک سوفی صد آبادی کو بہتر صفائی ستھرائی تک رسائی فراہم کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر بہتر صفائی ستھرائی والے کنبوں کا بھی احاطہ کیا جائے اور عوامی مقامات پر صفائی ستھرائی کی مناسب سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ شہروں کو کھلے میں رفع حاجت کرنے سے پاک بنایا جائے۔

حکومت کے ذریعے اسمارٹ شہروں کے بارے میں تصوراتی بیان میں ٹھوس فضلے کے انتظام کو توضیح ''ٹھوس فضلے کی پیداوار، روک تھام، زمرہ بندی، نگرانی، عمل، نقل وحمل، ازسرنو استعمال اور نپٹارے'' کے طور پر کی گئی ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ وہ شہر جو صاف نہیں ہیں، ایک اسمارٹ خصوصیت کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں۔ دوسری طرف وہ شہر جو صاف ہیں، اسمارٹ سمجھتے جاتے ہیں۔

ہندستان میں میونسپلٹیاں فضلہ اکٹھا کرنے، صفائی کرنے، ذخیرہ کرنے، منتقل کرنے، عمل کرنے اور حتمی طور سے ٹھکانے لگانے کے لئے ذمہ دار ہیں۔ این آئی یو اے (2015) کے ذریعے ایک مطالعے میں کہا گیا ہے کہ ہندستان میں شہری علاقے روزانہ 100,000 ایم ٹی سے زیادہ فضلہ پیدا کرتے ہیں جس میں سے ممبئی کا حصہ 7000 ایم ٹی ہے اور بنگلور کا حصہ 5000 ایم ٹی ہے۔ گو شہری ترقی کی وزارت نے ٹھوس فضلے کے انتظام اور نپٹارے سے متعلق متعدد قواعد وضوابط لازمی دیئے ہیں

مضمون نگار بنگلور میں واقع انسٹی ٹیوٹ فار سوشل اینڈ اکونومک چیلنج شہری امور کی تحقیق کے مرکز میں پروفیسر ہیں۔

لیکن بیشتر شہروں اور قصبات کو ان قواعد وضوابط پر عمل کرنے، اپنی سڑکوں کو صاف رکھنے اور فضلے کو محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگانے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ تجارت اور صنعت کے ہندستانی ایوانوں کی فیڈریشن (فکّی) (2009) کے ذریعے ہندستان کے 22 شہروں میں فضلے کے نپٹارے کے بارے میں ایک تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندستان کے 22 شہروں (جن کا مطالعہ کیا گیا تھا) میں سے 14 شہروں نے 75 فی صد سے زیادہ اپنا فضلہ اسے ڈالنے کی جگہوں پر بھیجا ہے جس سے اسے اٹھانے اور ٹھکانے لگانے کی مناسب سہولیات کے فقدان کا پتہ چلتا ہے۔ ممبئی اپنا سو فی صد فضلہ اسے ڈالنے کی جگہوں پر بھیجتی ہے جب کہ دہلی اپنا 94 فی صد فضلہ اسے ڈالنے کی جگہوں پر ڈالتی ہے۔

چناں چہ اسمارٹ شہروں کے بارے میں تصوراتی بیان میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے کہ ہندستانی شہر ٹھوس فضلے کے انتظام کے تعلق سے بہت سے مسائل کا سامنا کر رہے ہیں جن میں مندرجہ ذیل مسائل بھی شامل ہیں:

☆ جس جگہ فضلہ جمع ہوتا ہے، اسی جگہ پر اسے الگ الگ کئے جانے کی سہولت کی عدم موجودگی۔

☆ تکنیکی مہارات اور مناسب ادارہ جاتی انتظامات کا فقدان۔

☆ فضلہ اکٹھا کرنے کا ناقص نظام، اسے الگ کرنے، اس کی نقل وحمل کرنے اور اسے ٹھکانے لگانے کے ناکافی نظام۔

تصوراتی بیان میں کہا گیا ہے کہ ایک شہر کے لئے یہ بات اہم ہے کہ وہ ہر ایک باشندے کو رہن سہن کے مناسب اور معقول انتخابات کی پیش کش کرے، جن میں اعلی معیار کی صفائی ستھرائی اور ٹھوس فضلے کا انتظام بھی شامل ہے۔ اس میں اس حقیقت کو تسلیم کیا گیا ہے کہ صفائی ستھرائی کے فقدان کی وجہ سے عام طور سے لوگوں میں اور خاص طور سے غریبوں میں وبائی بیماریاں پھیلی ہیں، صحتی خرابیاں رہتی ہیں اور شرح اموات زیادہ رہتی ہے۔ مزید برآں یہ بات بھی عام طور سے جانی جاتی ہے کہ بیماریوں کے زیادہ واقعات کی وجہ سے کم آمدنی والے کنبے غریبی کی سطح سے مزید نیچے چلے جاتے ہیں، لہٰذا بجا طور سے اس تصوراتی بیان میں یہ ہدایت کی گئی ہے کہ شہروں کے پاس شہر کے تمام حصوں کے لئے صفائی ستھرائی کا ایک شہر گیر منصوبہ ہونا چاہئے۔ یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس طرح کا منصوبہ گندے پانی کی نکاسی اور ٹھوس فضلے کے انتظام کے ایک لامرکزی نظام پر مبنی ہوگا۔ یہ تصور اس امر کو لازمی کرتا ہے کہ ہر ایک کنبہ ایک بیت الخلا کا حامل ہونا چاہئے تا کہ کسی بھی شہری کو کھلے میں رفع حاجت کی ضرورت نہ پڑے۔ اس کے علاوہ کنبے کی سطح پر اس ضرورت کو مستحکم بنانے کے لئے تمام تجارتی اور دیگر پبلک عمارتوں کے سلسلے میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہاں صاف اور حفظان صحت کے لحاظ سے بیت الخلا ہونے چاہئیں۔ مزید برآں صفائی ستھرائی کے نظام میں 100 فی صد ری سائیکلنگ کی ضرورت ہے۔ نظریہ یہ ہے کہ خراب پانی ممکنہ حد تک مقامی علاقے سے باہر نہیں جانا چاہئے۔ (تصوراتی بیان میں نئی دہلی میں نیوموتی باغ ٹاؤن شپ کی مثال دی گئی ہے) نیز مزید آلودگی سے بچنے کے لئے صرف کیا ہوا پانی ہی آبی ذخائر مثلاً جھیلوں، تالابوں اور ندیوں میں جانا چاہئے۔

تمام پالیسی بیانات میں یہ ایک مضمر مفروضہ ہے کہ کھلے میں رفع حاجت ایک ایسا رواج ہے جو اس ملک میں دور دور تک پھیلا ہوا ہے، لہٰذا اندھیرے میں کسی بھی تیر سے یہ مسئلہ نشانہ بنے گا اور اس لعنت سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ لیکن اس کوشش کے سلسلے میں ہم محدود ہیں جس کی وجہ سے ان بنیادی سوالات کو سمجھنے کے لئے متعلقہ معلومات کا شدید فقدان ہے مثلاً کنبے کی سطح پر کھلے میں رفع حاجت کرنے کا حجم کسی بات سے مخصوص ہندستانی شہروں میں کھلے میں رفع حاجت کرنے کے امکان کا تعین ہوتا ہے۔ کھلے میں رفع حاجت کرنے کے امکان پر شہرکاری کے پیمانے کا کیا اثر ہے۔ اکٹھا کئے جانے والے ٹھوس فضلے کے حصے کے بارے میں معلومات کا مسئلہ غیر واضح رہتا ہے نیز یہ صفائی ستھرائی کے مسئلے جیسا ہی ہے۔ معلومات کی حدود کو تسلیم کرکے، ان لعنتوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کے مقصودہ نتائج کھلے میں رفع حاجت کرنے اور بہتر انتظام کے لئے سڑکوں پر پڑے ہوئے ٹھوس فضلے کی حد کو بہتر طور سے سمجھنا چاہئیں۔

پالیسی سے متعلق متعدد سوالات بھی ہیں جن کا تعلق ہندستان میں شہری صفائی ستھرائی کے مسائل سے نمٹنے کے سلسلے میں ادارہ جاتی انتظامات سے ہے۔ مثال کے طور پر بنگالورو میں صفائی ستھرائی کے سلسلے میں متعدد ادارے ہیں یعنی مقامی ادارہ کرناٹک سلم ڈیولپمنٹ بورڈ، نجی ٹھیکے دار اور سلبھ انٹرنیشنل جیسے خدمات فراہم کنندگان نیز ریاستی حکومت جس نے اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے مخصوص پروگرام بنائے ہیں۔ بعض اوقات یہ مسئلہ اپنے آپ میں ایسا ہے کہ بہت سے ادارے کھلے میں رفع حاجت کرنے کے حجم کا تعین کرنے کے لئے اس مسئلے کو مشکل بنا دیتے ہیں جو کہ اس مسئلے سے نمٹنے کی راہ میں ایک رکاوٹ ہے۔ ٹھوس فضلے کے انتظام کا معاملہ قدرے بہتر ہے کیوں کہ صرف مقامی ادارہ ہی اس کام میں شامل ہوتا ہے۔ اس کام کا کچھ حصہ مخصوص طور سے نجی ٹھیکہ داروں کے ذریعے کرایا جا رہا ہے۔

مقصد

خراب صفائی ستھرائی اور ٹھوس فضلے کے انتظام کی تخریف سے نمٹنے کے لئے درکار معلومات کی عدم موجودگی کے پیش نظر ہم ان خدمات کی دستیابی اور رسائی پذیری نیز ان کے سلسلے میں ردعمل کو بہتر بنانے کے لئے اطلاعاتی اور مواصلاتی تکنالوجیوں (آئی سی ٹی) کا بہترین استعمال کیسے کر سکتے ہیں؟ یہ وہ سوال ہے جس کا جواب دینے کی کوشش اس مختصر مضمون میں کی گئی ہے۔

یونیسیف 2002 کے ذریعے آئی سی ٹی کی توضیح ہر ایک چیز کے طور پر کی گئی ہے جس میں مواصلاتی آلات اور استعمال آلات مثلاً موبائل فون، کمپیوٹرس اور نیٹ ورک ...... ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر، پرنٹ میڈیا، ریڈیو، ٹیلی ویژن، انٹرنیٹ وغیرہ شامل ہیں۔

اس کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی ہے کہ ساچز کے ملینیم ویلیجز پروجیکٹ (ایم وی پی) کا اطلاق شہری علاقوں کے لئے نہیں کیا جانا چاہئے جس میں تین اہم شعبوں یعنی صحت، تعلیم اور بنیادی ڈھانچے میں آئی سی ٹی کے استعمال پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ درحقیقت اگر بنیادی مسائل حل کرنے کے لئے دیہی علاقوں میں آئی سی ٹی کا اطلاق کیا جاتا ہے تو اس بات کی زیادہ وجہ نظر آتی ہے کہ

شہری علاقوں میں زیادہ موثر طور سے بنیادی خدمات فراہم کرنے کے لئے ان کا استعمال کیا جائے۔ جیسا کہ نیٹ سائنز اور چامینوکا (2014) نے کہا ہے، یہ تین پہلو یعنی صحت، تعلیم اور بنیادی ڈھانچہ ایک پیکیج کے طور پر آتے ہیں۔ مزید برآں اسمارٹ فونوں اور انٹرنیٹ کے فروغ کی وجہ سے آئی سی ٹی کو ایک واحد مداخلت کے طور پر نہیں بلکہ زندگی اور کمیونٹی کی ترقی کے ایک نئے طریقے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

نیٹ سائنز اور چامینوکا نے پتہ چلا ہے کہ آئی سی ٹی زمبابوے میں خواتین کو بااختیار بنانے کے سلسلے میں فائدہ مند ہیں۔ اگرچہ بہت سی کمیونٹی خواتین میں آئی سی ٹی کے استعمال کے سلسلے میں ہنر کی کمی تھی، تاہم وہ موبائل فون استعمال کرنے کی حالت میں تھیں۔ چناں چہ مطالعے میں تجویز کیا گیا ہے کہ صفائی ستھرائی سے متعلق امور کے سلسلے میں شرکت اور تبادلہ خیالات کو بہتر بنانے کی غرض سے اس کا ٹیپ استعمال کرنے اور محفوظ طریقے استعمال کرنے کے سلسلے میں خواتین کو معلومات فراہم کرنے کے لئے آئی سی ٹی استعمال کی جاسکتی ہیں۔

اگر حکومت ہند کے اسمارٹ شہروں کے بارے میں تصوراتی بیان میں مذکور نشانوں کو پورا کرنا ہے تو ہمیں مانگ اور فراہمی کے اس فرق کا اندازہ لگانے کی غرض سے شہروں/قصبات میں صفائی ستھرائی کی دستیاب سہولیات کے بارے میں معلومات کی ضرورت ہوگی جو مستقبل میں صفائی ستھرائی کی سہولیات کی منصوبہ بندی اور تجدید کے لئے بنیاد بن سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے تبادلہ خیالات کیا گیا ہے، ہندستان کے بیشتر چھوٹے شہروں میں صفائی ستھرائی کے بارے میں معلومات (مکانی اور غیر مکانی دونوں) کی دستیابی ایک مرعوب کن چیلنج ہے۔ مدھیہ پردیش میں منتخبہ شہروں کا ایک ابتدائی بنیادی نقشہ پھن سالکر (2012) نئے مقامی لوگوں/ ایجنسی کو شامل کر کے مشاورتی عمل کی مدد سے جی آئی ایس کا استعمال کر کے تیار کیا تھا۔ دستی جی پی ایس کے ذریعہ اکٹھا کردہ صفائی ستھرائی کے مختلف جزو کے سلسلے میں معلومات پر مبنی مختلف موضوعاتی ڈیجیٹل نقشے تیار کئے گئے تھے جو منصوبہ بندی کے عمل کے لئے بنیاد بنے تھے۔ جیسا کہ یہ آسانی سے واضح ہونا چاہئے، جی آئی ایس نقشوں کے استعمال سے بنیادی معلومات کو مسلسل تازہ ترین کرنے میں مدد ملتی ہے۔ مزید برآں اس سے متعلق معلومات کے ہمارے استعمال میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ معلومات تمام متعلق کے لئے آسانی سے قابل رسائی ہوجاتی ہیں، بیداری اور عوامی شرکت یقینی ہوتی ہے نیز صفائی ستھرائی میں کارکردگی کی نگرانی/ جائزہ یقینی ہوتا ہے۔

نیروبی میں چار اہم طریقے نظر آتے ہیں، جن میں صفائی ستھرائی کو بہتر بنانے کے لئے آئی سی ٹی اختراع پر تبادلہ خیالات کیا جا رہا تھا:

1۔ آبی افادیتوں اور ان کے گاہکوں کے درمیان زیادہ جلدی جلدی اور معلوماتی تبادلہ خیالات کے سلسلے میں سہولت بہم پہنچانا۔

2۔ اسمارٹ فون کے استعمال سے موبائل ادائیگیوں سے لے کے میٹر ریڈنگ تک، سروس فراہم کنندگان کے اپنے اندرونی کاموں کی اثر پذیری اور کارکردگی کو بہتر بنانا۔

3۔ انسانی عنصر کو قطعی طور سے ختم کرنا اور مکمل طور سے خودکار نظاموں پر توجہ مرکوز کرنا۔

4۔ سروس کی فراہمی کے لئے زیادہ جواب دہ طریقے تیار کرنے نیز زیادہ موثر شہری منصوبہ بندی کی اجازت دینے کے لئے گوناگوں معلومات ذرائع کے تیز رفتار فروغ کا استعمال کرنا۔

ہندستان میں آئی سی ٹی کا استعمال شہر گیر صفائی ستھرائی کے منصوبوں کی تیاری کے لئے کیا جاتا ہے۔ لیکن بہت زیادہ استعمال کردہ شہری نقشوں کا فقدان ایک بڑا چیلنج ہے، حالاں کہ اس سے بہت سے نجی اداروں کو ایک موقع ملتا ہے۔

سریدھری اینڈ سریدھر (2007) نے ترقی پذیر دنیا میں موبائل فونوں کے تیز رفتار فروغ کی اطلاع دی ہے جو لینڈ لائن فون لگانے کی تکنالوجی اور اختراعات کے مقابلے میں کافی کفایتی طریقہ ہے۔ اب ہندستان میں سو فی صد سے زیادہ شہری ٹیلی ڈینسٹی کی وجہ سے (جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کو ایک سے زیادہ موبائل فون تک رسائی حاصل ہے)، درحقیقت یہ بات ممکن ہے کہ چھوٹی سطح کے سروے کا استعمال کرتے ہوئے سروس کی سطح کے تئیں ردعمل کا طالب ہوا جائے جس کے لئے ٹیکسٹ میسج کے ذریعہ ردعمل کافی ہوسکتا ہے۔

گریٹر حیدرآباد میونسپل کارپوریشن (جی ایچ ایم سی) نے ایک آف سائٹ ریئل ٹائم نگرانی نظام اوایس آرٹی) شروع کیا ہے، جس کا انحصار شکایت کا اندراج کرانے پر (موبائل فون کے ذریعے) اور اس کے ازالے کے بعد شہریوں کے لئے ایک خودکار ٹیکسٹ میسیجنگ نظام پر ہے۔

اس بات کے پیش نظر کہ ٹھوس فضلے کی دستی نقل وحمل کافی غیر موثر اور ناکافی ہوسکتی ہے، بہترین طریقوں کا خلاصہ کرتے ہوئے وزارت شہری ترقیات، حکومت ہند کے ذریعے ایک دستاویز (2010) میں آئی سی ٹی ذرائع کے استعمال پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس طرح کے ایک خودکار نظام کے متعدد فوائد ہیں جیسا کہ وزارت شہری ترقیات حکومت ہند کے ذریعہ بیان میں کہا گیا ہے:

1۔ ٹھوس فضلہ اکٹھا کرنے سے لے کر اس کے نپٹارے تک ایس ڈبلیو ایم کے پورے سلسلے سے انسانی عنصر ختم ہوجاتا ہے۔

2۔ فی گاڑی پیداواریت کو بہتر بنانے اور غیر عمل آوری کو کم کرنے کے لئے گاڑی کی ریئل ٹائم نگرانی۔

مذکورہ بالا نظام کو پمپری چنچواڈ میونسپل کارپوریشن نے موثر طور سے استعمال کیا تھا جس نے اپنے ٹھوس فضلے کے انتظام کے سلسلے میں اس طرح کی حکمت عملی کا فائدہ اٹھایا ہے۔

جیسا کہ ٹریفک کے معاملے نے بنگلور میں مظاہرہ کیا ہے، سوشل میڈیا فیس بک، ٹوئٹر کا موثر طور سے استعمال متعلقہ تنظیم (مخصوص طور سے مقامی ادارہ) کی ویب سائٹوں کے لئے، ٹھوس فضلے سے متعلق مسائل کی ترسیل کے ذرائع کے طور پر کیا جاسکتا ہے، جو مسئلے کو حل کرنے کی فوری ضرورت سے باخبر ہوجاتی ہے اور عام طور سے وہ مسئلہ کو حل کردیتی ہے۔ کچھ مثالوں میں شہروں میں ٹھوس فضلہ ڈالنے کی جگہوں پر سی سی ٹی وی کیمرے نصب کئے گئے ہیں تاکہ ٹھوس فضلہ اٹھانے والے لوگوں اور سپروائزروں کی سرگرمیوں کی نگرانی کی جائے۔ بنگلور جیسے شہروں میں جہاں فضلہ ڈالے جانے کی جگہ ہی پر اس کو الگ کرنا (خشک، گیلے، خطرناک اور دیگر میں) لازمی

ہے، سی سی ٹی وی ان لوگوں کی نگرانی کر سکتے ہیں جو ٹھوس فضلے کو الگ الگ کئے بغیر غلط طریقے سے ٹھوس فضلہ ڈالتے رہے ہیں۔ سوشل میڈیا کا استعمال صفائی ستھرائی اور ٹھوس فضلے کے بہتر انتظام کے لئے عوام اور شہریوں کے خیالات معلوم کرنے کے ایک طریقے کے طور پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ پربھاکر اور مہروترا (2015) نے تجویز کیا ہے، آن لائن پلیٹ فارم پرانے سامان کو فضلے کے طور پر رد کرنے کی بجائے اسے دوبارہ استعمال کرنے پر غور کرنے کے سلسلے میں صارفین کو انتخابات اور متبادلات فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے فضلہ اکٹھا کرنے کے لئے اس کی نوعیت پر مبنی اسے الگ الگ کرنے کے لئے سینسر پر مبنی کوڑے دان بھی تجویز کئے ہیں تاکہ کوڑے دان کی صورت حال کا پتہ لگ سکے (آیا خالی ہے یا بھرا ہوا) کوڑا اکٹھا کرنے کے اوقات بتائے جا سکیں اور خرچ بچایا جا سکے۔ ان مصنفین کے ذریعے تجویز کردہ ایک اور طویل مدتی حل فضلہ اکٹھا کرنے کا خودکار نظام (اے سی ایس) ہے جس میں روایتی طریقوں مثلاً گھر گھر جا کر بلاک یا کمیونٹی کوڑے دانوں سے کوڑا اکٹھا کرنے کا متبادل بننے کی صلاحیت ہے: اس سے انسانی مداخلت کم سے کم ہو جاتی ہے۔

اختتام

جب کہ کافی معلومات کا فقدان ادارہ جاتی انتظامات کی کثرت اور شہری مالیات ہندستانی شہروں میں صفائی ستھرائی ٹھوس فضلے کے انتظام کے سلسلے میں چھدری اچھی معیاری تحقیق کی بڑی وجوہات ہیں' آئی سی ٹی انقلاب نے ایک وسیع پیمانے پر شہریوں کا ردعمل حاصل کرنے کے لئے کفایتی طور سے متعدد ذرائع کا استعمال کرنا ممکن بنا دیا ہے۔ تاہم یہ بات یاد رکھنی بہتر ہے کہ آئی سی ٹی صفائی ستھرائی اور ٹھوس فضلے سے متعلق مستقل مسائل حل کرنے کے لئے صرف ایک ذریعہ ہے ایک متبادل نہیں ہے۔ مستقل مسائل کا تعلق شہریوں کے رویہ جاتی نظریے سے ہے جسے کھلے میں رفع حاجت کرنے یا سڑکوں پر کوڑا اچھینکنے کے منفی نتائج کے بارے میں زیادہ سے زیادہ تعلیم دے کر بدلنے کی ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ سروس فراہم کنندگان میں بہتر تال میل' مقامی اداروں کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی لامرکزیت اور تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنے کے لئے زیادہ قابل اعتماد معلومات کے رکھ رکھاؤ کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہندستانی شہروں کو ان مسائل سے پاک بنایا جائے۔

☆☆☆

ڈاکٹر ایم ویرپّا موئلی کو سرسوتی سمان سے سرفراز کئے جانے کی تقریب سے صدر جمہوریہ کا خطاب

☆ صدر جمہوریہ جناب پرنب مکھرجی نے کہا ہے کہ ہندستان کے دو مقدس تاریخی صحیفوں رشی بالمیکی جی کی رامائن اور ویاس جی کی مہابھارت نے بیشتر ہندستانیوں کے سنسکاروں اور جذبات کی چہرہ کاری کرنے میں زبردست کردار ادا کیا ہے۔ صدر جمہوریہ ڈاکٹر ایم ویرپا موئلی کو سال 2014 کے سرسوتی سمان سے سرفراز کئے جانے کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میرے لئے یہ انتہائی مسرت کی بات ہے کہ مجھے کئی دہائیوں تک پارلیمنٹ میں میرے ساتھی رہے میرے دوست ڈاکٹر ایم ویرپا موئلی کو 2014 کے چوبیسویں انتہائی اہم اور جلیل القدر اعزاز سے سرفراز کرنے کا اعزاز حاصل ہو رہا ہے۔ میں ڈاکٹر موئلی کو ایک کامیاب سیاسی کیریئر کے ساتھ ساتھ اپنی تحریروں سے ادب کو مالا مال کرنے کے لئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہندستان کے دو مقدس تاریخی صحیفوں رشی بالمیکی جی کی رامائن اور ویاس جی کی مہابھارت نے بیشتر ہندستانیوں کے سنسکاروں اور جذبات کی چہرہ کاری کرنے میں زبردست کردار ادا کیا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا ہندستانی شہری ہوگا جو بلا امتیاز مذہب وملت ان گرانقدر صحیفوں سے واقف نہ ہوگا۔ اگر مہابھارت میں ہمارے اندر رواداری، فیاضی اور دیگر اہم قدروں کو پروان چڑھایا ہے تو رامائن نے اولاد سے محبت، ازدواجی زندگی کی قدر و قیمت اور آپسی بھائی چارے سے ایک ایسی دنیا کو سجانے کا کام کیا ہے جس میں بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کو اولین اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ یہ سیاسی فلسفے اور روحانی قدروں کا ایک ایسا غیر معمولی مجموعہ ہے جس سے ہماری روزمرہ کی زندگی میں اعلیٰ اخلاقی قدروں کو پروان چڑھایا جاتا رہا ہے۔ جناب موئلی نے بھی آج کے ہندستان کی سماجی اور سیاسی زندگی کے سبھی چہروں کو اپنی تحریروں میں اجاگر کیا ہے۔ مجھے اس موقع پر بابائے قوم مہاتما گاندھی جی کے ''رام راجیہ'' کے اس فلسفے کی یاد آرہی ہے، جس میں انہوں نے ایک ایسے مثالی سماج کا تصور پیش کیا تھا جہاں انصاف، مساوات، آدرشوں اور قربانیوں کو روزمرہ کی عملی زندگی میں پروان چڑھایا جاتا ہے۔ ان کا رام راجیہ ایک ایسا ملک ہے جہاں امن، خوشحالی اور آپسی بھائی چارے کی قدریں پروان چڑھائی جاتی ہیں۔ گاندھی جی نے ایک بار کہا تھا کہ ان کے خوابوں کے رام راجیہ کا مطلب ہے، ''خالص اخلاقی قدروں پر مبنی عوامی خودمختاری۔ جس طرح رامائن میں اچھائی کو برائی پر فتح حاصل ہوتی ہے، میں ٹھیک اسی طرح کے رام راجیہ کی تشکیل کا خواہشمند ہوں۔'' گاندھی جی کے الفاظ ''ستیہ میو جیہ تے'' ہمیں اس امر کی یاد دلاتے ہیں کہ سچائی ہی میں کرشماتی طاقت ہوتی ہے۔ موئلی جی کے رزمیہ سے بھی ہمیں خیالات اور عمل میں دردمندی، خود احتسابی اور نظم وضبط کی قدروں سے ہمکنار کرتا ہے۔ ان کے پیغام میں مجھے اپنے تصورات کی گونج محسوس ہوتی ہے کہ ہماری جمہوریت اسی صورت میں کامیابی کے ساتھ پروان چڑھ سکتی ہے جب ہماری پارلیمنٹ سرگرم عمل رہے۔ اگر عوامی نمائندوں کے تصورات واضح ہیں، اگر ان کی کوششیں ایک مثبت اور فرض شناس سرکار کی حمایت سے کامیاب ہوتی ہیں اور انہیں ایک آزاد اور خودمختار عدلیہ کی سرپرستی حاصل ہوتی ہے تو ہماری جمہوریت کو پروان چڑھائے جانے سے روکا نہیں جا سکتا۔ مزید برآں ہمارا جمہوری نظام ایک ذمہ دار میڈیا اور ایک نگراں اور بیدار سماج پر انحصار کرتا ہے۔ اس طرح ہمارے جمہوری حقوق میں ہماری ذمہ داریاں بھی مضمر ہوتی ہیں۔ ہم ہندستانی شہری اپنے سماج کی تشکیل اور معاشی نمو اور ملک کی مجموعی ترقی کے لئے نیک نیتی سے اپنی خدمات انجام دینے کے اجتماعی فریضے سے عہد بستہ ہیں۔ گاندھی جی نے ایک بار کہا تھا کہ ہمیں سیاست کے ساتھ مہلک امور سے گریز کرنا چاہئے جن میں بے اصول سیاست، کام کے بغیر دولت، ضمیر کے بغیر مسرت، کردار کے بغیر معلومات وغیرہ سے گریز کرنا چاہئے۔

☆☆☆

کیا آپ جانتے ہیں؟

او ٹی ٹی خدمات

اوور دی ٹاپ (او ٹی ٹی) سے مراد ایسے اپلی کیشن یا ایپس اور سروسز سے ہے جن تک انٹرنیٹ کے ذریعہ رسائی ہوتی ہے یا جو انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کو ان خدمات تک آسان رسائی فراہم کرتے ہیں ۔ مثلاً سوشل نیٹ ورک سرچ انجن، امیجر ویڈیو کا مجموعہ، میوزک ڈاون لوڈنگ سائٹ اور مفت میں گیم ڈاون لوڈ کرنے والی سائٹیں وغیرہ۔ وہ روایتی خدمت فراہم کرنے والوں کے متبادل کے طور پر کام کرتے ہیں۔ او ٹی ٹی فراہم کرنے والے اپنے صارفین تک پہنچنے کے لئے ٹیلی کوم سروس پرووائیڈر (ٹی ایس پی) کے بنیادی ڈھانچہ کو استعمال کرتے ہیں اور انہیں پروڈکٹس اور سروسز کی پیش کش کرتے ہیں۔ یہ ایپس اپنے حریف مثلاً ای کامرس سائٹوں، بینکنگ وغیرہ سے مسابقت بھی کرتے ہیں۔

اب وہ زمانہ نہیں رہا جب صرف ڈیسک ٹاپ کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ ہی دستیاب تھے اور انٹرنیٹ سے کنکشن کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ آج یہ اپلی کیشن انٹرنیٹ پر آسانی سے دستیاب ہیں اور استعمال کرنے والا ان تک کسی بھی مقام، کسی بھی وقت، مختلف کنکٹیڈ کنزیومر ڈیوائس مثلاً شش اسمارٹ فون، ٹیبلیٹ، فیبلیٹ، ای بکس اور حتی کہ اسمارٹ ٹی وی پر انٹرنیٹ کے ذریعہ آن لائن براہ راست رسائی حاصل کر سکتا ہے اور فوراً ان کی خدمات حاصل کر سکتا ہے۔

حالیہ برسوں میں او ٹی ٹی میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ اس ترقی کی سب سے بڑی وجہ اسمارٹ فون کی بڑھتی ہوئی تعداد ہے، کیوں کہ ان کی قیمتیں کافی کم ہوتی جا رہی ہیں اور مارکیٹ میں ان کے لامحدود رینج دستیاب ہیں، اس کے علاوہ ٹی ایس پی کے ایس نیٹ ورک میں بھی کافی بہتری آئی ہے۔ مواد کا ڈیجیٹلائزیشن کافی عام ہو گیا ہے جس کی وجہ سے ان کے رکھ رکھاؤ، اطلاعات کے ری پروڈکشن اور اس کی تقسیم کی لاگت کم ہو گئی ہے، جس کے نتیجے میں آن لائن مواد کی سپلائی میں دھماکہ خیز اضافہ ہوا ہے۔ او ٹی ٹی سے وابستہ کمپنیاں اپنی نئی تجارت کے فروغ کے لئے نئے ٹی ایس پی کے ذریعہ فراہم کئے جانے والے براڈ بینڈ نیٹ ورک کا استعمال کر رہی ہیں۔ چونکہ ان او ٹی ٹی اپلی کیشنوں کی وجہ سے آن لائن مواد میں اضافہ ہو گیا ہے اس لئے زیادہ تیز رفتار والے براڈ بینڈ اسپیڈ کی مانگ بھی بڑھ رہی ہے تاکہ بڑھتے ہوئے ڈاٹا ٹریفک کو آسانی سے سنبھالا جا سکے، اس کے نتیجے میں ان ٹی ایس پی کے نیٹ ورک اپ گریڈیشن کے لئے بڑی سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔

عالمی سطح پر او ٹی ٹی سروسز کے ریگولیشن کے لئے حکومتوں، صنعت اور دنیا بھر کے صارفین کے مابین ایک بحث جاری ہے۔ اس بحث کے مدنظر ٹرائی (TRAI) نے بھی اوور دی ٹاپ (او ٹی ٹی) خدمات کے لئے ریگولیٹری فریم ورک پر ایک مشاورتی مسودہ جاری کیا ہے۔ اس میں سروس پرووائیڈرس، او ٹی ٹی پرووائیڈرس اور مختلف فریقین نیز متعلقہ امور (بشمول نیٹ ورک غیر جانبداری)، نیٹ ورک غیر جانبداری کے سلسلے میں بین الاقوامی تجربہ اور او ٹی ٹی (کمیونیکیشن اور نان کمیونیکیشن) ریگولیشن کو شامل کیا جائے گا۔

—— ادارہ

توانائی کارکردگی کے لئے جزوی رِسک گارنٹی فنڈ

☆ توانائی کارکردگی کے لئے جزوی رِسک گارنٹی فنڈ کے لیے ایک معاہدہ پر بیورو آف انرجی ایفیشینسی (بی ای ای) اور آر ای سی پاور ڈسٹری بیوشن کمپنی لمیٹیڈ (آر ای سی پی ڈی سی ایل) کے درمیان گزشتہ ہفتہ ایک معاہدے پر دستخط ہوا ہے۔ اس کا مقصد توانائی پروجیکٹوں کے لئے مالیاتی امداد فراہم کرنا ہے تاکہ بجلی فراہم کرنے والی کمپنیوں کو مالی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس معاہدے پر بی ای ای کے سکریٹری جناب سنجے سیٹھ اور آر ای سی پی ڈی سی ایل چیف مالیاتی افسر جناب سومیہ کانت نے بی ای ای کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر اجے ماتھر کی موجودگی میں دستخط کیے۔ توانائی کارکردگی کے لئے جزوی رِسک گارنٹی فنڈ (پی آر جی ایف ای ای) فریم ورک فار انرجی افیشینٹ اکانومک ڈیولپمنٹ (ایف ای ای ای ڈی) کے تحت ایک اختراعی مالیاتی میکانزم ہے۔ واضح رہے کہ بیورو آف انرجی ایفیشینسی اور وزارت توانائی حکومت ہند نے اس فنڈ کو قائم کیا ہے۔ اس کا مقصد توانائی پروجیکٹوں کے لئے مالیاتی اداروں، بینکوں اور این بی ایف سی کو قرض فراہم کرنا ہے۔

پٹرولیم پائپ لائن: ہند-نیپال معاہدے پر دستخط

☆ وزیر اعظم جناب نریندر مودی کی صدارت میں ہونے والے مرکزی کابینہ کے اجلاس میں، رکسول (ہندستان) سے املیکھ گنج (نیپال) تک پٹرولیم مصنوعات کے لئے پائپ لائن کی تعمیر اور املیکھ گنج اور اس سے متعلقہ دیگر اداروں میں انجینئرنگ کے کام دوبارہ شروع کرنے کے لئے حکومت ہند اور نیپال سرکار کے درمیان مفاہمت نامے پر دستخط کئے جانے کی منظوری دے دی گئی۔ اس مفاہمت نامے سے تیل کے شعبے میں دونوں ملکوں کے باہمی تعاون کو فروغ حاصل ہو گا اور نیپال کو پٹرولیم مصنوعات کی فراہمی کو یقینی بنایا جا سکے گا۔ علاوہ ازیں اس مفاہمت نامے سے ماحولیات کو تحفظ فراہم ہو گا اور رکسول میں بین الاقوامی سرحد پر گھنی آبادی کو کم کیا جا سکے گا۔

اوشاپی رگھوپتی

اسمارٹ شہر ہندستانی تناظر میں

ہندستان میں اسمارٹ شہر کی ضرورت کے سلسلے میں سنگاپور، ویانا(آسٹریا)، سونگڈو(کوریا)، بارسلونا (اسپین) وغیرہ کی مثال دی جاتی ہے۔ گو کہ ہندستان تحریک حاصل کرنے کے لئے ترقی یافتہ ملکوں کی طرف دیکھ سکتا ہے لیکن اسے اپنے شہروں کو تکنیکی لحاظ سے جدید اور کارکردگی کے لحاظ سے بہترین بنانے کے لئے اپنے حل تلاش کرنے ہوں گے۔ پائیدار ترقی اور پائیدار حل اسمارٹ شہروں کے فروغ کا حتمی مقصد ہونا چاہئے۔

ہندستان نے بالآخراس حقیقت کا ادراک کرلیا ہے کہ دیہی ہندستان کے مقابلے شہری ہندستان اب زیادہ تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ 2001-2011 کی دہائی میں 9.0 کروڑ دیہی آبادی کے مقابلے شہری ہندستان کی آبادی میں 9.1 کروڑ کا اضافہ ہوا۔ جے این این یو آر ایم کے آغاز سے پہلے تک دیہی سیکٹر کے مقابلے شہری سیکٹر کے لئے فنڈ الاٹمنٹ کافی کم تھا۔ جے این این یو آر ایم نے ہندستان کی سوچ میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی۔ اس نے تسلیم کیا کہ شہری علاقے ہندستان کی اقتصادی ترقی اور فروغ میں کلیدی اور مرکزی رول ادا کرتے ہیں۔

شہر ہندستان کی اقتصادی ترقی کو آگے بڑھا رہے ہیں اور ملک کی جی ڈی پی کا کم از کم دو تہائی دے رہے ہیں۔ جب تک شہروں میں بہترین میعار، اچھے بنیادی ڈھانچہ اور سروسز فراہم نہیں کئے جائیں گے، ہندستان کی معیشت کے لئے 8 فیصد یا اس سے زیادہ جی ڈی پی کی شرح کا حصول ممکن نہیں ہوگا۔

2011 کی مردم شماری کے مطابق ہندستان میں 4041 Statutory قصبات اور 3894 Census قصبات ہیں۔ ہندستان کی شہری آبادی کا تقریباً 70 فیصد بے ترتیب آبادیوں یا ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کی آبادی والے شہروں میں رہتا ہے۔ گو کہ ان میں سے بیشتر شہر تیزی سے بڑھ رہے ہیں، میگا شہر (5 لاکھ اور اس سے زیادہ آبادی والے) اپنی انتہا کو پار کرنے کی دہلیز پر پہنچ چکے ہیں۔ شہروں، اور بالخصوص جو تیزی سے بڑھ رہے ہیں، کے لئے اسمارٹ حل کے ساتھ بہتر منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ فی الحال ہندستان کے شہری علاقے متعدد مسائل، مثلاً مناسب بنیادی ڈھانچہ اور بنیادی خدمات کا فقدان، غربت اور کچی آبادی، ناکافی مکانات، آمد و رفت کے مسائل، بھیڑ بھاڑ، ہر قسم کی آلودگی وغیرہ، سے دوچار ہیں۔ اس میں شہری علاقوں میں ماحولیاتی تبدیلی نیز قدرتی اور انسانوں کے پیدا کردہ آفات جیسے مسائل نے مزید اضافہ کردیا ہے۔ ان مسائل پر قابو پانے کے لئے اسمارٹ حل اور گڈ گورننس کی ضرورت ہے۔

ہندستان کے بیشتر شہروں کے ماسٹر پلان نہیں ہیں لہذا غیر منصوبہ بند شہرکاری، بنیادی ڈھانچہ اور سروسز کی فراہمی کی راہ میں سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ شہر سے باہر کے بیشتر علاقے 'نو گورننس' علاقے ہیں کیوں کہ وہ نہ تو شہری ہیں اور نہ ہی دیہی۔ جب شہر پھیلتے ہیں تو شہر کے باہر کے علاقے بھی، جو بالعموم غیر منصوبہ بند علاقے ہوتے ہیں، شہری حدود میں شامل کر لئے جاتے ہیں۔ اس لئے شہروں کی ترقی کے لئے ایک منصوبہ کی ضرورت ہے، کیوں کہ ریٹروفٹنگ اور ری ڈیولپمنٹ نسبتاً زیادہ مشکل کام ہے۔

موجودہ حکومت کے فلیگ شپ پروگرام مثلاً 100 اسمارٹ شہر، اٹل مشن فار ریجووینیشن اینڈ اربن ٹرانسفارمیشن (امرت) کے تحت 500 شہر، نیشنل ہیریٹیج سٹی ڈیولپمنٹ اینڈ آگمینٹیشن یوجنا (ہردئے)، سوچھ بھارت ابھیان اور ہر ایک کے لئے مکان کا مقصد شہروں کو قابل رہائش، جامع، تاباں، ٹکنالوجی کے اعتبار سے ایڈوانس، اور اقتصادی لحاظ سے مسابقتی بنانا ہے۔ وزارت شہری ترقیات (ایم او یو ڈی)،

مصنف نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اربن افیئرز میں پروفیسر ہیں۔

حکومت ہند کے مطابق کسی اسمارٹ شہر کے بنیادی بنیادی ڈھانچہ میں درج ذیل امور شامل ہوں گے :

1۔حسب ضرورت پانی کی سپلائی۔
2۔بجلی کی یقینی سپلائی۔
3۔صفائی ستھرائی بشمول سولڈ ویسٹ مینجمنٹ
4۔آمدورفت کی مناسب سہولت اور پبلک ٹرانسپورٹ۔
5۔قابل استطاعت گھر، بالخصوص غریبوں کے لئے
6۔تیز رفتار آئی ٹی کنکٹی ویٹی اور ڈیجیٹلائزیشن
7۔گڈ گورننس بالخصوص ای گورننس اور شہریوں کی شراکت
8۔پائیدار ماحولیات
9۔شہریوں کا تحفظ اور سلامتی، بالخصوص خواتین، بچوں اور عمر دراز لوگوں کیلئے
10۔صحت اور تعلیم

’’اسمارٹ سٹی مشن میں علاقہ پر مبنی ترقی کے اہم عناصر ہیں شہروں کو بہتر بنانا (ریٹروفٹنگ)، شہروی کی تجدید کاری (ری ڈیولپمنٹ) اور شہروں کی توسیع (گرین فیلڈ ڈیولپمنٹ) نیز ایک بین شہری پہل جس میں شہر کے بڑے حصے پر اسمارٹ حل کا اطلاق ہوتا ہے۔‘‘ (وزارت شہری ترقی کی ویب سائٹ۔اسمارٹ سٹی اسٹریٹیجی)

جب ہم اسمارٹ سٹی کی بات کرتے ہیں تو ہمارے ذہن میں ایسے شہروں کا خیال آتا ہے، جو بہتر طور پر کام کرنے والے ہوں اور جہاں سب کچھ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہو۔شہر جہاں ہر ایک کی بنیادی خدمات تک رسائی ہو، خدمات کی فراہمی موثر طریقے سے ہو رہی ہو، شہر صاف ستھرے ہوں، ایک بہترین ٹرانسپورٹ سسٹم ہو، سائیکل چلانے کے لئے الگ راستے ہوں، پیدل چلنے والوں کے لئے علیحدہ راستے ہوں، ہر طرف ہریالی ہو، تالاب ہوں، ماحولیات سے ہم آہنگ عمارتیں ہو، ماحولیات سے ہم آہنگ توانائی ہو، ای گورننس، روزمرہ کی زندگی میں ڈیجیٹل ٹکنالوجی کا استعمال ہو، بہتر انفارمیشن اور کمیونیکیشن سسٹم ہو وغیرہ وغیرہ۔ہمیں اپنے شہروں کو بدلنے کے لئے ان تمام محاذوں پر کام کرنا ہوگا۔اسمارٹ شہر میں مستقبل کی ضرورتوں اور مستقبل میں ہونے والی توسیع کا بھی خیال رکھا جانا چاہئے۔

ہندستانی منظر نامہ میں اسمارٹ شہروں میں درج ذیل پہلو بھی ضرور شامل ہونے چاہئیں۔ٹکنالوجی، مالیات، ڈاٹا رسائی، توانائی، ماحولیات، ماحولیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے کی اہلیت، ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ، اصلاحات، گورننس اور شہری۔

ٹکنالوجی : ڈیجیٹل ٹکنالوجی شہروں کے نظم و نسق میں اختراعی اور مناسب حل پیش کر سکتے ہیں، خواہ یہ ٹریفک اور ٹرانسپورٹیشن، شہری منصوبہ بندی کے لئے ہو یا پھر انفراسٹرکچر یا پھر ضروریات مثلاً واٹر سپلائی، سیوریج سسٹم، سولڈ ویسٹ مینجمنٹ وغیرہ کا معاملہ ہو۔اسمارٹ شہروں میں سڑکوں پر بھیڑ بھاڑ کم ہونی چاہئے، جس سے فضائی آلودگی کم ہوگی اور اس کے نتیجے میں لوگوں کی صحت اچھی ہوگی اور معیار زندگی بہتر ہوگا۔سینسروں کے استعمال سے بہت کم وقت میں معلومات حاصل کیا جا سکے گا جس سے سروسز کے طریقہ کار میں نمایاں تبدیلی آئے گی۔گھروں میں بجلی اور پانی کے لئے ڈیجیٹل میٹر نصب کرنے سے صارفین ان کے استعمال اور بل پر نگاہ رکھ سکیں گے، جس سے ان لازمی خدمات کو کفایت شعاری کے ساتھ استعمال کرنے میں مدد ملے گی۔انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹکنالوجی کو بھی سماجی سیکٹر کے لئے سودمند اور جامع ہونا چاہئے یعنی ایسے حل پیش کرنے چاہئے جن سے عمر دراز، معذور، غریب اور ناخواندہ افراد بھی خدمات تک بہ آسانی رسائی حاصل کر سکیں۔

مالیات : ایسے بہت سارے ٹکنالوجی فراہم کرنے والے موجود ہیں جو مختلف شعبوں کے لئے حل فراہم کرتے ہیں۔تاہم ان کے لئے پیسے کی ضرورت ہوگی۔آج بہت سارے شہروں کی میونسپلٹیاں مالی پریشانیوں سے دوچار ہیں، وہ بنیادی خدمات فراہم نہیں کر پا رہی ہیں اور اپنے ملازمین کو مستقل تنخواہیں نہیں دے پا رہی ہیں۔اس لئے اسمارٹ شہر میں حکومت کی اعلیٰ سطح، مالیاتی اداروں، پرائیوٹ سیکٹر اور بین الاقوامی ایجنسیوں کی طرف سے فنڈ فراہم کرنیکی ضرورت ہوگی۔بنیادی سرمایہ کاری حکومت اور پرائیوٹ سیکٹر سے لانا پڑے گا اور طویل مدتی مینٹیننس اخراجات کو خدمات سے استفادہ کرنے والوں سے خدمت فیس کے طور پر حاصل ہونے والی رقم سے پورا کیا جائے گا۔

ڈاٹا رسائی : اسمارٹ شہر میں بنیادی ڈھانچہ اور خدمات کے متعلق معلومات تک سب کی رسائی ہونی چاہئے، بالخصوص ان خدمات کی جن کا تعلق شہریوں سے ہے۔اس کے لئے ہر شہر کے لئے خدمات کے متعلق معیاری اطلاع کی فراہمی اور مینٹیننس کی ضرورت ہوگی۔ٹکنالوجی ایسی ہونی چاہئے جس سے بڑے پیمانے پر معلومات یکجا کی جا سکے، جن کا حصول عام حالات میں مشکل ہوتا ہے۔یہ بہت کم وقت میں حاصل ہونے چاہئیں۔اطلاعات تک رسائی سے خدمات فراہم کرنے والوں اور استعمال کرنے والوں دونوں ہی کو بااختیار بنانے میں مدد ملے گی اور اس سے شہریوں کے معیار زندگی کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

توانائی : گرین اور صاف ستھری توانائی (قابل تجدید)، اسمارٹ گرڈ اور انٹلی جینٹ گرین عمارتیں، اسمارٹ شہروں کے لئے ضروری ہونی چاہئے، جو توانائی اور قدرتی وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتی ہوں۔اس سے ماحولیاتی تبدیلی پر قابو پانے میں بھی مدد ملے گی اور ہندستان کے لئے گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کرنے کا ہدف حاصل کرنا زیادہ آسان ہوگا۔

ماحولیات: سرسبز و شاداب علاقے جو بایو ڈائیورسٹی کو فروغ دیتے ہیں، ہرے بھرے علاقے (پارک، جنگل) جو کاربن جاذب کے طور پر کام کرتے ہیں، شہریوں کے لئے کھلے میدان جہاں وہ ایک دوسرے سے مل بیٹھ سکیں، صاف ہوا، تالابوں اور جوہڑوں کی تعمیر اور ان کا تحفظ تاکہ ان میں بارش کے پانی کو جمع کیا جا سکے، زیر زمین پانی کو ریچارج کرنا وغیرہ اسمارٹ سٹی کی اہم شناخت بننے چاہئیں۔

ماحولیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے کی اہلیت: اسمارٹ شہروں کو ماحولیات کا مقابلہ کرنے کا اہل ہونا چاہئے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ اسمارٹ شہروں کی منصوبہ بندی کرتے وقت ہی ماحولیاتی تبدیلی کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کا خیال رکھا جانا چاہئے۔مثال کے طور پر اگر پانی کا شعبہ لیں تو اس میں رین واٹر ہارویسٹنگ، بیکار پانی کی ریسائکلنگ، واٹر

سپلائی کے مختلف ذرائع کی نشاندہی ، آبی سوتوں کو ریچارج کرنا، پانی کو بچانے کے سلسلے میں بیداری پیدا کرنا وغیرہ شامل ہیں۔اس سے شہرکو، ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں ہونے والی پانی کی قلت سے نمٹنے میں مددملی گی۔ایک اورمثال توانائی کے لئے صرف ایک ذریعہ پر انحصار کے بجائے شمسی توانائی کے استعمال کی دی جاسکتی ہے۔

ڈیزاسٹر رسک مینجمنٹ: شہروں کوکئی طرح کے آفات کا سامنا کرنا پڑرہاہےاور ماحولیاتی تبدیلی کے سبب ان میں اضافہ ہونے کا خدشہ ہے۔اسمارٹ شہروں کوایسی تمام طرح کی آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رہنے کے لائق بنانا ہوگا۔یہ آفات سیلاب، زلزلہ، آگ، زمینیں کھسکنے وغیرہ کی صورت میں آسکتی ہیں۔کسی شہر کے اسمارٹنیس کا امتحان ان آفات کے وقت ہی ہوگا۔اسمارٹ شہروں کی منصوبہ بندی میں اس پہلو کو بھی شامل کرنے کی ضرورت ہے۔

اصلاحات: شہری ہندستان کونہ صرف جے این این یو آر ایم کے تحت جن اصلاحات کی وکالت کی گئی ہے،انہیں نافذ کرنے کی ضرورت ہے بلکہ انہیں جے این این یو آر ایم کے اگلے مرحلے کے لئے نیکسٹ جنریشن اصلاحات کوبھی نافذ کرنا ہوگا۔تبدیلیوں کا مقابلہ کرنے اور بنیادی ڈھانچہ اور سروسز کو برقرار رکھنے کے لئے اصلاحات کونافذ کرنے ہی واحدراستہ ہے۔

گورننس: گورننس شہروں کے بہترنظم ونسق کے لئے انتہائی اہم پہلو ہے۔ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں اہم فرق صرف ٹکنالوجی نہیں بلکہ گورننس بھی ہے۔قانون اورضابطے اوران کانفاذ شہروں کی کارکردگی میں اہم رول ادا کرتے ہیں۔ہندستان میں ہرشعبے کے لئے بہت اچھے قوانین اورضابطے ہیں لیکن ان کے نفاذ کا ریکارڈ کافی خراب ہے۔اسمارٹ شہروں کے لئے مضبوط گورننس کی ضرورت ہوگی جوٹکنالوجی سے بھی آراستہ ہو۔مقامی سطح پرنظم حکمرانی کے ہمارے اداروں کوایک دوسرے سے تعاون اورمل کرکام کرنا ہوگا،انہیں اپنی مرضی کے مطابق کام نہیں کرنا ہوگا،جیسا کہ آج بیشتر معاملات میں دکھائی دیتا ہے۔گورننس کو بہتر بنانے کے لئے ایجنسیوں اور محکموں کے مابین اطلاعات میں ایک دوسرے کوشریک کرنا ہوگا۔کسی سسٹم کوصحیح طور پر چلانے کے لئے سیاسی قوت ارادی نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ہندستانی جیسے جمہوری ملک میں منتخب رہنما ہی گورننس کو طے کرتے ہیں۔اسمارٹ شہر میں ایک شفاف اور جوابدہ گورننس ہونی چاہئے۔گورننس میں عمودی اور افقی ربط شہروں کوبہتر طریقے سے سنبھالنے کی کلید ہے۔

ہندستانی شہروں میں کوئی تبدیلی لانے کے سلسلے میں ایک بہت بڑا مسئلہ ان تبدیلیوں کو اپنانے اورانہیں نافذ کرنے میں اداروں اورافراد کی صلاحیت کا معاملہ بھی ہے۔نئی ٹکنالوجی اور کام کرنے کے نئے طریقوں کے لئے نئی معلومات اور ہنر کی ضرورت پڑے گی۔گورننس صرف اسی صورت میں بہتر ہوسکے گی جب تمام اہلکاروں کواس طرح کی معلومات اور ہنر سے مستقل بنیادوں پر آراستہ کیا جائے۔

شہری: کسی شہرکوکامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے اس کے شہریوں کی اہمیت مرکزی نوعیت کی ہے۔انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ تمام شعبوں اورعلاقوں میں شہریوں کی شرکت کے لئے مواقع لازماً پیدا کرے۔اسمارٹ شہروں میں گورننس کا ایسا ڈھانچہ ضرور ہونا چاہئے جوشہریوں کی شراکت کی حوصلہ افزائی کرسکے۔اس سے شہریوں کویہ محسوس ہوگا کہ یہ شہران کا اپناہےاوروہ بھی اس کے فیصلہ سازی کا حصہ ہیں۔لیکن شہریوں کو بنیادی ڈھانچہ اورسروسز کی دیکھ بھال کے لئے ذمہ دار بھی بنانا ہوگا۔اسمارٹ شہروں میں ہائی ٹیک حل فراہم کرنے کے لئے اطلاعات، تعلیم اور مواصلات (آئی ای سی) کی ضرورت ہوگی ، تاکہ شہریوں کے رویے اورمزاج میں تبدیلی لائی جاسکے۔قوانین اورضابطوں کونافذ کرکے بھی ان کے رویوں میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

ٹکنالوجی کے ذریعہ شہریوں کوان اطلاعات سے آراستہ کرنا ہوگا جوان کے لئے سودمند اورقابل استعمال ہوں۔اسمارٹ شہر میں موبائل فون، کمپیوٹر، انفارمیشن کیوسک وغیرہ کے ذریعہ اطلاعات تک تمام شہریوں کی رسائی کو یقینی بنانا ہوگا۔مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کے لئے ہرایک کے لئے ایک ہی طرح کا حل مناسب نہیں رہے گا۔ہمیں دیسی علوم اور مقامی حل کو بھی اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔

ہندستان میں اسمارٹ شہر کی ضرورت کے سلسلے میں سنگاپور، ویانا(آسٹریا)، سونگڈو(کوریا)، بارسلونا (اسپین) وغیرہ کی مثال دی جاتی ہے۔گوکہ ہندستان تحریک حاصل کرنے کے لئے ترقی یافتہ ملکوں کی طرف دیکھ سکتا ہے لیکن اسے اپنے شہروں کوتکنیکی لحاظ سے جدید اور کارکردگی کے لحاظ سے بہترین بنانے کے لئے اپنے حل تلاش کرنے ہوں گے۔پائیدار ترقی اور پائیدار حل اسمارٹ شہروں کے فروغ کا حتمی مقصد ہونا چاہئے۔جب تک ہم گورننس کو بہترنہیں بناتے اورعوام کی ذہنیت اور رویے میں تبدیلی نہیں لاتے ہم ہندستان کے شہروں کو دنیا کے اسمارٹ شہروں کی طرح بنانے کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں کرسکتے ہیں۔ہمارے اندر اسمارٹ شہر بنانے کی صلاحیت موجود ہے لیکن ہمیں گورننس کو بدلنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ شہر دوبارہ اپنی سابقہ حالت کی طرف واپس نہ لوٹ جائیں۔ہمیں تبدیلی کے لئے ہر ایک کو تیار کرنا پڑے گا۔

☆☆☆

میڈیکل تعلیم

☆میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ کے تحت 2015-16 کے لئے 7032.56 کروڑ روپئے کی رقم مختص کی گئی ہے۔مرکزی حکومت نے متعلقہ ریاستی حکومتوں سے عہدنامہ حاصل کرنے کے بعد 7 گورنمنٹ میڈیکل کالجوں میں ایم بی بی ایس نصاب کی تجدید کی اجازت دے دی ہے۔ان میں سے دومیڈیکل کالج کیرالہ میں اور 5 مہاراشٹر میں ہیں۔ریاستوں / مرکزی علاقوں کی حکومتوں کی جانب سے ایم ڈی ریڈیوتھیراپی کے نصاب گورنمنٹ میڈیکل کالجوں میں شروع کرنے کی درست درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن کومیڈیکل کونسل آف انڈیا کو بھیج دیا گیا ہے۔یہ اطلاع وزیر صحت جناب جے پی نڈا نے لوک سبھا میں ایک سوال کے تحریری جواب میں دی۔

آر سی راجامنی

جامع ترقی کے لئے

سماجی اقتصادی فلاحی اقدامات

مئی 2014 میں مرکز میں اقتدار سنبھالنے کے بعد نئی حکومت نے جامع اقتصادی ترقی اور سماجی بہبود کے ایک جرات مندانہ نئے پروگرام کا آغاز کیا۔ اس منصوبہ میں بہتر صحت، غذائیت، بنیادی تعلیم بالخصوص بچیوں کی تعلیم، خواتین و ترقی اطفال شامل ہیں۔ سب سے بڑی اقلیت، مسلمانوں کے بچیوں کی تعلیمی ضرورتوں کے لئے بھی ایک خصوصی اسکیم ہے۔

حکومت نے اب تک جو دو بجٹ پیش کئے ہیں ان میں اپنے اس سماجی اور اقتصادی ایجنڈا کا خیال رکھا ہے۔

ترقیاتی پروگراموں کے نتائج سامنے آنے میں بالعموم کافی طویل وقت لگتا ہیں اور یہ صبر آزما بھی ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود حکومت کے قیام کے بعد سے اس کے پندرہ مہینوں کے کام کاج پر نگاہ ڈالنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کافی حوصلہ بخش ہے اور مستقبل کے تعلق سے کافی امید افزا بھی ہے۔

حکومت نے منریگا، نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ اور انٹیگریٹیڈ چائلڈ ڈیولپمنٹ اسکیم پر خرچ کرنے کے لئے 40,882 کروڑ روپے کی اضافی رقم پارلیمنٹ سے منظور کرائی۔ اس اضافی رقم کا بڑا حصہ آئی سی ڈی ایس پر خرچ ہوگا، جس کے ذریعہ 85 ملین بچوں کو مفت کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ محکمہ صحت کے بجٹ میں دو فیصد کا اضافہ ہوگا جب کہ ایچ آئی وی/ایڈس کے بجٹ میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے ایچ آئی وی سے روک تھام کا پروگرام کئی ریاستوں میں متاثر ہو رہا ہے۔ حکومت اٹل پنشن یوجنا جیسے فلیگ شپ اسکیموں کے لئے زیادہ وسائل فراہم کرے گی اور انہیں نئے شکل میں شروع کرے گی۔

اس سال مئی میں پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا (پی ایم ایس بی وائی)، پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا (پی ایم جے جے بی وائی) اور اٹل پنشن یوجنا (اے پی وائی) جیسی سماجی تحفظ کی اسکیمیں شروع کی گئیں، جن کا مقصد ہر ایک کو سماجی تحفظ فراہم کرنا ہے۔ اب تک 7.84 کروڑ افراد نے پی ایم ایس بی وائی، 2.70 کروڑ افراد نے پی ایم جے جے بی وائی اور 4.69 لاکھ افراد نے اے پی وائی کے تحت اپنے نام اندراج کرائے ہیں۔ اس وقت مجموعی آبادی کا صرف 11 فی صد پنشن اسکیموں کے تحت ہیں اور صرف 20 فیصد کا بیمہ ہوا ہے اور حکومت چاہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ افراد ان اسکیموں سے فائدہ اٹھائیں۔

پردھان منتری جن دھن یوجنا (پی ایم جے ڈی وائی) کے تحت ایک سال کے اندر 16.73 کروڑ کھاتے کھولے جا چکے ہیں اور ان میں 19,990.52 کروڑ روپے جمع ہو چکے ہیں۔ پی ایم جے ڈی وائی کے تحت کھولے گئے کھاتوں میں زیرو بیلنس اکاونٹ کی تعداد جو ابتداء میں 75 فی صد تھی، وہ گھٹ کر 52 فی صد ہو گئی ہے۔ اس اسکیم کے تحت کھاتہ رکھنے والوں کو 8 جولائی 2015 تک 14.86 کروڑ روپے (Rupay) کارڈ جاری ہو چکے تھے۔ جب کہ 10 جولائی 2015 تک 114 دعوے کئے گئے تھے اور ان میں سے 54 دعووں کو نمٹا دیا گیا تھا۔

پنشن اسکیم کے تحت 4.69 لوگوں نے اب تک اسے خریدا ہے اور ان میں سے 3.48 لاکھ سبسکرائبرس کو پرمانٹ ریٹائرمنٹ اکاونٹ نمبر (پران) مل بھی چکا ہے۔ اس اسکیم کے تحت اب تک مجموعی طور پر 14.91 کروڑ روپے جمع ہو چکے ہیں۔

تعلیمی شعبہ: **گزشتہ** ایک سال کے دوران تعلیمی شعبہ کی اہم کامیابیوں میں ایک نیشنل ڈیجیٹل لائبریری کا قیام، معذور افراد کے لئے تکنیکی تعلیم کے لئے اسکالرشپ اور اعلی تعلیمی اداروں کو گاؤں سے جوڑنا شامل ہے۔ ان نئے اقدامات کی ایک اہم خوبی انفارمیشن ٹکنالوجی کے جدید ترین آلات کو حتی الامکان بہتر طور پر استعمال کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ مثال کے طور پر مختلف موضوعات اور مضامین پر مشتمل ای۔ بکس اور ای کنٹینٹ کی ایک قومی ڈیجیٹل لائبریری شروع کرنے کا کام ہاتھ میں لیا گیا ہے۔ ایک اور کام مرکزی اعانت یافتہ اداروں مثلاً آئی آئی ٹی، آئی آئی ایم اور سنٹرل یونیورسٹیوں کے انتہائی معیاری فیکلٹی پر مشتمل ایک پلیٹ فارم کا قیام ہے، جو مفت آن لائن کورسیز فراہم کرے گا۔

حکومت نے 'سکشم' کے نام سے ایک اسکیم شروع کی ہے جس کے تحت معذور طلبہ کو آل انڈیا کونسل فار

(آر سی راجامنی، روزنامہ دی اسٹیٹسمین میں ادارتی مشیر اور فری لانس صحافی ہیں۔
rajamanirc@gmail.com

ٹیکنیکل ایجوکیشن کے ذریعہ منظور شدہ اداروں میں ڈپلوما اور انڈر گریجویٹ سطح کے کورسیز میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے سالانہ 30,000 روپے تک کی اسکالرشپ دی جائے گی۔

طالبات کے لئے اڑان کے نام سے ایک خصوصی اسکیم شروع کی گئی ہے تاکہ تعلیم میں تیز طالبات اسکولوں سے ٹیکنیکل تعلیم کی طرف کسی دشواری کے بغیر جاسکیں۔ اس کا ایک اور مقصد مفت آن لائن وسائل کے ذریعہ ہر ایک کو سینئر سیکنڈری اسکول کی سطح پر ریاضی اور سائنس کی تعلیم دینا ہے۔

حال ہی میں منظور شدہ پردھان منتری کوشل وکاس یوجنا (پی ایم کے وی وائی) نوجوانوں کو اسکل ٹریننگ دینے کے لئے ایک فلیگ شپ اسکیم ہے۔ اس میں ترمیم شدہ نصاب، بہتر تدریس اور تربیت یافتہ انسٹرکٹروں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ تربیت میں سافٹ اسکل، ذاتی خوبیوں کو نکھارنے اور رویے میں تبدیلی جیسے امور شامل ہیں۔ اسی ضمن میں اسکل اور انٹرپرینیورشپ ڈیولپمنٹ پر ایک نئی قومی پالیسی سامنے آئی ہے جس میں اس سلسلے میں کی جانے والی تمام کوششوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ یہ پالیسی معیاری افرادی قوت تیار کرنے کی کوششوں کو تقویت فراہم کرنے کے لئے خاکہ پیش کرے گی۔ اس میں 2022 تک 500 ملین افراد کو ہنر مند بنانے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔

'نئی منزل' کے نام سے تعلیم اور ذریعہ معاش کے سلسلے میں ایک مربوط اسکیم شروع کی گئی ہے۔ جس کا مقصد ان اقلیتی طلبہ کے لئے روزگار کے بہتر مواقع فراہم کرنا ہے، جنہوں نے اپنی باضابطہ اسکولی تعلیم مکمل نہیں کی ہے۔ اس کے علاوہ پارسیوں کی تہذیب وثقافت کی نمائش کے لئے حکومت 16-2015 میں The Everlasting Flame کے نام سے ایک نمائش کا اہتمام کرے گی۔

میک ان انڈیا: ملک میں 'مسابقتی وفاقیت' کے آئیڈیا کو فروغ دینے میں 'میک ان انڈیا' مہم بنیادی رول ادا کرے گی کیوں کہ ریاستیں اپنے یہاں مینوفیکچرنگ سہولتوں کے لئے بہتر سے بہتر مواقع فراہم کرنے کے لئے ایک دوسرے سے مسابقت کریں گی۔ مثال کے طور پر دور افتادہ مشرقی ریاست سکم میں حکومت آرگینک پروڈکٹس پر مبنی ایک پالیسی تیار کرنے میں مصروف ہے تاکہ وہاں مینوفیکچرنگ سہولیات کے قیام کے لئے سرمایہ کاری کو راغب کیا جاسکے، جو پیکیجڈ آرگینک پروڈکٹس تیار کریں گے۔

تجارت میں آسانی: حکومت نے دوررس اثرات کے حامل اقتصادی اصلاحات کے متعدد اقدامات شروع کئے ہیں۔ ان میں منصوبہ بندی کمیشن کی جگہ نیتی آیوگ کا قیام، ڈیزل کی قیمتوں کو ڈی ریگولائز کرنا، اناج کی قیمتوں کو کم کرنے کے لئے انڈر ریکوری، انشورنس میں ایف ڈی آئی کی حد میں اضافہ، ریلوے اور ڈیفنس سیکٹر کو ایف ڈی آئی کے لئے کھولنا اور کوئلہ بلاکوں اور اسپیکٹرم کی نیلامی میں شفافیت وغیرہ شامل ہیں۔

نیشنل بنیادی ڈھانچہ فنڈ کا قیام ایسا میکانزم ہے جو فنڈ کے بنیادی وسائل کا استعمال کرکے یا مارکیٹ سے فنڈ قرض لے کر بنیادی ڈھانچہ میں سرمایہ کاری کرے گا۔ حکومت نے این ایچ ڈی پی فیز VI کے تحت ڈیزائن، بلڈ، فائنانس، آپریٹ اینڈ ٹرانسفر (ڈی بی ایف او ٹی) کی بنیاد پر تقریباً 16680 کروڑ روپے کی لاگت سے 1000 کلومیٹر ایکسپریس وے بنانے کے منصوبے کو منظوری دی ہے۔ اس پروجیکٹ کو ٹریفک کی ضرورتوں اور تجارتی امکانات کی بنیاد پر ترجیح دی جائے گی۔

عام بجٹ 2015 میں ہندستان میں تجارت میں آسانی کے سلسلے میں بھی کئی اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ بجٹ میں ایک ریگولیٹر ریفارم لا شروع کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے، جس سے بنیادی ڈھانچہ کے مختلف شعبوں کو برمحل بنانے میں سہولت ہوگی۔ اس سے ان بنیادی ڈھانچہ کمپنیوں کو مدد ملے گی جو بندرگاہوں، بجلی، سڑک اور ہوائی اڈوں جیسی کئی تجارت کرتے ہیں۔

انڈین کارپوریٹ کے لئے غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے مقصد سے طریقہ کار کو مزید سہل کیا گیا ہے۔ اس میں مختلف طرح کی غیر ملکی سرمایہ کاری بالخصوص فارن انسٹی ٹیوشنل انوسٹر (ایف آئی آئی) پر توجہ دی گئی ہے جو پورٹ فولیو انوسٹمنٹ اور راست غیر ملکی سرمایہ کاری (ایف ڈی آئی) کے تحت آتے ہیں۔ امید افزا بات یہ ہے کہ 70 بلین ڈالر سے زائد کی سرمایہ کاری والے 400 سے زائد پروجیکٹوں پر کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اس سے 400 سے زائد پروجیکٹوں کی تیزی سے منظوری دلانے میں مدد ملے گی۔

بجلی کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنا ایک مشکل کام ہوگا کیوں کہ نہ صرف بڑھتی ہوئی صنعتی اور زراعتی سرگرمیوں کے لئے بجلی کی زیادہ ضرورت ہوگی بلکہ لوگوں کے معیار زندگی میں اضافہ ہونے اور مڈل کلاس کے افراد کی تعداد 300 ملین سے زیادہ ہوجانے کی وجہ سے گھریلو بجلی کی کھپت میں بھی اضافہ ہوگا۔ حکومت جو بنیادی ڈھانچہ پر ایک ٹریلین ڈالر خرچ کررہی ہے امید ہے کہ اگلے پانچ برسوں کے دوران بجلی کے سیکٹر پر کم ازکم 300 بلین ڈالر خرچ کرے گی۔

حکومت نے 2019 تک ملک بھر میں چوبیس گھنٹے بجلی فراہم کرنے کا ایک بہت بڑا پروگرام شروع کیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے چھ لاکھ میں سے 1,25000 گاؤں کو گرڈ سے جوڑ دیا جائے گا۔ ان 125000 گاؤں میں اب تک بجلی نہیں پہنچی ہے۔ تھرمل پاور، پن بجلی اور نیوکلیائی بجلی اور ان سے بھی زیادہ اہم شمسی، ہوائی اور دیگر گرین انرجی کے سلسلے میں اہم فیصلے کئے گئے ہیں۔ ٹرانسمیشن، ڈسٹری بیوشن کو مضبوط کرنے، فیڈر کو الگ کرنے اور صارفین کو بجلی کے میٹر پر نگاہ رکھنے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔

شمال مشرق علاقے پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اس کے لئے نارتھ ایسٹرن پاور سسٹم امپرومنٹ پروجیکٹ اور شمال مشرقی ریاستوں میں بجلی کے ٹرانسمیشن اور تقسیم کو مضبوط کرنے کے لئے جامع اسکیم کو منظوری دی گئی ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندستان دنیا کی تیز رفتار ترقی کرنے والی معیشتوں میں سے ایک ہے۔ توقع ہے کہ 2020 تک یہ دنیا کی چوٹی کی تین ترقی یافتہ معیشتوں اور چوٹی کے تین مینوفیکچرنگ مراکز میں اپنی جگہ بنالے گا۔ حکومت کا منصوبہ اور ایجنڈا اس ہدف کو حاصل کرنے کی حقیقی کوشش ہے۔

☆☆☆

69واں یوم آزادی:

صدر جمہوریہ کا قوم سے خطاب

پیارے ہم وطنو! 1۔ ہماری آزادی کی سالگرہ کے موقع پر میں آپ کو اور دنیا بھر کے تمام ہندستانیوں کو دلی مبارکباد دیتا ہوں۔ میں اپنی مسلح افواج ،نیم فوجی دستوں اور داخلی سلامتی افواج کے ارکان کو خصوصی مبارکباد دیتا ہوں۔ میں اپنے اُن سبھی کھلاڑیوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں ،جنہوں نے ملک اور بیرون ملک میں منعقدہ متعدد ٹورنامنٹوں میں حصہ لیا اور انعامات جیتے۔ میں 2014 کے نوبل امن انعام جیتنے والے جناب کیلاش ستیارتھی کو مبارکباد دیتا ہوں ،جنہوں نے ملک کا سر اونچا کیا۔

دوستو!2۔ پندرہ اگست 1947 کو ہم نے سیاسی آزادی حاصل کی۔ جدید ہندستان کا جنم تاریخی جوش وخروش کا ایک لمحہ تھا۔لیکن اسی کے ساتھ یہ ملک کے طول وعرض تک ناقابل تصور مصائب کے خون سے بھی لت پت تھا۔ برطانوی حکومت کے خلاف اس عظیم جدوجہد کے اس پورے دور میں جو مثالی نمونے اور اعتماد برقرار رہے وہ اب دباؤ میں تھے۔

3۔عظیم بہادروں کی ایک عظیم نسل نے اس سخت چیلنج کا سامنا کیا۔اس نسل کی دوراندیشی اور بالغ نظری نے ہمارے ان مثالی کارناموں کو غصہ اور جذبات کے دباؤ کے تحت انحراف سے بچایا۔ ان غیر معمولی مرد اور خواتین نے ہمارے آئین کے اصول وضوابط میں انتہائی دوراندیشی سے ہندستان کے فخر ووقار اور احترام کو بحال کیا،جس نے نشاۃ الثانیہ کی تحریک دی اور ہمیں آزادی دلائی۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمیں ایک ایسا آئین ملا ،جس نے عظمت کی طرف ہندستان کے سفر کا آغاز کیا۔

4۔اس دستاویز کا بیش قیمت تحفہ جمہوریت تھا، جس نے ہماری قدیم اقدار کی ایک جدید تناظر میں ازسرنو تشکیل کی اور جس نے متعدد آزادیوں کوادارہ جاتی بنایا۔ اس نے آزادی کو مظلوم اور محروم لوگوں کے لئے ایک زندہ موقع میں تبدیل کیا اور جس نے اُن لاکھوں لوگوں کو یکسانیت اور مثبت امتیاز فراہم کیا ،جو سماجی ناانصافی سے متاثر تھے ، اور اس نے ایک ایسا صنفی انقلاب برپا کیا، جس نے ہمارے ملک کو ترقی کی ایک مثال بنا دیا۔ ہم نے فرسودہ روایات اور قوانین کا خاتمہ کیا اور تعلیم اور ملازمتوں کے ذریعہ خواتین کیلئے تبدیلی کو یقینی بنایا ۔ ہمارے ادارے اس مثالی نمونے کے بنیادی ڈھانچے ہیں۔

پیارے ہم وطنو!5۔ بہترین وراثت کے تحفظ کیلئے مستقل نگہداشت کی ضرورت پڑتی ہے۔ جمہوریت کے ہمارے ادارے دباؤ میں ہیں۔ پارلیمنٹ بحث کے بجائے لڑائی کے ایک اکھاڑے میں تبدیل ہو چکی ہے۔اس وقت آئین کی ڈرافٹنگ کمیٹی کے چیئر مین ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کے اُس قول کا تذکرہ کرنا مناسب ہوگا جو انہوں نے نومبر 1949 میں نمائندہ اسمبلی میں اپنی اختتامی تقریر میں کہا تھا:

’’کسی آئین کا کام کاج مکمل طور پر آئین کی نوعیت پر ہی منحصر نہیں ہوتا ۔ آئین صرف ریاست کے اجزاء کو ہی فراہم کرسکتا ہے جیسے مقننہ، عاملہ اور عدلیہ ان اجزاء کا کام کاج جن اسباب پر منحصر ہوتا ہے، وہ ہیں عوام اور ان کی خواہشات کو سرکاری شکل دینے کے لئے اس کے ذریعہ تشکیل دی جانے والی سیاسی پارٹیاں۔ یہ کون بتا سکتا ہے کہ ہندستان کے عوام اور ان کی پارٹیاں کس طرح کا رویہ اختیار کریں گی۔

اگر جمہوریت کے ادارے دباؤ میں ہیں تو اب وقت آگیا ہے کہ عوام اور ان کی پارٹیاں اس پر سنجیدگی سے غور وفکر کریں۔

اصلاحات کی کوششیں اندر سے ہونی چاہئیں۔

پیارے ساتھیو!6۔ ہمارے ملک کی ترقی کا اندازہ ہماری اقدار کی طاقت سے لگایا جائے گا اور اسی کے ساتھ یہ معاشی ترقی اور ملکی ذرائع کی یکساں تقسیم سے بھی طے ہوگا۔ ہماری معیشت مستقبل کے لئے بہت زیادہ پُر اُمید معلوم ہوتی ہے۔ ’’ہندستان کی داستان‘‘ کے نئے باب ابھی لکھے جانے ہیں۔ معاشی اصلاحات کا عمل جاری ہے۔ گزشتہ ایک دہائی میں ہماری کارکردگی قابل ستائش رہی ہے اور یہ خوشی کی بات ہے کہ معمولی گراوٹ کے بعد ہم نے 2014-15 میں 7.3 فیصد کی شرح ترقی حاصل کرلی ہے۔لیکن ترقی کے فوائد ملک کے مالدار ترین افراد کے بینک کھاتوں میں پہنچنے سے پہلے یہاں کے غریب ترین عوام تک پہنچنے چاہئیں۔ ہم ایک ایسی جمہوریت میں رہ رہے ہیں جو ہمہ گیر ہے اور ہماری معیشت ایک جامع معیشت ہے۔ لہٰذا دولت کے اس نظام میں ہر ایک کے لئے جگہ ہے۔ لیکن سب سے پہلے یہ دولت اُن کو ملنی چاہئے جو محرومیت کی کگار پر مشقت اٹھا رہے ہیں۔ ہماری پالیسیوں میں مستقبل قریب میں ’’

بھوک سے نجات'' کے چیلنج کا سامنا کرنے کی صلاحیت ہونی چاہئے۔

پیارے ہم وطنو! 7۔انسان اور فطرت کے درمیان باہمی رشتوں کا تحفظ کرنا ہوگا۔فطرت کی خلاف ورزی کی صورت میں یہ قدرتی آفات کا موجب بن سکتی ہے، جس کے نتیجے میں جان و مال کا بڑے پیمانے پر خسارہ ہوتا ہے۔اس وقت جب میں آپ سے مخاطب ہوں، ملک کا ایک بڑا حصہ سیلاب کی صورتحال سے بمشکل ابھر رہا ہے۔ہمیں متاثرین کو فوری راحت پہنچانے کی ضرورت ہے اور اسی کے ساتھ پانی کی قلت اور زیادتی دونوں طرح کے مسائل کا طویل مدتی حل نکالنا ہوگا۔

پیارے شہریو!8۔جو ملک اپنے ماضی کے مثالی کارناموں کو فراموش کردیتا ہے، وہ اپنے مستقبل سے کچھ اہم ترین چیزوں کو کھودیتا ہے۔ ہماری نسلوں کے عزائم سپلائی سے کہیں زیادہ بڑھنے کے سبب ہمارے تعلیمی اداروں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے لیکن ان تعلیمی اداروں میں نیچے سے لے کر اوپر تک معیار کی کیا صورتحال ہے، ہم فخر سے ''گروششے پرمپرا'' کو یاد کرتے ہیں۔تو پھر ہم نے نگہداشت، خودکو وقف کردینے اور عہد بستگی کو کیوں ترک کردیا۔گرو کسی کمہار کے ملائم اور باصلاحیت ہاتھوں کی ہی طرح ششے کی قسمت کی تعمیر کرتا ہے۔مخلص اور منکسرالمزاج طالب علم استاذ کے قرض کا اعتراف کرتا ہے۔سماج استاذ کی خوبی اور صلاحیت کا احترام کرتا اور اسے تسلیم کرتا ہے۔کیا آج کے ہمارے اس تعلیمی نظام میں ایسا ہورہا ہے؟ طلباء، اساتذہ اور افسران کو تھوڑی دیر رُک کر اس معاملے میں غوروفکر کرنا چاہئے۔

ساتھی شہریو!9۔ہماری جمہوریت تعمیری ہے۔ کیوں کہ یہ تکثیریت پر مبنی ہے۔تاہم اس تکثیریت کا فروغ رواداری اور صبر سے کیا جانا چاہئے۔خودغرضانہ مفادات، سماجی ہم آہنگی کو ضرب پہنچاتے ہیں۔تکنالوجی میں ہمیشہ بہتری کی گنجائش کے ذریعہ فوری مواصلات کے اس دور میں ہمیں یہ یقینی بنانے پر ہمیشہ نظر رکھنی چاہئے کہ کچھ لوگوں کی غلط حرکتیں ہمارے عوام کی لازمی اور بنیادی یکجہتی پر کبھی غالب نہ آنے پائیں۔سرکار اور عوام دونوں کے لئے قانون کی حکمرانی ناگزیر ہے۔لیکن سماج کی حفاظت قانون سے بڑی طاقت کے ذریعہ بھی ہوتی ہے اور وہ انسانیت ہے۔مہاتما گاندھی نے کہا تھا کہ آپ کو انسانیت پر اپنا اعتماد نہیں کھونا چاہئے۔ انسانیت ایک سمندر ہے۔اگر سمندر کے کچھ قطرے گندے ہوجائیں تو سمندر گندا نہیں ہوتا۔

دوستو! 10۔امن ، دوستی اور تعاون مختلف ملکوں اور لوگوں کو ایک ساتھ جوڑتی ہے۔برصغیر ہند کی مشترکہ قسمت کا اعتراف کرتے ہوئے ہمیں رابطہ کاری کو مضبوط کرنا ہوگا، ادارہ جاتی صلاحیت میں توسیع کرنی ہوگی اور مزید علاقائی تعاون کے لئے ہمیں باہمی اعتماد کو فروغ دینا ہوگا، جہاں ہم عالمی سطح پر اپنے مفادات کو آگے بڑھانے میں پیش قدمی کررہے ہیں، وہاں ہندستان اپنے قریبی پڑوس میں خیرسگالی اور خوشحالی کے فروغ میں بھی سرگرم رول ادا کررہا ہے۔یہ خوشی کی بات ہے کہ بنگلہ دیش کے ساتھ ایک طویل عرصے سے زیرالتوا سرحدی مسئلے کو بالآخر حل کرلیا گیا ہے۔

پیارے ہم وطنو!

11۔حالاں کہ ہم دوستی میں اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہیں لیکن ہم جان بوجھ کر کی جانے والی اشتعال انگیز حرکتوں اور سکیورٹی کی بگڑتی صورتحال سے اپنی آنکھیں موند نہیں سکتے ۔ہندستان سرحد پار سے اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے والی دہشت گرد جماعتوں کا نشانہ بنا ہوا ہے۔تشدد کی زبان یا برائی کے راستے کے علاوہ ان دہشت گردوں کا نہ تو کوئی مذہب ہے اور نہ ہی یہ کسی نظریے کو مانتے ہیں۔ہمارے پڑوسی ملکوں کو یہ یقینی بنانا چاہئے کہ ان کی سرزمین ہندستان کے لئے نفرت رکھنے والی یہ طاقتیں استعمال نہ کرنے پائیں۔ہماری پالیسی دہشت گردی کو بالکل برداشت نہ کرنے کی ہونی چاہئے۔ ہم اسٹیٹ پالیسی کے ایک آلے کے طور پر دہشت گردی کے استعمال سے متعلق کسی بھی کوشش کو مسترد کرتے ہیں۔ہماری سرزمین میں دراندازی اور انتشار پھیلانے کی کوششوں سے سختی کے ساتھ نمٹا جائے گا۔

12۔میں اُن شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں جنہوں نے ملک کے دفاع میں اپنی جانیں گنوادیں۔میں اپنی سلامتی افواج کے اُس عزم اور حوصلے کو سلام کرتا ہوں جو ہمارے ملک کے تحفظ اور ہمارے عوام کے تحفظ کے لئے مستقل طور پر پہرا دے رہے ہیں۔میں خصوصی طور پر اُن بہادر سویلین کی بھی ستائش کرتا ہوں، جنہوں نے ہمت کرکے ایک کٹر دہشت گرد کو حراست میں لے لیا اور ایسا کرنے میں انہوں نے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کی۔

پیارے ہم وطنو! 13۔ہندستان 130 کروڑ لوگوں، 122 زبانوں، 1600 بولیوں اور سات مذاہب پر مبنی ایک ملک ہے۔پنڈت جواہر لال نہرو کے الفاظ میں یہ ایک ایسا ملک ہے جو مضبوط مگر غیر مرئی دھاگوں سے بندھا ہوا ہے۔اس کے اردگرد قدیم دور کی ایک اساطیری معیار ہے۔ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی سحر نے اس کے ذہن ودماغ کو باندھ رکھا ہے۔وہ ایک فسانہ ہے اور ایک نظریہ ہے۔وہ ایک خواب ہے اور ایک سوچ ہے۔لیکن اسی کے ساتھ وہ بالکل حقیقی ہے۔

14۔ہمارے آئین کے ذریعہ فراہم کردہ زرخیز زمین پر ہندستان ایک درخشاں جمہوریت کی شکل میں فروغ پایا ہے۔اس کی جڑیں گہری ہیں تاہم اس کی پتیاں اب مرجھانے لگی ہیں۔اب اس کی جدیدکاری کا وقت آگیا ہے۔

15۔اگر ہم نے ابھی پہل نہیں کی تو کیا سات دہائی بعد ہمارے جانشین ہمیں اتنے ہی عزت واحترام سے یاد کرسکیں گے، جیسا کہ ہم 1947 میں ہندستانیوں کے خواب کی تشکیل کرنے والوں کیلئے کرتے ہیں۔اس کا جواب اگرچہ اطمینان بخش نہ ہو، تاہم سوال تو پوچھا ہی جائے گا۔

شکریہ۔جے ہند!

☆☆☆

مادھو پئی، پرینکا واسودیون

نقل و حرکت یا تباہی

فلائی اوور، بلند سڑکیں، ایکسپریس وے ہمارے شہروں کا عام مقام ہے۔ ممبئی نے 1999 سے پورے شہر میں بھیڑ کو کم کرنے کے لیے 60 سے زائد فلائی اوور تعمیر کیے۔ باندرا- ورلی سی لنک، ایسٹرن ایکسپریس وے، اس کے علاوہ دو مشرق و مغرب کنیکٹر، جوگیشوری- وکھرولی لنک روڈ اور سانتا کروز چیمبور لنک روڈ اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ شہر نے پہلے ہی اس بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے لئے 20000 کروڑ روپے خرچ کئے ہیں۔ آگے اس کے بنیادی ڈھانچے کو برقرار رکھنے کے لیے شہر 3000-2 کروڑ روپے خرچ کرتا ہے جو احمد آباد جیسے کچھ درمیانے سائز کے شہر کارپوریشنز کے سالانہ بجٹ کے لئے تقریبا برابر ہے۔

پیچھے مڑ کر 2009 میں دیکھیں، تو باندرا- ورلی سی لنک کا افتتاح ایک انتہائی خوش آئند موقع تھا۔ پورا ممبئی اس جدید ڈھانچے پر فخر کر رہا تھا اور انہیں امید تھی کہ ممبئی شہر کی نقل و حرکت آنے والے دنوں میں تبدیل ہو جائے گی۔ تاہم حقیقت میں کیا ہوا جیسا کہ پہلے ایک روڈ تھا جس سے 40000 بار ایک دن میں سفر کرتے تھے اور اب 15 ملین بار ممبئی کے رہنے والے اس سڑک کا استعمال کرتے ہیں۔ سی لنک اور دیگر بنیادی ڈھانچوں میں بھاری سرمایہ کاروں کے لئے شہری نقل و حرکت کو وقار بخشا اور اس کا اثر بیشتر شہریوں پر ہوا۔ تو سوال یہ ہے، کہ کیا اس نقطہ نظر نے واقعی نقل و حرکت میں نرمی کی ہے؟ یا اس کے بجائے، اس نے افراتفری کو جنم دیا ہے؟

مطالبہ کیا ھے ؟: ممبئی، زیادہ تر ہندستانی شہروں کی طرح، بنیادی طور پر ایک ایسا شہر ہے جو چلتا ہے۔ ممبئی میٹروپولیٹن علاقے کے لئے وسیع نقل و حمل کی اسٹڈی (ایل ای اے ایسوسی ایٹ 2008) کے مطابق 52 فی صد ممبئی والے پیدل نقل و حمل کرتے ہیں۔ اس مطالعے سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ موٹر سے چلنے والے وسائل میں 78 فی صد لوگ ٹرینوں اور بسوں کو استعمال کرتے ہیں۔

عوامی نقل و حمل تک پہنچنے کے لیے اسٹڈی کے مطابق لوگوں کی اکثریت ٹرین اسٹیشنوں تک چل کر جاتی ہے۔ یہ صرف ممبئی کا معاملہ نہیں ہے۔ اصل میں، زیادہ تر ہندستانی شہروں سے ٹرانسپورٹ پیٹرن کے مطالعہ سے نقل و حمل میں پیدل چلنا ایک مقبول ذریعہ ہے۔ مثلا چنئی، دہلی، احمد آباد کے معاملے میں، پیدل چلنے والوں کی تعداد تقریبا ایک چوتھائی ہے۔ سورت، جے پور اور بھوپال جیسے چھوٹے شہروں میں، پیدل سفر کرنے والوں کی تعداد 45-50 فی صد ہے۔

وہ لوگ جو پیدل سفر کرتے ہیں یا عوامی نقل و حمل کا استعمال کرتے ہیں ان کے لیے فلائی اوور، ایکسپریس وے اور دیگر وسائل نے حالات خراب کر دیے ہیں۔ ایسے میں جب لوگوں کی اکثریت ٹرین یا بسوں میں ہندستان کے اکثر شہروں میں سفر کرتی ہے تو سوال اٹھتا ہے کہ یہ فلائی اوور اور سی لنکس اکثر آبادی کے لیے کیا اہمیت رکھتے ہیں۔

بھارتی شہروں کے لئے سفر کا مطالبہ 'ہندستانی شہروں کے لیے سفر کے مطالبات:

عالمی تجربہ بتاتا ہے کہ ہم جتنا روڈ بناتے ہیں، خالی جگہ کی ضرورت میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ اس سلسلے کی بڑی مثال لاس اینجلس کا بین ریاستی 405-I ہائی وے ہے جو دنیا کا سب سے لمبا اور چوڑا ہائی وے ہے جس کی تعمیر میں 1.1 امریکی ڈالر کا خرچ آیا ہے۔ پانچ سال بعد ہائی وے ہونے سے پہلے سے کم ٹریفک ہے۔ یہ ایک ایسا ہائی وے بن گیا جس پر یومیہ ٹریفک کا سالانہ اوسط سب سے زیادہ ہے۔ اور ہندستان کے بیشتر شہروں کی حقیقت اس سے الگ نہیں ہے۔ ممبئی کا بھیڑ کو کم کرنے کے لیے خلائی اوور کی تعمیر کے مشن کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ آج پیک اوقات میں اسپیڈ 11 کلومیٹر فی گھنٹہ ہو گئی ہے۔ اس مقصد کے باوجود جس کے لیے ویسٹرن ایکسپریس ہائی وے (WEH) کی تعمیر ہوئی تھی تاکہ نقل و حرکت میں آسانی پیدا کی جائے اور ائیر پورٹ اور مغربی علاقوں تک رسائی آسان ہو۔ تاہم اس کا یہ نتیجہ بتا رہا ہے کہ یہ آج شدید کثرت آبادی والا ہو گیا ہے۔

مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ہمیں ہندستانی شہروں میں شہری سڑکوں کی ضرورت ہے یا نہیں کیونکہ ہم میں سے اکثر کو بالکل ضرورت ہے۔ حقیقی سوال یہ ہے کہ ہم انہیں اپنے شہروں کے اندر کس طرح تعمیر کریں۔ اسمارٹ شہروں کے لیے شہری روڈ ایجنڈے کو ضروری طور پر چاہیئے ہندستانی شہروں کی تشفی کے لیے تین بنیادی اصولوں کی پاسداری ہو۔ ایسا ہمارے شہری نقل و حرکت کے لیے ہمارے روڈ کی کامیابی کے لیے ہے۔

نیٹ ورک مکمل کرنے کے لیے ہمیں مزید روڈوں کی ضرورت ہے۔ آیئے ان دو ملین آبادی پر توجہ دیں جو ایسے علاقے میں رہتی ہیں جو دو برج کے درمیان واقع ہیں، جو ویسٹرن ریلوے لائن کے اوپر سے جاتی ہیں، اور وہ برج گوکھلے برج (اندھیری) اور گورے گاؤں ملند لنک روڈ ہے۔ شہر کے بیشتر حصوں تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اس علاقے کے لوگوں کو ریلوے لائن پار کرنی ہوتی ہے۔

اس علاقے کے سات کلومیٹر کے اندر دو کنیکٹر برج ہیں جن سے ریلوے لائن پار کی جاسکتی ہے۔ ایک ایسے شہر کے لیے جو اپنی ریلوے لائن کے ذریعہ تین حصوں میں منقسم ہے، مشرقی اور مغربی کنیکٹر، نیٹ ورک

mai@embarqindia.org
pvasudevan@embarqindia.org

کے لیے بہت ہی اہم لنک ہے۔اس کے ساختیاتی اور جغرافیائی پس منظر کے مطابق ممبئی نے نارتھ ،ساؤتھ حصوں میں ترقی کی تاہم ایسٹ ویسٹ کنیکٹیوٹی پر بہت کم توجہ رہی۔لیکن اکثر نارتھ ساؤتھ علاقوں کو جوڑنے کی سہولت مہیا کرنے والے ایسٹ ویسٹ کنیکٹر کی بہتری کے بغیر نقل وحرکت کے راستے میں رکاوٹ آتی رہے گی۔احمد آباد جیسے شہر کے بالمقابل، جو سابرمتی ندی کے ذریعہ دوحصوں میں منقسم ہے، اس میں نقل وحرکت کی سہولیات کے لیے دس سے زائد برج ہیں۔اندرونی اور باہری دائرے مکمل ہیں اور نیٹ ورک بہت اچھا اور مکمل ہے۔احمد آباد میں بہتر ڈھنگ سے قائم کیا گیا نیٹ ورک ایک کلاسیک انڈیکیٹر ہے جس میں اوسط ٹرپ کی لمبائی پانچ کلومیٹر ہے۔

دوسری جانب بنگلور میں اوسط ٹرپ لمبائی تقریباً نو کلومیٹر پر محیط ہے۔شہر کی اہم سڑکیں۔رچمنڈ روڈ، ایم جی روڈ اور ریزیڈینسی روڈ ہیں، جو شمال سے جنوب کی طرف نکلتی ہیں اور ان کا گزر شہر کے درمیان سے ہوتا ہے۔ایک شخص کو وسط شہر کے سب سے گھنی آبادی والے حصے سے اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے سفر کرنا پڑتا ہے۔یہ سڑکیں تیز رفتار راستوں میں تبدیل ہوگئی ہیں جہاں کوئی بھی رہنا پسند نہیں کرتا۔اس طرح کے ماحول سے تجارت بھی دور ہورہی ہے جو کہ ترقی کے لیے کسی طور مناسب نہیں ہے۔اپنے نیٹ ورک کو مکمل کرنے کے لیے بنگلور کو ایک اندرونی رنگ روڈ کی ضرورت ہے جو ترقی یافتہ نقل وحمل کے لیے متعدد آپشن فراہم کرے گا۔

دوسرا اہم اصول روڈ نیٹ ورک کی صلاحیت کو مزید بڑھانا ہے۔اسے حاصل کرنے کے لیے یہاں کچھ عام شارٹ کٹ راستے ہیں جو اس صورت حال میں آسانیاں پیدا کرسکتے ہیں۔

سب سے پہلے، سگنل کوآرڈینیشن میں بہتری اور متنوع مطالبات کے لئے سگنل پروگرامنگ ہے۔سفر کرنے کا انداز ہر دن اور ہفتے تبدیل ہوتا رہتا ہے مثلاً مارننگ پیک، نون پیک، آفٹر نون پیک اوقات، شام کے پیک اوقات وغیرہ۔مطالبات کے مطابق سگنلوں کی پروگرامنگ نقل وحرکت کے انتظامات کو بہتر بنائے گا۔سگنل کوآرڈینیشن کے لیے ٹکنالوجی کا استعمال زبردست ٹریفک موومنٹ اور حقیقی وقت میں اس سے ہلکی ٹریفک کے لیے گرین سگنلوں کو مزید قوت فراہم کرے گا۔

ایک اور مختصر مدت کا اقدام یہ ہے کہ سڑک پارکنگ کا خاتمہ کیا جائے۔جب قومی سبسڈی پروگراموں مثلاً قومی دیہی روزگار گارنٹی ایکٹ (نریگا) سے موازنہ کیا جاتا ہے تو شہری باشندوں کو دی جانے والی سبسڈی میں سب سے بڑی سبسڈی پارکنگ ہوتی ہے۔روڈ پارکنگ سڑک کی صلاحیت اور ٹریفک کی رفتار کو بہت کم کردیتی ہے۔اسے روکنے کے لئے، گزشتہ دہائی میں ممبئی نے شہر بھر میں پارکنگ کی سہولت کی تعمیر کے لئے ڈویلپرز سے اپیل کی ہے۔تاہم، مفت یا کم قیمت اور غیر منتظم سڑک پارکنگ کی دستیابی نے ان سہولیات کو بے معنی بنا دیا ہے۔اسٹریٹ پارکنگ پر سخت اقدامات سے لوگوں کو سبق ملے گا اور وہ پیسہ دے کر گاڑی کھڑی کرنے کی سہولیات کا استعمال کریں گے اور روڈ پر گاڑی کھڑی کرنے سے باز آئیں گے جس سے ضرورت کے مطابق روڈ کی زیادہ جگہیں ٹریفک کے لیے کام میں آئیں گی۔

ایک تیسرا طریقہ ہموار ٹریفک کے بہاؤ کی سہولت کے لئے مجسم سڑک کی چوڑائی کو برقرار رکھنا ہے۔شہر کی سڑکیں اکثر سڑک کے کنارے ہونے والی عام سرگرمیوں مثلاً غیر رسمی تجارت کے لیے استعمال کی جانے لگتی ہیں۔ان سرگرمیوں اور سڑک جارحیت کو روکنے کے لئے نافذ کرنے والے اداروں کے بہتر انتظامات کے ذریعہ انہیں راستے پر کام کرنے سے روکا جاسکتا ہے جس سے روڈ ٹریفک کے لیے خالی ہوں گے۔

ان مختصر مدت کے اقدامات کے نتیجہ میں ہمارے شہر کی کم از کم نقل وحرکت میں بہتری آئے گی۔ہمارے شہروں کے لیے جہاں خالی جگہوں کی حد درجہ کمی ہے، ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم جو بھی سڑک تعمیر کریں اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال ہو۔جیسا کہ قومی شہری نقل و حمل کی پالیسی (NUTP) کی طرف سے ہدایت ہے جس کا مطلب ہے کہ گاڑیوں کی آمد ورفت کی بجائے لوگوں کو سہولیات فراہم کی جائیں۔

دراصل تھروپٹ میں بہتری سے صلاحیت میں اضافے کے سبب نمایاں بہتری آئے گی۔ دوسرے الفاظ میں، نقل وحرکت بس ریپڈ ٹرانزٹ (بی آر ٹی) کے عمل کے ذریعے نہیں بلکہ گاڑیوں کے مقابلے میں لوگوں کے تھروپٹ میں اضافہ سے نقل وحرکت میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔میکسیکو سٹی کے بی آر ٹی میٹروبس واضح طور پر ظاہر کرتی ہے کہ سڑک کو بہتر ڈھنگ سے استعمال کرنے کے لیے کس طرح سے شہر کی تنظیم نو ضرورت ہے۔روڈ تین لین والا تھا اور فی گھنٹہ ایک لین میں 2000 لوگوں کی آمد ورفت ہوتی تھی اس طرح سے ایک ہی سمت میں فی گھنٹہ 6000 افراد کل سفر کرتے تھے۔2005 میں، میٹروبس لائن 1 میکسیکو سٹی کے بیچ ہوکر بنائی گئی تھی۔سڑک کا ایک حصہ بی آر ٹی کے لیے مختص کرنے کے بعد اس کی صلاحیت میں زبردست اضافہ ہوا اور فی گھنٹہ مزید 15000 افراد بی آر ٹی میں سفر کرنے لگے۔

اس کا نفاذ ہندستان میں سڑک کی چوڑائی کے برابر 30-40 میٹر چوڑی سڑکوں پر کیا گیا تھا۔ بنیادی طور پر، سڑکوں پر سب سے بہترین جگہ جیسے تیز رفتار میڈن لین ہو جو لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد کو لے جانے والی بڑی گاڑیوں کے لئے بند کردیا گیا تھا۔

صلاحیت کو بڑھانے پر زور صرف اہم سڑکوں پر نہیں بلکہ پورے سڑک نیٹ ورک کو بہتر کرنے اور اس کی صلاحیت کو بڑھانے پر ہے۔بھارتی شہروں میں ہر اہم شہری راستوں پر بی آر ٹی کی ضرورت ہے۔ان برسوں میں، میٹروبس کو کامیابی کے ساتھ فروغ دیا گیا ہے اور شہر کے بیشتر راستوں پر 105 کلومیٹر کے فاصلے تک چلائی جارہی ہیں جس پر اب فی دن 900000 مسافر ایک نظام کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔ایک وسیع BRT نظام کے لئے اس کی کارکردگی کو بڑھانے والی چند خصوصیات کو مدنظر رکھنا چاہیے:

• لیول-بورڈنگ، لو بورڈنگ اور اترنے کے وقت کو برقرار رکھنے کے لئے• بند، وقف اسٹیشن• محفوظ پیدل مسافروں کے پار کرنے کے راستے• بڑے (اعلی صلاحیت والی)، آرام دہ اور پرسکون بسوں• ایک ٹکٹ خریدنے کے چکر میں بورڈنگ کے وقت پر موجود نہ ہونے سے بچنے کے لیے اسٹیشنوں پر خودکرایہ ادا کرنے کا نظام• ایک طاقتور، اچھی برانڈیڈ شناخت

بی آر ٹی میں اضافہ کے طور پر ٹیکنالوجی کو نافذ کیے جانے کا اثر بھی لوگوں کی ایک جماعت پر پڑے گا۔ بی آر ٹی کی ایک اہم رکاوٹ بیرونی ٹریفک کی صورت حال کی وجہ سے انٹرسیکشن تاخیر ہے۔انٹرسیکشن تاخیر کے اثرات کو کم کرنے میں سگنل ترجیح جیسا بہتر ٹریفک نظام مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔گاڑی ڈٹیکٹر چوراہے پر بس کی آمد کی شناخت کرلیتے ہیں اور اس وقت سگنل کے گرین مرحلے میں تیزی لایا جاتا ہے۔اندور بی آر ٹیز سگنل مراحل کو ایڈجسٹ کرنے اور بسوں کی ترجیح کے لئے ایک وائرلیس ٹریفک سگنل نظام کا استعمال کرتے ہیں۔

اندور اور احمد آباد کی مثالیں بتاتی ہیں کہ یہ ہندستانی

تناظر میں بھی بہت ہی کارآمد ہے۔ اندور میں آئی بس میں تمام عناصر کو شامل کیا گیا اور اب ایک مکمل BRT نظام چل رہا ہے۔ ادائیگی پہلے اور لیول بورڈنگ، ایک سینٹرلائزڈ کنٹرول سسٹم، بڑے دروازوں والی آرام دہ بسیں، اور ایک مخصوص شناخت والا نظام، مختلف بس راستوں پر چلتا ہے۔ جس نظام سے لوگ خود کو جوڑ سکتے ہیں۔ یاد کرنے کی بات یہ ہے کہ کاروں کے مقابلے میں ان بسوں میں کافی زیادہ لوگ سفر کر رہے ہیں کہ شہر کے مرکز میں 11 کلومیٹر پر مشتمل کوریڈور حال ہی میں فی دن 50 ہزار مسافروں سے تجاوز ہو گیا۔

تیسرے اصول کو 40:40 اصول کے طور پر جانا جاتا ہے۔ ایک شہر کے اندر تمام سڑکوں کو 40 کلومیٹر/فی گھنٹہ کی رفتار سے کم اور اس کی چوڑائی کم سے کم 40 میٹر سے نیچے ہی کرنی چاہیے۔ رفتار کی حد اکثر حادثات کے دوران موت کے خطرے کو کم کر دیتی ہے۔ مطالعے کے مطابق 30 کلومیٹر/گھنٹہ کی رفتار کی حد مصیبت کا خطرہ بہت کم کر دیتی ہے (روجین اور سندیر 2009)۔ نیو یارک شہر میں شروع کی سڑک کی حفاظت کے لئے شروع کی گئی ایک اشتہاری مہم کے مطابق مناسب رفتار کی حد اور پیدل چلنے والوں کے تحفظ پر اثرات میں فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ جب ایک پیدل چلنے والے کو 40 میل فی گھنٹہ (64 کلومیٹر/گھنٹہ) کی رفتار سے ٹکر ماری جائے تو اس کے بچنے کے 70 فی صد چانس ہیں۔ اور اگر 30 میل فی گھنٹہ (48 کلومیٹر/گھنٹہ) پر ٹکر ماری جائے تو اس کے بچنے کے 80÷ مواقع ہوتے ہیں۔ گاڑی کی محفوظ رفتار سڑک اموات پر اہم طور پر اثر انداز ہوتی ہے اس لیے سڑکوں کو اسپیڈ لمٹ کی یقین دہانی کے لیے ڈیزائن کیا جانا چاہئے۔

ہندستانی شہروں اور دنیا بھر کے شہروں سے حادثات کے اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ پیدل چلنے والے سب سے کمزور سڑک صارفین رہے ہیں سڑک حادثوں میں مرنے والوں کی سب سے زیادہ تعداد انہی کی ہے۔ مزید تفتیش بتاتی ہے کہ ان حادثات کی ایک اہم تعداد چوراہوں پر اور وسطی بلاک کراسنگ پر ہوتی ہے۔ یہ اس بات کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ ہمیں ایسے روڈ پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے چہ جائیکہ وسیع فٹ پاتھ بنائے جائیں۔ سڑکوں کو کھلے، وسیع چوراہوں کے طور پر تیار نہیں کیا جانا چاہیے جو ایک وقت میں سڑک پار کرنے کے لئے پیدل چلنے والوں کو اولمپک رنر میں تبدیل کرنے کے لئے مجبور کرے۔ سڑکیں عام پیدل چلنے والوں کے لئے آسان ہونی چاہئے۔

چھوٹے چوراہے، تنگ سڑکیں جنہیں پار کرنا آسان ہے، اور مڈ بلاک کراسنگ جو سب سے چھوٹی اور سب سے زیادہ سیدھا راستہ فراہم کرتا ہے، اسے 40 میل روڈ سے کم پر تیار کرنا چاہیے۔

ہمیں ہماری سڑکوں کے لائق استعمال ہونے پر سوال کرنے کی ضرورت ہے۔ کیا ایک 80 سالہ شخص ایک آرام دہ اور پرسکون طریقے سے سڑک پار کر سکتا ہے؟

کیا ہم ایک 8 سال کے بچے کو ہماری سڑکوں کے بغیر کسی سہارے کے پار کرنے کی اجازت دینا چاہتے ہیں؟ اچھی طرح سے ڈیزائن کی گئی سڑکیں عالمگیر سطح پر قابل رسائی اور اچھی طرح استعمال کے قابل ہوتی ہیں۔ اسے جوان، بوڑھے اور عمر دراز لوگ بہتر طرح سے استعمال کر سکتے ہیں۔ 40 میٹر کی چوڑی سڑک کامیابی کے اپنے اس مقصد کو حاصل کر سکتی ہے۔ نیو یارک شہر کے تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ عام لین کی چوڑائی کو 3.5 میٹر سے کم کر کے 2.75 میٹر کر دینے سے ٹریفک کی رفتار کم کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ پیدل چلنے والوں کے لیے فٹ پاتھوں اور سائیکل پٹریوں کے لئے 10 میٹر کی جگہ کو خاص کرنے سے روڈ سیکشن مکمل ہو جائے گا۔ بنیادی طور پر، ٹریفک کی ایک بہت اچھی سطح کو 32 میٹر چوڑی سڑک کے اندر حاصل کیا جاسکتا ہے، جس میں بی آر ٹی لین کا نفاذ بھی ہوگا، جس سے سفر کرنے والے لوگوں کی تعداد میں اضافہ بھی ہو جائے گا۔

اسی طرح، چھوٹی اور اندر اندر کی سڑکوں کو 20 کلومیٹر/گھنٹہ کی رفتار کی حد کے ساتھ ایک 20 میٹر چوڑی سڑک کے طور پر تیار کیا جاسکتا ہے۔ 10 کلومیٹر/گھنٹہ کی رفتار کی حد والی 10 میٹر چوڑائی کی پڑوس والی سڑکوں کو تیار کیا جاسکتا ہے جہاں سائیکل، لوگ، اور کاریں سبھی آسانی کے ساتھ محفوظ رہ سکتی ہیں۔ یہ اہم ہے کہ یہ رفتار کی حد یا کیمروں کی وضاحت کرنے والی اسپیڈ پوسٹ کے ذریعے منظم نہیں کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں سڑکیں اس طرح ڈیزائن کرنی چاہیے جو مطلوبہ رفتار اور مطلوبہ ڈیزائن کو پورا کریں۔

اور یہ شہری ڈیزائن کے عناصر مثلاً رکاوٹیں، چکیں، رفتار کو کمزور کرنے کے لیے لین کی چوڑائی کم کرنا تا کہ گاڑی کی رفتار کو سست کیا جاسکے، اور محفوظ فٹ پاتھوں اور کمزور صارفین کی حفاظت کے لیے سائیکل لین وغیرہ بنا کر یہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔ شہری ڈیزائن پیدل مسافروں کی پار کرنے کی تکلیفوں کو کم کر سکتے ہیں جو لوگوں کو شدید رفتار سے پار کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں۔ پیدل چلنے والوں کے اکثر کاروں کو چکما دیتے دیکھا جاتا ہے۔ وسیع سڑکوں کو پیدل چلنے والوں کو دوڑ کر سڑک پار کرنے کی ضرورت کے حساب سے تیار کیا جانا چاہیے۔ پیدل چلنے والوں کے ریفیوج آئی لینڈ، بلب آؤٹ، براہ راست اور کم سے کم کراس واک کے استعمال سے محفوظ پیدل مسافر تحریک کی سہولت ملے گی۔

اسٹریٹ ڈیزائن، لوگوں کے لئے ہائی وے کی تعمیر کے لئے مرکوز ڈیزائن کے ذریعہ ایک سائنس کے روپ میں تبدیل ہو گئی ہے نیو یارک جیسے شہروں کی جانب سے ڈیزائن مینولس کے اجرا نے ان کی توجہ روڈ کی وسعت کو برابر برابر تقسیم کرنے پر مرکوز کر دیا ہے۔ جولائی 2006 سے جون 2009 تک، نیو یارک نے 200 میل (320 کلومیٹر) سے زیادہ سائیکل پٹریوں کی تعمیر کیا ہے۔ دہلی میں، UTTIPEC ڈیزائن ہدایات بھی سڑک ڈیزائن میں کچھ بہتر وسائل فراہم کرتی ہیں، تاہم، ہمیں ابھی یہ دیکھنا ہے کہ اسے کس طرح نافذ کیا جاسکتا ہے۔ انڈین روڈ کانگریس (آئی آر سی) 103 پگڈنڈیوں کی ڈیزائن سے متعلق، بولارڈس اور دیگر ٹریفک تسلی اقدامات کے استعمال پر بہترین تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ اس مینوول میں روڈ وے ڈیزائن ہدایات پر توجہ کے برخلاف پس منظر کے حساب سے سڑک ڈیزائن عناصر کو شامل کیا گیا ہے۔

ہندستان میں شہری سڑکیں سب سے بڑے عوامی مقامات ہیں۔ یہاں سڑکوں کی تعمیر میں ایک بڑھتی ہوئی دلچسپی دکھائی گئی ہے۔ ممبئی میں ہم نے جوگیشوری وکرولی لنک روڈ (JVLR) اور سانتا کروز چیمبور لنک روڈ (SCLR) کی تعمیر کی جو ایسٹ ویسٹ روابط کے لیے بہت ضروری تھا۔ تاہم، اصول نمبر 2 اور 3 کا نتیجہ کیا ہے؟ ہم لمبے روڈ بناتے ہیں جو صارفین کی اکثریت یعنی پیدل چلنے والوں کی ضروریات کو مسترد کر دیتا ہے۔ اس کے نتیجے میں، وہ محفوظ طریقے سے سڑک کو استعمال کرنے کے لئے ہائی جمپر اور دوسرے نمبر میں تبدیل کرنے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ہم فعال طریقے سے کام کریں تا کہ روڈ کو اس طرح استعمال کرنے کی یقین دہانی کرائی جاسکے۔ یہ ہمارے شہر میں ڈیزائن کے ایجنڈے میں مقرر اصولوں کے مطابق سڑکوں کی تعمیر نہیں کی جاتی ہے۔

☆☆☆

منور حسن کمال

'اسمارٹ سٹی':

ملک کو نئی سمت دینے والا قدم

وزیر اعظم نریندر مودی ہندستان کو نئی اونچائیوں کی جانب لے جانے کے لئے کوشاں ہیں اور ملک ان کی قیادت میں ہندستان کے عوام کے خوابوں کی تکمیل کی جانب بڑھ رہا ہے۔ انھوں نے 2014 کے انتخابات سے قبل اپنی انتخابی ریلیوں کے دوران عوام سے جو وعدے کیے تھے، ان کو شروع کراکر پایۂ تکمیل تک پہنچانا بھی چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم کے انتخابی وعدوں میں سے ایک اہم وعدہ 'اسمارٹ سٹی' بنانے کا بھی تھا۔ گزشتہ برس وزیر اعظم کی حلف برداری کے بعد سے ہی عوام کو اس بات کا انتظار تھا کہ وزیر اعظم اپنے اہم انتخابی وعدے 'اسمارٹ سٹی' کو کب عملی جامہ پہناتے ہیں۔ 25/جون 2015ء کو انھوں نے وگیان بھون میں 3 اہم شہری پروجیکٹوں کا آغاز کیا۔ یہ پروجیکٹ 'اسمارٹ سٹی'، 'امرت اسکیم' اور سبھی کے لئے رہائشی مکان ہیں۔ اس موقع پر وزیر اعظم نے جہاں ان پروجیکٹوں کو ایک چیلنج کے طور پر پیش کرنے کی بات کہی، وہیں انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہندستان کے عوام اپنے شہروں کی ترقی کے خواب کی تشکیل میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ان تمام شہروں کو جو مطلوبہ پیرامیٹر کو مسابقتی طریقے سے پورا کرنے کے اہل ہیں ان کو 'اسمارٹ سٹی' کی شکل میں ترقی دی جائے گی۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ ان شہری ترقیاتی اسکیموں کو محض حکومت نے تیار نہیں کیا ہے، بلکہ مرکزی حکومت نے اس کے لیے سب سے بڑا مشاورتی گروپ بنایا ہے۔ اس اسکیم میں ان تمام ریاستوں کے وزرائے اعلیٰ اور شہری ترقیات کی وزارتوں کے ساتھ ساتھ دوسرے ترقیاتی گروپ بھی شامل کیے جارہے ہیں۔

وزیر اعظم نے 'اسمارٹ سٹی' کا ایک ایسا آسان نظریہ پیش کیا ہے، جس میں ٹیکنالوجی، نقل و حمل، توانائی کی کارکردگی، ضرورتوں کے مطابق کام کے مواقع کے ساتھ ساتھ سائیکل چلانے کو بھی ترجیح دی جائے گی۔ اس سے یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل امر نہیں کہ حکومت اپنے باشندوں کو ہر ممکن سہولتیں فراہم کرنے کے تئیں کتنی حساس ہے۔ خاص طور پر رہائش گاہوں کے حوالے سے عوام کی پریشانیوں کو ختم کرنے کے لیے ممکنہ طور پر کام کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ اس سلسلے میں ایک بل پارلیمنٹ میں پہلے ہی پیش کیا جا چکا ہے۔ وزیر اعظم کو اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ عوامی نمائندوں اور رہنماؤں کو ان کے اچھے کاموں کے سبب ہی یاد کیا جاتا ہے۔

وزیر اعظم سمجھتے ہیں کہ غریب لوگوں کا بہتر معیار زندگی اور ان کے گزر بسر کے طریقوں کو سہل اور یقینی بنانا اچھے رہنماؤں کی اہم ذمے داری ہے۔ وزیر اعظم چاہتے ہیں کہ شہری ترقیات کی تمام اسکیمیں عوامی شراکت کے ساتھ آگے بڑھیں۔ وزیر اعظم شہرکاری کو ایک خوش گوار عمل اور شہری مراکز کو ترقیاتی رفتار کی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی اس کوشش کو عملی جامہ پہنانا چاہتے ہیں کہ شہری اور دیہی ترقیات کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہونا چاہئے۔ واضح رہے کہ بڑے شہروں پر آبادی کا دباؤ کم کرنے کے لیے چھوٹے شہروں کو پہلی قطار میں لانے کے لیے مرکزی وزارت برائے شہری ترقیات ایک مسودہ پہلے ہی تیار کر چکی ہے۔ وزیر اعظم کے اس قدم کو اس پر عمل آوری کو یقینی بنانے کی سمت میں اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

'اسمارٹ سٹی' کے لیے شہروں کا انتخاب ان میں مقابلے کے ذریعہ کیا جائے گا۔ جب کہ 'اٹل مشن' (اے ایم آر یو ٹی) کے تحت پانچ سو (500) شہروں کی شناخت کی جارہی ہے۔ اے ایم آر یو ٹی کے ذریعہ حکومت کا ہدف شہروں کو اپنے پھیلاؤ کا موقع فراہم کرنا ہے۔ تمام افسروں اور نمائندوں پر یہ ذمے داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس 40 فیصد آبادی کو بہتر معیار زندگی فراہم کریں جو یا تو شہروں میں رہتے ہیں یا اپنی گزر بسر کے لیے شہروں پر منحصر ہیں۔ وزیر اعظم اس بات پر بھی قائم ہیں کہ دیہی علاقوں سے آنے والے لوگوں اور جھگی بستیوں میں رہنے والے لوگوں کی خواہشات کا بھی بدلتے ماحول میں توازن قائم رکھنا ضروری ہے۔

'اسمارٹ سٹی' کو اس نظریہ سے بھی بہتر بنایا جائے گا کہ لوگ اپنے کام کرنے کی جگہوں پر آسانی کے ساتھ پہنچ سکیں، اس لیے کہ اپنے کام کی جگہوں پر پہنچنے میں ان کا اچھا خاصا وقت خراب ہوتا ہے اور دیگر کاموں کے لیے بہت کم وقت بچتا ہے۔ موجودہ وقت میں دو کروڑ مکانوں کی کمی بتائی گئی ہے اور 2022 میں ہندستان کی آزادی کے 75 برس پورے ہو جائیں گے اور اس وقت تک ہر کسی کو رہائش گاہ مہیا کرانا ملک کے نمائندوں کی ذمے داری ہے۔

'اسمارٹ سٹی' پر 48 ہزار کروڑ اور امرت منصوبہ پر آئندہ پانچ برس میں 50 ہزار کروڑ روپے خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ 2022 تک سب کے لیے مکان منصوبہ پر اگلے سات برس میں 3 لاکھ کروڑ روپے کے اخراجات ہو سکتے ہیں۔ مکان منصوبہ کے تحت کمزور طبقوں اور کم آمدنی والے لوگوں کو 15 برس کی مدت میں 6.5 فی صد کی سود سبسڈی فراہم کرائی جائے گی۔ اس حساب سے اس منصوبہ کا فائدہ اٹھانے والے ہر شخص کو 2.3 لاکھ روپے کا فائدہ ہوگا۔

این ڈی اے حکومت کا 'اسمارٹ سٹی' منصوبہ صرف شہروں میں رہنے والوں کا معیار زندگی ہی بلند نہیں کرے گا، بلکہ آنے والے دنوں میں یہ ریاستوں میں سیاست کا انداز بھی بدل دے گا۔ وزیر اعظم کا اسمارٹ سٹی منصوبہ ان کی دور اندیش سیاسی سوچ کا مظہر ہے تاکہ اس کی بنیاد پر نہ صرف آنے والے دنوں میں ریاستوں میں انتخابات لڑے جا سکیں بلکہ ایک وزیر اعلیٰ کی مدت کار کے دوران کامیابی اور ناکامی کا تجزیہ 'اسمارٹ سٹی' سے متعلق اس کی پالیسیوں سے بھی ہو۔

ملک کے کئی وزرائے اعلیٰ نے ہوا کے اس رخ کو دیکھتے ہوئے اپنے یہاں 'اسمارٹ سٹی' کے لیے منصوبے بنانے

مضمون نگار دہلی میں مقیم صحافی ہیں۔
mh2kamal@gmail.com

شروع کردیے ہیں۔ آندھراپردیش کے وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ کے چندر شیکھر راؤ اور مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے مرکز کے منصوبے سے پہلے ہی 'اسمارٹ سٹی' کے منصوبہ پر کام کرنا شروع کردیا ہے۔ نائیڈو نے سنگاپور کے ساتھ مل کر اپنی ریاست کے نئے دارالحکومت 'امراوتی' کو بین الاقوامی سطح کے 'اسمارٹ سٹی' کے طور پر فروغ دینے کا مسودہ تیار کیا ہے۔ فڑنویس نے ریاست میں پرائیویٹ سیکٹر کی مدد سے 25 نئے 'اسمارٹ سٹی' پر کام کرنا شروع کردیا ہے۔

اترپردیش میں 13 اسمارٹ سٹی بنائے جائیں گے، جن میں لکھنؤ کے ساتھ ساتھ کئی اہم شہروں کی تقدیر بدل سکتی ہے اور وہ اسمارٹ سٹیز کی فہرست میں شامل ہو سکتے ہیں۔ ان میں چمڑا صنعت کے لیے مشہور چاہے کانپور ہو، کنبھ اور گنگا ٹورزم الٰہ آباد ہو، بندیل کھنڈ کا دروازہ جھانسی ہو، اودھ کا سابق دارالحکومت فیض آباد ہو، تاج نگری آگرہ ہو یا پھر وزیر اعظم کا پارلیمانی حلقہ وارانسی ہو، ان سب کو جدید طرز پر آراستہ کیا جاسکتا ہے۔ جنوبی ہند کو بھی وزیر اعظم کی اسمارٹ سٹی کی سوغات ملے گی۔ دوسرے نمبر پر تمل ناڈو ہے جہاں 12 اسمارٹ سٹی بنائے جائیں گے، وہیں کرناٹک میں 6، تلنگانہ میں 2، کیرالہ میں ایک اور آندھراپردیش میں 4 اسمارٹ سٹی بنائے جائیں گے۔ آندھراپردیش کے جن شہروں پر وزیر اعظم کی نظر کرم ہونے والی ہے ان میں گنٹور، وجے واڑہ، کرنول اور چتوڑ ہیں۔ گنٹور کو جنوبی ہند کی مرچ راجدھانی کہا جاتا ہے۔ ہندستان میں مرچ کی پیداوار سب سے زیادہ یہیں ہوتی ہے تو وجے واڑہ آندھراپردیش کا سب سے صاف شفاف شہر ہے۔ کرنول رائل سرحد کا دروازہ ہے اور گنٹور میں قدیم تہذیب کی ان گنت نشانیاں موجود ہیں۔

مہاراشٹر کے 10 اسمارٹ سٹیز کی فہرست میں پونہ، ممبئی، ناسک، ناگپور، اورنگ آباد، شرڈی، جلگاؤں اور بھیونڈی بے حد اہم ہیں۔ ممبئی ملک کی تجارتی راجدھانی ہے، وہیں ثقافتی تہذیب کی نشانی پونہ ہے۔ کنبھ میلے کے لیے مشہور ناسک ہے اور مذہبی اعتبار سے خصوصیت کے ساتھ شرڈی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے لدھیانہ، امرتسر، جالندھر اور پٹیالہ بڑے اور اہم شہر ہیں۔ لدھیانہ پنجاب کا سب سے بڑا شہر ہے، جہاں یوپی، بہار اور اڑیسہ کے سب سے زیادہ مزدور روزگار سے وابستہ ہیں۔ ہرمندر صاحب کا شہر امرتسر ریاست کا مذہبی مرکز ہے۔ یہاں اکال تخت بھی ہے جس کی سیاسی حیثیت مسلّم ہے۔ پنجاب کا سب سے قدیم اور بڑا صنعتی مرکز جالندھر اور پٹیالہ بھی اہم شہروں میں ہیں۔

مدھیہ پردیش میں 7 اسمارٹ سٹی بنائے جائیں گے۔ ان میں بھوپال کے ساتھ ساتھ اندور، گوالیر، برہانپور، جبل پور اور گنا شامل ہونے والے ہیں۔ جھیلوں کا شہر بھوپال، آبادی کے لحاظ سے ریاست کا سب سے بڑا شہر اندور، جو ریاست کی اقتصادی راجدھانی بھی ہے، سیاحتی راجدھانی گوالیر، عہد مغلیہ سے مراٹھا عہد تک ان گنت تاریخی نشانیوں کا شہر برہانپور، گولہ بارود بنانے کی 4 فیکٹریوں کا شہر جبل پور اسمارٹ سٹیز کی فہرست میں اہم مقام پاسکتے ہیں۔

راجستھان کے حصے میں اسمارٹ سٹیز میں سے 4 آئیں گے، حالاں کہ 7 شہروں پر گفتگو ہو رہی ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی نگری اجمیر، پرندوں کی نگری بھرت پور، نمکین کے لیے مشہور بیکانیر، چٹکیلی دھوپ کے سبب سن سٹی اور نیلے مکانات کی وجہ سے 'بلیو سٹی' کے نام سے مشہور جودھپور، ساڑھی کے لیے جانا جانے والا کوٹہ اور جھیلوں کے سبب مشرق کے 'وینس' کے نام سے مشہور اودے پور بھی اسمارٹ سٹی کی فہرست میں جگہ بنا سکتے ہیں۔

بہار کے حصے میں 3 اسمارٹ سٹی ہیں، لیکن بات 5 شہروں پر ہو رہی ہے۔ بوڑھی گنڈک ندی کے طوفان سے نبرد آزما رہنے والا اور شاہی لیچی کی مٹھاس کے لیے مشہور مظفر پور، بودھ، جین اور ہندو مذہب کے لیے بے حد اہم گیا، سلک سٹی اور تسر کی ساڑھیوں کے لیے مشہور بھاگل پور اور جنوبی بہار کا تعلیمی اور تجارتی شہر بہار شریف اس فہرست میں شامل ہیں۔ ظاہری بات ہے کہ اسمارٹ سٹی کا ماڈل ہندستان کے لیے بالکل نیا ہے، اس لیے یہ کام بہت سے مسائل بھی لائے گا۔ ان مسائل کو دور کرکے نہ صرف پورے شہر کو نیا سسٹم دینا ہوگا، بلکہ یہاں کے باشندوں کو اس کے لیے ذہنی طور پر تیار بھی کرنا ہوگا۔ اسمارٹ سٹی کا منصوبہ وزیر اعظم نریندر مودی کا بہت اہم منصوبہ ہے اور وہ دل سے اس پر عمل آوری چاہتے ہیں، اس لیے حکومت اسے روبہ عمل لانے کے لیے کوئی کسر نہیں چھوڑ رہی ہے، لیکن راستے میں تھوڑے مسائل تو آئیں گے ہی، جیسے ریاستوں کی علاقائی سیاست سے نبرد آزما ہونا ہوگا اور جو شہر پلاننگ میں شامل ہیں، ان کی موجودہ صورت حال کو سنوارنے کا کام بھی دشوار تر ہے، لیکن چوں کہ اس سلسلے میں وزیر اعظم کا خصوصی رجحان دیکھا جا رہا ہے تو امید ہے آئندہ پانچ برس میں یہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔

40 لاکھ تک کی آبادی والے شہر 'اسمارٹ سٹی' کے لیے پہلی پسند قرار دیئے گئے ہیں، جب کہ اس سے زیادہ آبادی والے شہروں کے ساتھ سیٹلائٹ شہروں کو اسمارٹ سٹی کے زمرے میں لانے کا منصوبہ ہے۔ بعض بڑے مذہبی شہروں جیسے وارانسی، بودھ گیا اور امرتسر وغیرہ کو بھی اسمارٹ سٹی کے زمرے میں لانے کا منصوبہ ہے۔

'اسمارٹ سٹی' میں کیا کیا خصوصیتیں ہوں گی، جو انھیں دوسرے شہروں سے ممتاز بنائیں گی، اس سلسلے میں وزیر برائے شہری ترقیات وینکیا نائیڈو نے کچھ تجاویز پیش کی ہیں، جن کی مختصراً ترتیب درج ذیل ہے:

☆100 اسمارٹ شہروں کو 24 گھنٹے بجلی اور پانی کی سپلائی فراہم کرائی جائے گی۔

☆ایسا ٹرانسپورٹ نظام بنانے کا منصوبہ ہے، جس سے 30 سے 45 منٹ میں شہر کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کی دوری طے کی جاسکے۔

☆ہر گھر سے زیادہ سے زیادہ 800 میٹر کی دوری پر پبلک ٹرانسپورٹ نظام موجود ہو۔

☆اسمارٹ ہیلتھ کیئر خدمات اور سرکاری کاموں کے لیے 'سنگل ونڈو سسٹم' موجود ہو۔ ☆اسمارٹ سیوریج - کوڑا اٹھانے کا نظام موجود ہو۔ ☆سرکاری کام کاج میں شفافیت لانے کا بھی منصوبہ ہے تاکہ سرمایہ داروں میں بھروسہ قائم ہو اور تجارت اور روزگار کے مواقع میں اضافہ ہو۔

☆اسمارٹ شہروں میں اسمارٹ ایجوکیشن کا انتظام ہو۔ آئی ٹی نیٹ ورک سے جڑے ان شہروں میں عوامی مینجمنٹ کے لیے زیادہ سے زیادہ تکنیک کے استعمال کا منصوبہ ہے۔

اسمارٹ سٹی کے لیے درج ذیل سہولتوں کا اہتمام لازمی ہے:

☆ایک اسمارٹ سٹی میں پبلک انفارمیشن، الیکٹرانک سروس، عام سہولتیں، بہتر پانی سپلائی، پارکنگ، گرین بلڈنگ، اسمارٹ میٹر اور مینجمنٹ کی سہولت ہونی چاہیے۔

☆کسی شہر میں ٹیکنالوجی کا استعمال کس حد تک اور کس کے لیے کیا جا رہا ہے، اسمارٹ سٹی کے لیے یہ ضروری ہے۔

☆شہر کی عمارتیں طے شدہ ضوابط کے تحت بنانی ضروری ہیں۔ ☆چمچماتی چوڑی سڑکیں، صاف ستھری گلیاں، منظم اور قاعدے سے بنی عمارتیں، یہ اسمارٹ سٹی کی اہم خصوصیات ہیں۔

دنیا کے پہلے پانچ اسمارٹ سٹی درج ذیل ہیں:

1. اسپین کا شہر بارسلونا ہے، جس کی آبادی 16 لاکھ سے زیادہ ہے۔ 2. نیویارک امریکہ کا سب سے زیادہ آبادی والا شہر ہے۔ اسٹیچو آف لبرٹی کا شہر، یہاں پر اقوام متحدہ کا صدر دفتر بھی ہے۔ 3. لندن، یوروپ کا دوسرا سب سے زیادہ آبادی والا شہر ہے اور برٹش راج شاہی اور یوروپین طرز کی شاندار عمارتوں کا شہر۔ 4. فرانس کا شہر 'نیس' پہاڑوں کے سایے میں بسے اس شہر کی خوبصورتی کے سبب ہی اسے نیس کہا جاتا ہے۔ 5. پانچ اسمارٹ سٹی کی فہرست میں سنگاپور اکلوتا شہر ہے۔ دنیا کے سب سے بڑے تجارتی شہروں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

☆☆☆

ندیم عباسی

اسمارٹ سٹیز:

حکومت کا انقلاب آفریں قدم

حکومت کے اہم منصوبوں میں سے ایک ہے ملک میں سو اسمارٹ سٹی کا قیام۔ وزیراعظم مسٹر نریندر مودی نے اسمارٹ سٹیز مشن کا آغاز کرتے ہوئے اس مشن کیلئے عملی رہنما خطوط جاری کرکے اس بات کا عندیہ دیا ہے کہ دو مرحلے والے مقابلے کے ذریعے اسمارٹ سٹیز مشن کے تحت صرف اہل شہروں کو ہی ترقی دی جائے گی جبکہ 100 اسمارٹ سٹیز کو ترقی دینے کا چیلنج ہے۔ رہنما خطوط میں وضع کئے گئے مقابلے کے دو مرحلے میں استعمال ہونے والے انتخاب کے پیمانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ مقابلے کے دونوں مرحلوں میں انتخاب کے پیمانے استعمال کئے جائیں گے۔ سٹی چیلنج کمپیٹیشن کے پہلے مرحلے میں ہر ریاست اور مرکز کے زیرانتظام علاقے کچھ پیمانوں کی بنیاد پر اپنے سبھی شہروں کا شمار کریں گے اور مقابلے کے مرحلے دو میں حصہ لینے کے لئے ممکنہ اسمارٹ شہروں کی دی گئی تعداد کے مطابق سب سے زیادہ شمار کرنے والے کو نامزد کیا جائے گا۔ مرکز اور ریاست کے زیرانتظام علاقے کے تحت مرحلہ ا کے لئے مندرجہ ذیل پیمانے دیئے گئے ہیں: خدمات کی موجودگی کے تحت 2011 کی مردم شماری کے سروس سطحوں میں اضافہ۔ ایک آپریشنل آن لائن شکایت کے ازالے کا نظام۔ کم سے کم پہلے ماہ ای-نیوز لیٹر کی اشاعت اور پچھلے دو مالی برسوں کی ویب سائٹ پر میونسپل کارپوریشن کے بجٹ کے خرچ کی تفصیلات کی اشاعت شامل ہے۔ سبھی ریاستوں اور مرکز کے زیرانتظام علاقوں کے ذریعے 100 امکانی اسمارٹ شہر مرحلہ ایک پیمانے کی بنیاد پر اسمارٹ شہر کے منصوبے تیار کریں گے جن کو مالی امداد فراہم کرنے کیلئے شہروں کا ترجیحی طور پر مقابلے کے مرحلے دو میں سختی کے ساتھ جائزہ لیا جائے گا۔ اس مرحلے کے پہلے دور میں سب سے زیادہ اسکور کرنے والے 20 چوٹی کے شہروں کا انتخاب اس مالی سال کے دوران مالی امداد کے ذریعے کیا جائے گا۔ مقابلے کے ایک دور کے دوران مالی مدد کے لئے 40 شہروں کا انتخاب کیا جائے گا۔

مرکزی حکومت نے آئندہ پانچ برسوں میں دو نئے شہری مشن کے تحت شہری ترقی کے سلسلے میں تقریباً ایک لاکھ کروڑ روپئے کے خرچ کی منظوری دے دی ہے۔ 48 ہزار کروڑ روپے اور 50 ہزار کروڑ روپے کے سرمائے سے تعمیر نو اور شہری تبدیلی کے علاوہ پانچ سو اسمارٹ سٹی مشن کے لئے اٹل مشن کو بھی منظوری دی ہے۔ اسمارٹ سٹی مشن کے تحت مختص ہر شہر کو پانچ سال کے لئے ایک سو کروڑ روپے سالانہ کی مرکزی امداد حاصل ہوگی۔ اسمارٹ سٹی مشن پروگرام کے تحت مناسب اور پینے کے صاف پانی، صفائی ستھرائی اور ٹھوس کرے کے بندوبست جیسی بنیادی ڈھانچے کی خدمات پر خاص توجہ دی جائے گی۔ غریبوں کے لئے سستا مکان، بجلی کی سپلائی، آئی ٹی کی خدمات، بہتر حکمرانی، صحت اور تعلیم جیسی خدمات اسمارٹ سٹی کے تحت فراہم کی جائیں گی۔ اس سلسلے میں کچھ پیش رفت بھی ہوئی ہے اور شاکھا پٹنم، الہ آباد اور اجمیر کو اسمارٹ سٹی بنانے کے واسطے تیز رفتار اقدامات کے لئے ہندستان اور امریکہ متفق ہوگئے ہیں۔ شہری ترقیات کے وزیر ایم ونکیا نائیڈو اور ہندستان کے دورے پر آنے والی امریکہ کی کامرس کی وزیر محترمہ پینی پرٹزکر کی ملاقات کے دوران اسمارٹ کارڈ کے طور پر شہروں کی ترقی سے متعلق معاملات پر تفصیل سے بات چیت ہوئی۔ ان تینوں شہروں میں سے ہر ایک کے لئے آئندہ تین ماہ میں ٹھوس ایکشن پلان تیار کرنے کے واسطے ٹاسک فورس قائم کرنے سے متعلق ونکیا نائیڈو کی تجویز پر امریکی وفد نے رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ ہر ایک ٹیم میں مرکزی اور متعلقہ ریاست کی حکومت کے علاوہ امریکی تجارتی اور ترقیاتی ایجنسی یو ایس ٹی ڈی اے میں سے ہر ایک کے تین نمائندے شامل ہوں گے۔ شہری ترقیات کے مرکزی وزیر نے 100 اسمارٹ شہروں: اختراع اور مربوط اپروچ کی ضرورت پر ایک کانفرنس میں اسمارٹ شہروں کی تعمیر میں چیلنجوں اور مواقع کے مقاصد کے بارے میں روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ زور دیتے ہوئے کہا ہے کہ سماجی اقتصادی شمولیت کو یقینی بنانے کے لئے اسمارٹ شہر تعمیر کئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ اضافی معاشی مواقع میں اضافہ کرکے روزگار کے مواقع کو فروغ دیا جائے گا اور اس طرح اس سے زیادہ تر غریبوں کو فائدہ ہوگا۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ اس وقت غریب اور سماج کے محروم لوگ مساوی حق سے محروم ہیں اور انہیں سڑک ٹرانسپورٹ نظام، بجلی، پانی وغیرہ جیسی شہری سہولتیں میسر نہیں ہیں اور اس سلسلے میں تیزی سے تبدیلی کی ضرورت ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ غریب کمزور شہری منصوبہ بندی کے پیش نظر نقصان میں ہے لہٰذا حکمرانی کے ڈھانچے اور اسمارٹ شہروں کو ان کمیوں کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسمارٹ شہروں کی تعمیر کے لئے اختراعی اپروچ ضروری ہے۔ مسٹر نائیڈو نے کارپوریٹروں اور سرمایہ کاروں سے اپیل کی کہ وہ عوام، سرکار اور نجی شراکت داری کو کامیاب بنائیں تاکہ سرمایہ کاری کی زبردست ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔ شہری ترقیات کے وزیر مسٹر ایم وینکیا نائیڈو نے انڈین چیمبرس آف کامرس کے زیراہتمام نئی دہلی میں 'اسمارٹ سٹیز- اختراعاتی اور مربوط نقطہ نظر کی ضرورت' کے موضوع پر اپنے خطاب میں کہا کہ بڑھتی ہوئی شہر کاری ایک چیلنج ہے اور موقع بھی۔ انہوں نے کہا کہ شہر کاری اور اقتصادی ترقی میں قریبی رشتہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندستان میں شہر کاری کے شعبے میں زبردست پیش رفت کا امکان ہے اور اس کے موجودہ 31 فی صد سے 2050 تک 50 فی صد تک پہنچ جانے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسمارٹ شہروں کی تعمیر ایک ایسا دلکش تصور ہے جس نے لوگوں کو موجودہ وقت میں دیگر اسکیموں کے مقابلے سب سے زیادہ اپنی طرف راغب کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسمارٹ شہر ایک ایسا شہر ہے جس کے اندر آنے جانے' کام کرنے کی آسانی ہو۔ ایسے شہروں میں معیاری اداروں اور معاشی بنیادی ڈھانچوں کا ہونا ضروری ہے۔ تاہم اسمارٹ شہروں کی تعمیر کوئی آسان کام نہیں ہے بلکہ

B-61' ڈی ڈی اے فلیٹس' سریتا وہار' نئی دہلی

اس راہ میں متعدد چیلنج درپیش ہیں جن کا تعلق وسائل، اسمارٹ لیڈرشپ اور اسمارٹ عوام سے ہے۔

وزیراعظم نے امرت، اسمارٹ سٹی مشن اور سب کے لئے مکان (شہری) مشن کے آغاز پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج ایک چھت کے نیچے شہری بھارت جمع ہوا ہے۔ شہری بھارت ایک طرح سے اس سائنس عمارت میں وہ لوگ بیٹھے ہیں جن کے ذمہ ملک کے قریب قریب 40 فی صد شہریوں کی خوشی-سہولت کی ذمہ داری ہے۔ اس ملک کی 40 فی صد آبادی قریب قریب 40 فی صد جو یا تو شہروں میں زندگی گزارا کرتی ہے یا شہروں پر منحصر اپنی زندگی گزارتی ہے۔ ان کو معیاری زندگی کیسے ملے، ایک عام انسان کی جو بنیادی ضرورت ہے اس کی تکمیل کیسے ہو اور جب پوری دنیا کی توجہ بھارت کی طرف ہے تو ہم...... دنیا جن بلندیوں پر پہنچی ہے۔ اس سے برابری کرنے کی سمت میں اور اس سے آگے بڑھنے کی سمت میں پہل کس طرح کریں، شروع کس طرح کریں اور کس سمت میں آگے بڑھیں۔ ان دونوں مقاصد کی تکمیل کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایک طرف جھگی جھوپڑی میں زندگی کا گزارا کرنے والا وہ خاندان، ایک طرف روزی روٹی کی تلاش میں شہر آیا ہوا مجبور شہری اور دوسری طرف بدلتا ہوا عالمی ماحول ایک دوسرے کی صورت میں ہمیں گزرنا ہے۔ ہم یوں مایوس ہو کر نہیں بیٹھ سکتے کہ دنیا تو بہت آگے بڑھ چکی، پتہ نہیں ہم یہ کر سکتے ہیں کہ نہیں کر سکتے ہیں۔ ہم اداس ہو کر نہیں بیٹھ سکتے کہ ٹھیک ہے بھئی وہ اپنی روزی روٹی کے لئے آئے ہیں وہ اپنا گزارا کرلیں گے۔ جی نہیں! ہمارے ملک کے غریبوں کو ہم ان کے نصیب پر نہیں چھوڑ سکتے۔ ہمارا فرض ہے، ہماری ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے اگر ہم آگے بڑھتے ہیں تو حالات بدلے جاسکتے ہیں، حالات میں بہتری کی گنجائش ہے اور مقصد کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ان باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے شہری زندگی میں تبدیلی لانے کے لئے آپ سب کے ساتھ دو دن تک تبادلہ خیال ہونے والا ہے۔ یہاں پر منتخب ہوئے جو نمائندے بھی ہیں اور یہاں پر شہری علاقوں کی ذمہ داری سنبھالنے والے چاہے نگر پالیکا ہوں، یا مہا نگر پالیکا ہوں، اس میں سرکاری افسر بھی ہیں۔ ہم سب مل کر آگے بڑھنے کا عزم کرنے کے لئے آج اکٹھے ہوئے ہیں۔

ہندستان کی تاریخ میں 25-26 جون کوئی بھول نہیں سکتا۔ 40 سال پہلے اقتدار کے سکھ کے خاطر ملک کو ایمرجنسی کے بندھن میں باندھ کر کے جیل خانہ بنا دیا گیا تھا۔ ملک میں پورے انقلاب کا خواب لے کر چل رہے جے پرکاش جی نارائن کی قیادت میں لاکھوں دیش بھگتوں کو جمہوریت سے محبت کرنے والوں کو جیلوں میں بند کر دیا گیا تھا، اخبار پر تالے لگ گئے تھے ریڈیو وہی بولتا تھا جو حکومت بولتی تھی۔ ایسے دن تھے 40 سال پہلے! آج 25 جون کو اور 26 جون کو ہم مل کر ان خوابوں کو سجونا چاہتے ہیں کہ جہاں پر ہر شہری اس جمہوری نظام کے درمیان پھولے۔ پھلے، ترقی کرے، اس موقع ملے، اس سہولت ملے۔ اس سمت میں ہم کام کرنے کے لئے دستیاب ہو رہے ہیں۔ آج مجھے خوشی ہے کہ کل ہی ہم نے کابینہ میں لوک نائک جے پرکاش نارائن جی کی یاد میں ایک قومی یادگار بنانے کا فیصلہ کیا ہے جو جمہوریت نواز شہریوں کے لئے ہمیشہ راہ نما بنتا رہے گا اور ترقی کی ساری اسکیم عوام کے تعاون سے، عوام کی شرکت سے کیسے آگے بڑھیں اس سمت میں ہمیں مسلسل کوشش کرتے رہنا چاہتے ہیں۔ ہمارے ملک میں تقریبا 500 شہر ہیں۔ زیادہ تر گاؤں سے روزی روٹی کمانے کے لئے لوگ آتے ہی چلے جارہے ہیں۔ بہت تیزی سے ہمارا اربنائزیشن ہو رہا ہے۔ اچھا ہوتا آج سے 25-30 سال پہلے ہم نے اربنائزیشن کو ایک اپورچیونٹی سمجھا ہوتا، اربنائزیشن کو ایک موقع سمجھا ہوتا۔ چھوٹی جگہ میں زیادہ آبادی کے لوگ ایک طرح سے ملک کی معیشت کے چلانے والے ہوتے ہیں۔ اس طاقت کو ہم نے پہچانا ہوتا اور ہمارے شہری فروغ انجن کے طور پر ہماری ترقی کے سفر میں اس کے کردار کو ہم نے جانا ہوتا اور اس طرح سے اس کو طاقت دی ہوتی تو ہم بھی آج دنیا کے ان امیر اور ترقی پسند شہروں کی برابری کر پائے ہوتے لیکن.. دیر آید درست آید. پہلے کیا نہیں ہوا، اس کا رونا دھونا گاتے رہیں گے تو بات بنی نہیں ہے۔ پرانے تجربہ بہت برے ہیں، میں جانتا ہوں اور اسی کی بنیاد پر مایوس ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اگر واضح ویژن کے ساتھ ہدف کو حاصل کرنے کے ارادے کے ساتھ اور شہری کو مرکز میں رکھتے ہوئے اگر ہم منصوبے کرتے ہیں، تو میں نہیں مانتا ہوں کوئی رکاوٹ آسکتی ہے۔

یہاں دو دن میں ہمارے سامنے کئی شہروں کے بہترین عمل کے براہ راست کیے ہوئے کاموں کو پیش کیا جائے گا۔ اگر حیدرآباد ٹیکس نظام میں غیر معمولی فروغ کرسکتا ہے، کسی بھی قسم کے نئے ٹیکسز کے بجائے بھی کلکشن میں اتنی بہتری کرسکتا ہے تو اور شہر بھی کرسکتے ہیں۔ اگر کرناٹک سولڈ ویسٹ مینجمنٹ میں، اس کمپوسٹ کے عمل کے سلسلے میں اگر آگے بڑھ سکتا ہے تو اور شہر بھی بڑھ سکتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کوئی ایسی چیزوں کی یہاں بحث ہونے والی ہے کہ جو ہم نے کبھی سنا بھی نہیں سوچا بھی نہیں، نہیں! ہم انہی چیزوں کو چاہتے ہیں جو یہ ملک کرسکتا ہے اور کسی نے کر کے دکھایا ہے۔ اب اس کو سب کو مل کر آگے بڑھانا ہے، آپ دیکھیئے ملک کا رتبہ بدل سکتا ہے۔ اب چھتیس گڑھ جیسا پردیش، ماؤنوازوں کی وجہ سے پریشانیوں سے دوچار رہا، پردیش، جنگلوں کی حفاظت کرنے والا ایک بہت بڑا ذمہ داری والا پردیش، اس نے کھلے میں رفع حاجت کرنے کے خلاف ایک بہت بڑی تحریک کھڑی کی ہے اور ان کی کوشش ہے کہ ہم چھتیس گڑھ کو کھلے میں رفع حاجت کرنے سے پاک کر دیں گے۔ ایک ہدف مقرر کر کے اگر کام کیا جائے تو حالات بدلے جاسکتے ہیں۔ بہت کچھ ہو رہا ہے اس منصوبہ کے تحت ان سارے تجربات کی بنیاد پر.. یعنی کوئی ہوائی باتیں نہیں ہیں، ان تجربات کی بنیاد پر ایک قدم اور کس طرح آگے بڑھایا جائے، پہلے سے کچھ اچھا کیسے کیا جائے، ایک جگہ پر ہوتا ہے تو سب جگہ پر کیسے ہو کچھ لوگ کرتے ہیں ہم مل کر سب لوگ کیوں نہ کریں اس انداز کو پیدا کرنے کی کوشش۔ ہندستان میں جس تیزی سے اربنائز ہو رہا ہے، ایک طرح سے یورپ کا کوئی چھوٹا ملک دیکھیں تو ہندستان میں ہر سال ایک نیا ملک جنم لیتا ہے شہروں میں، مطلب ہمارے سامنے کتنا بڑا چیلنج ہے! اس چیلنج کو پار کرنے کے لئے ہمیں یقینی منصوبوں کے ساتھ آگے بڑھنا پڑے گا۔ کچھ قانونی رکاوٹیں کھڑی ہوں گی تو اس کے راستے تلاش کرنے پڑیں گے، اقتصادی انتظامات کا بھی نظام ہوگا۔ اس سلسلے میں مقامی یونٹ ریاستی حکومت، مرکزی حکومت سب کو مل کر ایک ماڈل کھڑا کرنا ہوگا تا کہ ہم پیسوں کی وجہ سے رکیں نہیں۔

آج پی پی پی ماڈل پبلک پارٹنرشپ کا ماڈل قریب قریب منظور ہو چکا ہے۔ اس پر ہم کس طرح زور دیں۔ ہم زیادہ سے زیادہ اربن بنیادی ڈھانچہ کے لئے ڈائریکٹ فارن انویسٹمنٹ کو کیسے لائیں۔ ہم اقتصادی وسائل کو دنیا میں جہاں سے بھی حاصل کرسکتے ہیں، کس طرح حاصل کریں، لیکن مقررہ وقت میں ہم ان حالات کو کیسے تبدیل کریں۔ کسی بھی انسان، غریب سے غریب انسان کا ایک خواب ہوتا ہے اس کا اپنا گھر ہو اور ایک بار اگر خود کا گھر ہو جاتا ہے تو پھر وہ خواب سجونے لگ جاتا ہے۔ جب مکان ملتا ہے تو صرف چھت نہیں ملتی چار دیواریں نہیں ملتی ہے جب غریب کو گھر ملتا ہے تو آہستہ آہستہ اس کے ارادے بھی تبدیل کرنے لگ جاتے ہیں۔ گھر ملتے ہی دل کرتا ہے کہ یار ایک آدھ دری لے آئیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ذہن کرتا ہے کہ یار دو کرسی لائیں تو اچھا ہوگا۔ پھر کرتا ہے کہ یار نہیں نہیں ٹی وی مل جائے تو اچھا ہوگا، پھر لگتا ہے یہ سب کرنا ہے تو تھوڑی زیادہ محنت کریں تو اچھا ہوگا پھر لگتا ہے فالتو خرچہ کرتا تھا اب اس کو تھوڑا پیسہ بچاؤں گا، اگلے ماہ یہ لاؤں گا۔ زندگی میں تبدیلی شروع ہو جاتی ہے اور وہی، سیلف موٹی ویشن ان وجوہات کی بنا پر آتا ہے۔ ہماری کوشش یہ ہے صرف مکان دینا، یعنی ایک خاندان کو جو بے گھر ہے گھر والا بنے، اتنا نہیں،

اس کو زندگی گزارنے کی حیثیت دینا، اس کے دل میں زندگی جینے کی امنگ بھرنا، اس کی زندگی میں زندگی کا احساس ہونے سے لطف اندوز دیکھنے کو ملے اور آنے والی نسلوں کو دینے کا خواب پورا ہو، ایسا ایک ماحول بنانے کا ارادہ ہے۔ شہروں میں قریب قریب دو کروڑ سے زیادہ خاندان، ان کے لئے گھر بنانے ہیں۔ اب ہمارا ملک ایسا ہے کہ اگر نہیں بنا تو جواب مجھ سے مانگا جائے گا۔ کوئی ان سے جواب نہیں مانگے گا کہ یہ دو کروڑ بے گھر رہے کیوں' کوئی نہیں مانگے گا، ہے ملک کا مزاج ہے، کیا کریں گے۔ ہمیں اسی سے گزارا کرنا ہے لیکن کوئی کچھ کہہ دے گا' اس ڈر کی وجہ سے ہم کام کرنا چھوڑ دیں تو ملک کا بھلا نہیں ہوگا اور اس وجہ سے ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہمارے غریب خاندانوں کو گھر ملے۔

آزادی کے 75 سال ہو رہے ہیں سال 2022 میں۔ ان آزادی کے دیوانوں کا نام لیتے ہوئے ہمیں اچھا لگتا ہے۔ بھگت سنگھ، سکھ دیو، راج گرو کو یاد کرتے ہیں تو لگتا ہے، کیسی قربانی تھی! گاندھی سرداران وراثت کو دیکھتے ہیں تو لگتا ہے کتنی تکلیف جھیلی تھی۔ انہوں نے جو خواب دیکھے تھے' ان سپنوں میں کیا یہ بھی ایک خواب نہیں تھا کہ آزاد کہ ہندستان میں ہر خاندان کے پاس اپنا گھر ہو؟ میں مانتا ہوں آزادی کے جب 75 سال منا رہے ہیں تب ہمارے اندر ایک آواز اٹھنی چاہئے کہ میرے ملک میں کوئی غریب ایسا نہ ہو کہ جس کو فٹ پاتھ پر یا جھگی جھوپڑی پر زندگی گزارنے کے لئے مجبور رہنا پڑے یہ ہم بدلیں گے۔ یہ ہمارا فرض ہے اور ایک بار اس مزاج کو لے کر یہاں سے نکلیں گے تو راستے آپ مل جائیں گے۔ آج شہروں کی ترقی کیسے ہو رہی ہے؟ آپ کو کسی بھی شہر میں جا کر پوچھئے بہت کم شہر ایسے ملیں گے کہ جہاں پر پانچ سال کے بعد شہر کیسا ہوگا' اس کا کوئی خاکہ کاغذ پر ملے گا۔ دس سال کے بعد کیسا شہر ہوگا' اس سانچہ کاغذ پر نہیں ملے گا جو پرائیویٹ پراپرٹی بنانے والے ہیں، ان کو تو پتہ ہوتا ہے کہ شہر اتنا بڑھے گا، اس سمت میں بڑھے گا پھر وہ وہاں زمین لے لے گا، منصوبے ڈال دے گا۔ مکان تو کھڑے کر دے گا لیکن زندگی جینے کے قابل نہیں ہے۔ نہ روڈ بنتا ہے، نہ بجلی پہنچتی ہے، نہ ڈرینج کا انتظام ہوتا ہے۔ لوگ آتے ہیں، پیسے دے کر مکان بھی لیتے ہیں۔ باقی ہوتا نہیں کیوں؟ کیوں کہ شہر کی قیادت نے شہر نہیں بنایا کچھ پروپرٹی ڈیلر نے شہر کو بڑھایا ہے یہ جو میچ جس ہے۔ اس میچ مس کو بدلنا ہے۔ شہر کیسا بڑھے گا، کب جائے گا کہاں، کس راستے آگے بڑھے گا، ویسٹ میں بڑھے گا آگے ایسٹ میں بڑھے گا، معاشرے کے چھوٹے سے چھوٹے شخص کے لئے بھی اس میں کیا جگہ ہوگی، یہ پلان، جب تک شہر کی لیڈر شپ درست نظر کے ساتھ نہیں کرتا ہے یہ صورتحال بنی رہے گی۔

ہم اس امرت (AMRUT) منصوبہ بندی کے ذریعے سے یہ ایک تبدیلی چاہتے ہیں۔ شہر خود اپنا سوچنے لگے، شہر کی اسکیم بنانے لگے، اور کہاں جانا کس طرح جانا ہے، اس کا فیصلہ شہر کرے۔ ضرورت کی بنیاد پر وہ چلتا جائے، بڑھتا جائے اور بعد میں وسائل تیار کر کے ریکارڈ کے انوالومنٹ آ جاتا ہے انکچر ومنٹ آ جاتا ہے، روڈ نہیں ہوتا' ٹریفک کا مسئلہ آتا ہے' پانی نہیں بجلی نہیں، سارے مسئلہ ہم جھیلتے رہتے ہیں اور یہ ہر شہر کے اطراف میں آپ کو دیکھنے کو ملے گا کہ کسی نے اس کو بنا دیا اور بعد میں اس شہر کو گود لینا پڑتا ہے اور وہ بہت تکلیف والا ہوتا ہے۔ ہم کو اس کی منصوبہ بندی کیوں نہیں کرنی چاہئے۔

ہمارے ملک میں شہروں کی ترقی کے لئے ایک طرف ہم صاف ہندستان کی بات جب لے کر آئے، میں مانتا ہوں کہ حکومت سے لوگ دو قدم آگے ہیں، صاف ہندستان کے کام میں، کہیں حکومت کم نظر آتی ہیں، لوگ زیادہ نظر آتے ہیں۔ میں خاص طور پر میڈیا کا شکر گزار ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں، ورنہ مجھے یاد ہے کہ 15 اگست کو جب صاف ہندستان کی بات کہہ کر نکلا تو مجھے ڈر لگتا تھا کہ لوگ میرے بال نوچ لیں گے۔ یہاں کوڑا ہے، یہاں ردی کی ٹوکری ہے، لیکن میں آج ان سب کو سلام کرتا ہوں جنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ انہوں نے شہریوں کو ٹرینڈ کرنے کا کام اٹھایا اور تمام میڈیا کے لوگ کر رہے ہیں۔ اپنے اپنے طریقے سے کر رہے ہیں، لوگوں کو سمجھا رہے ہیں کہ کیوں، کیوں کوڑا یہاں ہے تم یہاں کیوں نہیں پھینکتے ہو۔ میں سمجھتا ہوں جب تاریخ لکھی جائے گی' میڈیا کے صاف ہندستان کے مہم کی قیادت جو آج میڈیا کر رہا ہے، ملک میں تبدیلی لانے کا سبب بنے گا۔ میں، میں دیکھ رہا ہوں۔ تبدیل کیا جا سکتا ہے یہ اور آج ہمارے یہاں کوڑے کرکٹ کا بندوبست کرنا ہماری ترقی ایسے نہیں ہوسکتی کہ جو شہر اور گاؤں کے درمیان جدوجہد پیدا کرے گا۔ ہماری ترقی ایسی ہونی چاہئے کہ جو شہر اور گاؤں ایک دوسرے کے اضافی ہونا چاہئے. اگر شہر کو پانی چاہئے، گاؤں والوں کو پانی ملے یا نہیں ملے، شہر کو تو پانی دینا ہی پڑے گا اور پینے کے پانی کی ایک بات ایسی ہوتی ہے، جہاں انسانیت کا موضوع ہوتا ہے تو کوئی بول بھی نہیں پاتا ہے، کیا اس کے اقدامات نہیں ہے، کیوں نہ ہم گندے پانی کو صاف کریں اور وہ پانی گاؤں کو کھیتوں میں واپس کریں تو کسان بھی پریشان نہیں کرے گا گاؤں بھی پریشان نہیں کرے گا اور شہر کو پینے کا پانی چاہیے اس کی دستیابی بھی کبھی تکلیف نہیں ہوگی۔ ہم یہ فکر کیوں نہ کریں، ہم کوڑے کرکٹ کا بندوبست کر کے کمپوسٹ بنانے کے پیچھے ہیں۔ فرٹیلائزر آرگینک تیار کرنے کی سمت میں کیوں کام نہ کریں۔ وہی فرٹیلائزر ہم قریب کے گاؤں کو دیں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ بڑے شہر، بڑے شہر کے آس پاس کے 30-40 کلومیٹر کے جو گاؤں ہوتے ہیں، وہ زیادہ تر سبزیوں کی کاشت کرتے ہیں، زیادہ تر کیوں کہ ان کو فوری طور پر صبح صبح مارکیٹ مل جاتا ہے، شہر میں ان ڈیلی بنیاد پر چلتا ہے مارکیٹ۔ اگر ہم قدرتی کھاد کمپوسٹ کی کھاد جو شہروں کے کوڑے-فضلہ سے ہم بناتے ہیں، وہ اگر ہم گاؤں میں دے دیں، تو جو سبزی ملے گی وہ آرگینک سبزی ملے گی۔ اگر ہمارا یہ کاسٹ نپٹ کم ہوگا تو سبزی بھی سستی ہوگی۔ سبزی سستی آئے گی تو غریب آدمی بھی 100 گرام سبزی اکاؤنٹ ہے، تو دو سو گرام کھائے گا اور سبزی زیادہ کھائے گا تو نیوٹریشن کے مسئلے حل ہوں گے' ہیلتھ کے پرابلم سولو ہوں گے۔ الٹی میٹلی بجٹ کے برڈن کم ہوتے جائیں گے سہولیات بڑھتی جائیں گی۔ لیکن ہم اگر یہ سوچ کر کام کریں تو یہ کام بڑھ سکتا ہے اور اس وجہ سے ہمارے شہروں کی ترقی کا ماڈل ہے اور اس وجہ جو امرت منصوبہ ہے' اس میں ان باتوں پر زور دیا گیا ہے کہ ہم ان باتوں کو کس طرح منصوبہ بند طریقے سے آگے بڑھائیں، غریبوں کو گھر ملے، عام آدمی کو زندگی گزارنے کی سہولت ملے۔

جو اسمارٹ سٹی کا تصور ہے' ان سمارٹ سٹی جو بنے گی' یہ پہلی بار اسمارٹ سٹی منصوبہ بندی ایسی ہے کہ جس میں شہروں کا فیصلہ حکومت نہیں کرے گی۔ شہروں کو اسمارٹ بنانے کا ریاستی حکومت نہیں کرے گی۔ شہروں کو اسمارٹ بنانے کا فیصلہ وہ شہر کی لیڈر شپ، وہ شہر میونسپلٹی کے لوگ طے کریں گے۔ تھوپا نہیں جائے گا آواز نیچے سے اٹھنی چاہئے اور پہلی بار ہندستان میں روٹ آؤٹ چیلنج کی بنیاد پر اسمارٹ سٹی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ دنیا کے کئی ممالک نے یہ استعمال کیا ہے۔ کچھ پیرامیٹر طے کئے گئے ہیں اور جو شہر اس پیرامیٹر کو پورا کرے گا وہ انٹری پائے گا اس مقابلے میں' پھر اس کی دوسری مثال دینی پڑے گی پھر اس کو پار کرے گا تو سلیکٹ ہوگا، جب سلیکٹ ہوگا تو پھر حکومت ہند، ریاستی حکومت مل کر اس شہر کی طاقت کو جوڑ کر کے اس کو اسمارٹ سٹی بنانے کی سمت میں آگے بڑھے گی۔ اگر یہ منصوبہ اوپر سے آئے گا تو کیا ہوگا؟ یہ کام کیوں نہیں ہوا ہے، وہ دہلی والوں نے نہیں کیا ہے، یہ کام کیوں نہیں کیا وہ ہمارے ریاستی حکومت والے نہیں کرتے، نہیں! یہ نیچے سے ہونا ہے اور کہیں پر کوئی مشکل نہ آئے اس سمت میں آگے بڑھنا ہے۔

میں سمجھتا ہوں یہاں پر آئے ہوئے تمام مہانو بھوو کے لئے یہ چیلنج ہے۔ اس چیلنج کو قبول کیجئے اور جو پیرامیٹر طے ہو اس مقابلے میں آیئے جیت کر کے آگے نکلیئے اور ایک بار جب.. زندگی میں مقابلے ہر جگہ پر ہوتے ہیں۔ آپ میئر بھی بنتے ہیں تو مقابلے سے ہی تو بنتے ہیں، کسی نے اوپر سے تو نہیں بیٹھا دیا آپ کو آپ کہیں نوکری لینے جاتے ہیں تو وہاں بھی تو کمپٹیشن ہوتا ہے۔ آپ کمپٹیشن کو پار کرتے ہیں تو سلیکٹ ہوتے ہیں تو ہمارے شہری ترقی میں بھی سلیکٹ ضروری ہے۔ اس کمپٹیشن کو لا کر کے سمارٹ سٹی بنانے کی کوشش ہے۔ کبھی کبھی کچھ لوگ

ماتھاپچی اسی میں سپلائی کی جارہی ہیں کہ اسمارٹ سٹی چیز ہے کیا؟ بہت .. بہت زیادہ دماغ کھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم .. مان لیجئے کسی ریلوے اسٹیشن پہ گئے اور جو پوچھ گچھ والا شخص وہاں بیٹھا ہے' اس کے دوسوال پوچھنے ہیں اور اس نے ہم کو چار پانچ سوالوں کے جواب دے دیے جو کہ ہم پہلے اس کو پوچھنے کے لئے سوچ کر گئے تھے لیکن وہ سمجھ جائے گا کہ ان کو یہ پوچھنا ہے، وہ جواب دے تو ہم کہیں یار یہ بڑا زبردست آدمی ہے۔ میری ضرورت سے بھی وہ ایک قدم آگے ہے، میرے حساب سے ہی یہی اسمارٹ سٹی ہے کہ جو شہریوں کی ضرورت ہے۔ اس سے دو قدم ہم آگے چلیں گے، اس کی جو ضرورت ہے، آپ مانگو گے جگہ ہے، آپ چاہو گے، ہم سوچ رہے ہیں، آپ کا مشورہ ہے ہاں ہماری منصوبہ بندی بن رہی ہے۔ دو قدم آگے ہے۔ آپ دیکھتے دیکھتے اسمارٹ بن جائیں گے۔ ٹکنالوجی ہے' انوائرنمنٹ فرینڈلی ڈیولپمنٹ ہے۔ ہم نے فطرت کے ساتھ جینا ہے' انرجی سیونگ ہے۔ یہ ہمارا قدرتی نظام ہے واک ٹو ورک یہ کنسپٹ لانا پڑے گا ورنہ ایک جگہ پہ رہتا ہے اور روز ڈیڑھ گھنٹہ وہ ٹریولنگ کرتا ہے پھر نوکری پہ جاتا ہے تو اس کی زیادہ انرجی سفر میں جاتی ہے بچی۔ کھچی کام میں لگتی ہے، تو وہ کام کیسا ہوگا۔ اگر اس انرجی کی بچت ہوتی ہے۔ واک ٹو ورک کا کنسپٹ ڈیولپمنٹ آہستہ آہستہ ہمارے یہاں ہوتا ہے اور ایک کمپوسٹ نظام تیار ہوتی ہے کہ جہاں سب کچھ اویلیبل ہو سائیکل پر بھی جائے تو اپنا کام ہو جائے۔ ہم نے اس قسم کے ماڈل کو ڈیولپ کرنا ہی ہوگا اور جب یہ ڈیولپ کریں گے تو اپنے آپ شہر کے اندر اندر بہت سے چھوٹے چھوٹے شہر بن جاتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے مکمل شہر بن جاتے ہیں' ہم اس خیال کو لے کر کس طرح آگے بڑھتے تو اسمارٹ سٹی کے تصور کو ہمیں آگے بڑھانا ہے۔ چاہے سب کے لئے مکان کی بات ہو، چاہے ہمارے 500 شہروں کو پراوان بنانا ہے، امرت مئے بنانا ہے چاہے دنیا کی برابری کرنے والے ہمارے اسمارٹ سٹی کی سمت میں قدم اٹھانا ہے۔ ایک کمپوسٹ (composite) منصوبہ بندی کے ساتھ شہری ہندوستا ہمارا منصوبہ ہے، اس کو لے کر ہم آئیں اور یہ منصوبہ حکومت میں بیٹھ کر کاغذ پر بنائی ہوئی منصوبے نہیں ہیں. شاید ہندستان میں اتنی بڑی مقدار میں کنسولیشن پہلے کبھی نہیں ہوا ہو گا، جتنا کنسولیشن اس منصوبہ کو چرتارتھ کرنے کے لئے لگایا گیا ہے. تمام قسم کے فریقین کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ ان سے پوچھا گیا، ان سے معلومات لی گئی ہے' ان کے مسائل کو سمجھا گیا ہے اور اس کو چرتارتھ کرنے کی کوشش کی ہے۔ ورلڈ فائنانشل بھی ان کو بھی اعتماد میں لیا، بتائیے کس طرح ہوگا۔ ریئل اسٹیٹ یوپلرس ہیں' ان سے بھی پوچھا گیا کہ بتائیے، بھئی کیسے آگے بڑھ سکتے ہیں جوانو بھو ہیں.. کہ جس کی وجہ سے قانونی مسائل نہ آئیں، ان سے پوچھا گیا۔ دنیا میں جو اچھا ہوا ہے جنہوں نے اچھا کیا ہے ان کو بھی ساتھ شامل کر دیا گیا ہے۔ اس علاقے میں جن۔ جن کی شناخت ہے دنیا میں ان سب کی صلاح لی گئی ہے اور ان سب سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے الگ الگ میں چیزوں کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایک بار یہ چیزیں تیار ہوئی ہیں، اب آگے بڑھنے میں دیر نہیں۔

یہ حکومت کنزیومر کی حفاظت اس پر چوکنا ہے۔ پارلیمنٹ میں ایک بل پہلے ہی لایا جا چکا ہے، اس موقع پر بات چیت ہوگی ہماری۔ ورنہ ہمارے ملک میں چاہے یہ جو بلڈر لابی ہے' ان کی امیج کافی گری ہوئی ہے اور غریب آدمی اپنی زندگی کا پورا پیسہ اس لگاتا ہے یعنی اس کی زندگی میں وہ ایک ہی واقعہ ہوتا ہے اور پھر جب وہ لٹ جاتا ہے تو اس کا تو سب لٹ جاتا ہے۔ یہ چھوٹے چھوٹے غریب کنزیومر کو پروٹیکٹ کرنے کے لئے پارلیمنٹ میں قانون لایا گیا ہے۔ آئندہ سیشن میں منظور ہوگا تو ہم ترقی چاہتے ہیں، گھر کو شامل بھی چاہتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ ہم عام شہریوں کی ضروریات کی تکمیل کو توجہ دینا چاہتے ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ آج (25 جون) یہ شہری ہندستان، سائنس عمارت میں جمع ہو کر جدید ہندستان کے تعمیر کے لئے سائنسی طور طریقے سے آگے بڑھنے کا عزم لے کر آگے بڑھے گا۔ شہر۔ پالیکا، میٹروپولیٹن پالیکا کی جو قیادت ہے' میں ان سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں سب سیاسی پارٹی کے لوگ ہوں گے، یہاں تمام سیاسی پس منظر کے لوگ ہوں گے لیکن ایک بات یقینی ہے ہم جب تاریخ پڑھتے ہیں تو ان باتوں کو غور کرتے ہیں کہ فلانا بادشاہ تھا۔ 5 سال کی مدت میں اس نے بہت کام کیا۔ لیکن اس نے اپنے راج میں یہ دو چیزیں اچھی کر کے گیا تھا۔ 200 سال کے بعد بھی لوگ اس کو یاد کرتے ہیں 100 سال کے بعد بھی اچھا ان کی مدت میں یہ کام ہوا تھا، ان کے دور میں ان کی مدت میں یہ تالاب بنا اور شہر کی پانی کا مسئلہ حل ہوا تھا۔ ان کی مدت میں ڈیڑھ سو سال پہلے اسکول بنا تھا، اسکول میں سے اتنے بڑے بڑے لوگ تیار ہوئے جس حکومت کو موقع ملتا ہے' ان کی پہچان پچاس سو سال کے بعد بھی .. کون سا اچھا کام کر کے گئے اس سے تو ناپ کی جاتی ہیں میں ان نگر۔ پالیکاؤں کے صدور سے کہنا چاہتا ہوں۔ میں ان مہانگر۔ پالیکاؤں کے صدر سے کہنا چاہتا ہوں ذرا تصور کریں کہ آپ 80 سال کے عمر کے ہوں گے آپ کا پوتا انگلی پکڑ کر آپ کے ساتھ چلتا ہو تو آپ کے دل میں خواہش کیا ہوگی۔ ذرا تصور کیجئے میں دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کے دل میں خواہش یہ ہوگی کہ جو چھوٹا پوتا جو زیادہ کچھ سمجھتا نہیں انگلی پکڑ کر وہاں لے جائیں گے اور کہیں گے دیکھئے یہ عمارت ہے نہ' میں جب صدر تھا نہ تو میں نے بنایا تھا۔ یہ جو گاؤں میں تالاب ہے نہ، میں جب صدر تھا نہ میں نے بنایا تھا۔ ہر کسی کی خواہش ہونی چاہئے کہ اپنے دور میں اپنے شہر کو کچھ اچھا نذرانہ دے کر کے جائے۔ آپ کی زندگی کی کامیابی اس ہے۔ آپ کی زندگی کی کامیابی اس بات میں نہیں ہے کہ آپ نے کتنے لوگوں کو شکست دی کتنی بار انتخابات جیت کر آئے۔ کتنی بار گٹھ جوڑ کر کے اقتدار کو حاصل کیا۔ یہ کامیابی کا معیار نہیں ہوتا ہے۔ کامیابی کا معیار یہ ہوتا ہے کہ جس عوام عوام جناردن کی آپ موقع دیا ہے ان کے لئے کیا کر گئے، اگر یہ دل میں قرارداد لے کر جاتے ہیں یہ ارادہ لے کر جاتے ہیں کہ مجھے پانچ سال کی مدت ملا ہے مجھے تین سال کی مدت ملا ہے عوام جناردن نے مجھے موقع دیا ہے۔ میں میرے شہریوں کے لئے یہ کر کے جاؤں گا اور اس کا جو اطمینان ملے گا نا حیرت انگیز اطمینان ہوگا۔ حیرت انگیز اطمینان ہوگا۔ زندگی بھر رہنے کے لئے وہ آپ کے لئے ایک بہت بڑا موقع بنا ہوا ہوتا ہے۔ اپنے پوتے کے پوتے بھی اگر آپ کی آنکھوں کے سامنے ہیں تو آپ کا دل کرے گا کہ آپ اپنا اچیومنٹ اس کو بتا کر جائیں، یہ آپ کا خواب رہتا ہے۔

آپ کے دل میں بھی وہ خواب جگے، آپ بھی کچھ کرنے کے لئے پورا عزم کئے ہوتے ہیں۔ یعنی کوشش کر کے شہر کی زندگی میں تبدیلی لائیں۔ وہاں کے عام معمول شہری کی زندگی میں تبدیلی لائیں۔ ان شبھ کامناؤں کے ساتھ میں آج کے اس موقع پر محکمہ کے تمام لوگوں کو بہت بہت مبارک دیتا ہوں تاکہ ملک کے شہری زندگی میں بہت ہی کم وقت میں تبدیلی آئے اور 2022 میں جب ملک آزادی کے 75 سال منا رہا ہو تب ہمارے شہروں میں بھی ہر خاندان میں آزادی کی خوشی کا احساس کریں اس اہم کامیابی پر کریں اسی شبھ کامناؤں کے ساتھ بہت بہت شکریہ۔ وزیراعظم کی تقریر سے ظاہر ہے کہ اسمارٹ سٹی کے تئیں حکومت بہت سنجیدہ ہے۔ ہندستان میں سو اسمارٹ سٹی بنانے کی سمت پیش رفت ہو چکی ہے۔ منصوبے وضع کئے جا رہے ہیں۔ حکومت اس سلسلے میں کافی سنجیدہ ہے اور اس کام کو پورا کرنے کے لئے جتن کر رہی ہے۔ مفاہمت نامے ہو رہے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بڑا چیلنج ہے لیکن اگر نیت صاف ہو تو آپ کو منزل پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔☆

عرفان احمد

اسمارٹ سٹی:

خطیر سرمایہ کاری کی امید

شہری خطوں میں آئندہ پانچ برسوں میں دو لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی کم از کم سرمایہ کاری کی جائے گی جب تک ریاست اور شہری مقامی باڈی 50 سے 60 فی صدتک کے وسائل نہیں جمع کرلیتے ہیں۔ اس کے علاوہ پروجیکٹ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق عوامی-نجی شراکت کی بنیاد پر ریاستوں اور شہری مقامی اداروں سے پرائیویٹ طور پر خطیر سرمایہ کاری ہوگی جس سے اسمارٹ سٹی بنانے کا راستہ صاف ہوگا اور لوگوں کو ایک نئے طرز زندگی سے روبرو ہونے کا موقع ملے گا۔

ہندستان میں اسمارٹ سٹی بنانے کی غرض سے تیاریاں زوروشور سے جاری ہیں۔اس کے لئے شہروں کا بھی انتخاب ہوچکا ہے۔اس سلسلے میں بڑی پیش قدمی کرتے ہوئے حکومت نے کئی معاہدے کئے ہیں جواس خواب کوشرمندہ تعبیر کرنے میں معاون ہوں گے۔سب سے اہم بات یہ ہے کہ اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے بڑی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔اس لئے آئندہ 5 برسوں میں 100 سمارٹ شہر بنانے کے لئے مرکزی نے 48000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا اعلان کیا ہے۔ ملک کے شہری علاقے کوتیز رفتاری سے تیار کرنے کے اپنے ایجنڈے کوآگے بڑھاتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی اوران کی کابینہ نے آئندہ 5 برسوں میں دونئی شہری مہم کے تحت شہری ترقی پرتقریباً ایک لاکھ کروڑ روپے کے اخراجات کومنظوری دی ہے۔ بالترتیب 48000 کروڑ روپے اور 50000 کروڑ روپے کے صرفہ سے اس کی شروع کی جارہی ہے۔یہ دومنصوبوں اسمارٹ سٹی مہم اور 500 شہروں کی تعمیر نواور شہری تبدیلی کے لئے اٹل مہم (اے ایم آر یو ٹی) ہیں۔چودہ ممالک نے اسمارٹ شہروں کو بنانے میں دلچسپی دکھائی ہے۔ان میں امریکہ، جاپان، چین، سنگاپور، جرمنی، فرانس، نیدرلینڈ، سویڈن، اسرائیل، ترکی اور آسٹریلیا شامل ہیں۔مہم کے تحت اعلی درجے کا شہری ماحول اقتصادی سرگرمیوں کوفروغ دے گا جس سے روزگار میں اضافہ اور ذریعہ معاش کے مواقع سے غریبوں کوفائدہ پہنچے گا۔

اسمارٹ شہر اور امروت دونوں ہی ایک خاص ذریعے ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔امروت میں 50000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ذریعے واٹر سپلائی، سیوریج انتظام، طوفانی پانی کا راستہ، بچوں کی سہولیات کو پورا کرنے کے لئے خصوصی منصوبہ بندی کے ساتھ نقل وحمل اور سبز علاقوں اور ایئر پورٹ کی ترقی شامل ہے۔

اسمارٹ سٹی مہم کے تحت شہری علاقوں میں زندگی کی شاندار معیار کے لئے حقیقی بنیادی ڈھانچے، صاف اور طویل مدتی ماحولیاتی اور موثر حل اپنانے کو یقینی بنانا ہے۔ حکام کا دعوی ہے کہ ترقی یافتہ شہری مشن کا مقصد مہم کے تحت اعلی درجے کی شہری ماحول کی اقتصادی سرگرمیوں کو فروغ دے گا جس سے عوامی نقل وحمل کوفروغ دینے اور اسے عوامی مقامات تک پہنچانے کے ذریعے غریبوں کو شہری ترقی کے فوائد فراہم کرنا ہے۔2011 کی مردم شماری کے مطابق شہری آبادی کے مجموعی آبادی کے لئے 31 فی صد کے قریب 37 کروڑ روپے تھا۔

تازہ ترین تخمینوں کے مطابق تقریباً 5.80 کروڑ شہری آبادی غریب ہے۔ذرائع نے بتایا کہ گزشتہ حکومت کی طرف سے 2005 میں شروع کردہ اور مارچ 2014 تک عمل درآمد ہوئے جواہر لعل نہرو شہری تجدید مشن نئے اقدامات کئے گئے ہیں۔امریکی کاروباری ترقی ایجنسی (یو ایس ٹی ڈی اے) نے الہ آباد، اجمیر، اور وشاکھا پٹنم شہروں کو اسمارٹ شہروں میں تبدیل کرنے کے لئے راجستھان اور آندھرا پردیش حکومتوں کے ساتھ ایک معاہدے خط پر دستخط کئے ہیں۔

D-65/7 سیکٹر-نوئیڈا، گوتم بدھ نگر-(اتر پردیش)

اسمارٹ شہری مہم کے تحت ہر منتخب شہر کو پانچ برسوں کے لئے سالانہ 100 کروڑ روپے کی مرکزی امداد فراہم کی جائے گی اور معیار کے مطابق ہر ریاست متوقع اسمارٹ شہروں کی مخصوص تعداد کی مختصر فہرست تیار کرے گی۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ متوقع اسمارٹ شہروں کو ایک شفاف'' اس اہم مہم کے مقصد کو پورا کرنے کے لئے مکمل طور پر بہتر کارکردگی کے امکانات کے ساتھ فنانسنگ کے لئے شہری چیلنج مقابلہ'' کے ذریعے منتخب کیا جائے گا۔

مرکزی حکومت سے ملنے والی رقم کے لئے ریاستوں کی منصوبہ بندی کا اندازہ کیا جائے گا۔ ذرائع نے یہ بھی واضح کیا کہ اسمارٹ شہر مہم کا مقصد معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے دستیاب املاک، وسائل اور بنیادی ڈھانچے کا ماہرانہ استعمال اسمارٹ شہروں کو اپنانے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ شہری منصوبہ بندی میں مقامی لوگو کی شرکت کو ترجیح دی جائے گی۔ ان میں از سرنو ترقی، شہری اقدامات اور نئے شہروں کی ترقی کو شامل کرتے ہوئے علاقے پر مبنی نظریہ کے ذریعے عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ اچھی بات یہ ہے کہ لوگ اسمارٹ شہروں کے ممکنہ مقامات کا تعین کر رہے ہیں اور انہوں نے ان علاقوں کے اندر اور آس پاس کی زمینی اقدار میں اضافہ کے امکانات کی تلاش شروع کر دیئے ہیں۔ یہ صرف مالی فوائد کا حساب نہیں بلکہ ہم بہتر شہری زندگی کے لئے بھی بیقرار ہیں اور اگر ہم نے ایک مقررہ مدت کے اندر اندر بے ترتیب ترقی کی اس موجودہ روایت کو نہیں روکا تو آئندہ نسل ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ کچھ مقامات پر اسمارٹ شہروں کے ممکنہ مقامات پر شرائط لگائی جا رہی ہیں اور مقامی لوگوں میں بہت جوش ہے۔ اطلاع کے مطابق ......شہر وہ ہے جس میں ایک میونسپل کارپوریشن ہوتا ہے۔ 2011 کے ریکارڈوں کے مطابق مجموعی طور پر 4041 ......شہر/ قصبے ہیں۔ ان میں سے تقریبا 500 شہروں کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ ان میں سے ہر ایک کو امروت کے طور پر دیکھا گیا ہے۔ ان 500 شہروں میں ہندستان کی آبادی کا 73 فی صد حصہ ہے۔

باخبر ذرائع کے مطابق اسمارٹ شہروں اور امروت کے طور پر نامزد ہونے والے شہر بالترتیب اس طرح ہیں:

انڈمان ونکوبار (1 اور 1)، آندھرا پردیش (3 اور 31)، آسام (1 اور 7)، دہلی (1 اور 1)، کرناٹک (6 اور 27)، کیرالہ (1 اور 18)، اتر پردیش (13 اور 54)، مغربی بنگال (4 اور 28)، مہاراشٹر (10 اور 37)، وغیرہ۔ اطلاع کے مطابق کہ نشان زد علاقوں میں نئے منصوبے اور کمیوں کو احمد آباد کی مقامی منصوبہ بندی کی طرز پر ہی لازمی اصلاحات اور مداخلت کے ذریعے حل کیا جائے گا۔ ممبئی کے بھنڈی بازار اور دہلی کے مغربی قدوائی نگر جیسے معاملات میں پہلے سے ہی تعمیر شدہ علاقے کی تعمیر نو کی ترقی کے معاملے میں اسمارٹ سٹی کے لئے جواب دہ نہیں ہوں گے۔

پین سٹی شہروں کی تراکیب میں دانشورانہ طور پر وضع کردہ نقل وحمل کے حل جیسے بہتر طریقوں کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اسمارٹ شہروں کی پہل کے منصوبہ سازوں نے ان اہم بنیادی خدمات میں وافر اور شفاف پانی کی سپلائی، صفائی اور ٹھوس فضلہ کا انتظام، بہتر شہری نقل وحمل اور عوامی نقل وحمل، غریبوں کے لئے سستی رہائش، بجلی کی فراہمی، مضبوط انفارمیشن ٹیکنالوجی رابطہ، انتظامیہ، خصوصاً ای۔ گورننس، رہائش پذیر لوگوں کی حفاظت، بہتر طریقے سے تیار کی صحت اور تعلیمی خدمات کے علاوہ طویل مدتی شہری ترقی کو شامل کیا ہے۔ اسمارٹ شہری منصوبہ کو خصوصی مقصد گاڑیوں کے ذریعے لاگو کیا جائے گا جسے ہر شہر کے لئے بنایا جائے گا اور ریاستی حکومتیں ان ایس پی وی کے وسائل کو تیز رفتاری سے دستیاب کرانے کو یقینی بنائیں گی۔

اس مہم کا مقصد ای۔ حکمرانی، پیشہ ورانہ نگر پالیکا کیڈر کی تشکیل، مقامی شہری اداروں کے لئے ترقی فنڈ اور کام، عمارتی قوانین کا تجزیہ، نگر ٹیکس کی وصولی اور تجزیہ میں سدھار، شہری مقامی اداروں کی قرض ریٹنگ، توانائی اور پانی آڈٹ، شہروں پر مرکوز شہری منصوبہ بندی جیسی اصلاحات حاصل کرنا ہے۔

اصلاحات کو آگے بڑھانے کے لئے حکومت نے گزشتہ سال کے دوران اصلاحات کی حصولیابی کی بنیاد پر حوصلہ افزائی کے طور پر ریاستوں/ مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو 10 فی صد بجٹ تقسیم کی بھی منصوبہ بندی کی ہے۔ وقت مقررہ کے ساتھ اس اصلاحی عمل کو اصولوں کے مطابق ریاستوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

امروت مہم کو ایک لاکھ اور اس سے زیادہ آبادی والے 500 شہروں اور قصبوں میں لاگو کیا جائے گا۔ اسے دریاؤں کے کنارے آباد شہروں، کچھ دار الحکومت شہروں، پہاڑی، جزائر اور سیاحت علاقوں کے کچھ اہم شہروں میں بھی لاگو کیا جائے گا۔

جے این این آر یو ایم سے مختلف، مرکزی حکومت انفرادی منصوبوں کا اندازہ کرے گی لیکن ذرائع نے بتایا کہ ریاستوں کو نشان زد شہروں کی ضروریات، کارکردگی اور نگرانی کی بنیاد پر منصوبوں کی ڈیزائننگ میں لچک اپنانے کی سہولت دی جائے گی۔ ریاست صرف وسیع اتفاق رائے کی بنیاد پر مرکز کو اپنا سالانہ منصوبہ پیش کرے گی جن کی بنیاد پر فنڈ جاری کیا جائے گا۔ 10 لاکھ کی آبادی والے شہروں اور قصبوں کے لئے منصوبے کی لاگت 50 فی صد اور 10 لاکھ کی آبادی والے اس منصوبے کی لاگت کا ایک تہائی مرکزی حکومت کی طرف سے بطور مدد دیا جائے گا۔ فنڈ کو ریاست سالانہ عملی منصوبوں میں اشارہ کردہ اہم کامیابیوں کی بنیاد پر 20:40:20 کے تناسب سے تین قسطوں میں جاری کیا جائے گا۔ ذرائع نے بتایا کہ حکومت پہلے ہی جے این یو آر ایم کے تحت منظور شدہ اور التواء میں پڑے منصوبوں کو امروت کے تحت مرکزی فنانسنگ کو منظوری دے چکی ہے۔ 2005-2012 کے دوران منظور شدہ شہری ترقی سے متعلق جے این این یو آر ایم منصوبوں اور 50 فی صد تک کی ترقی حاصل کر چکی منصوبوں اور 2012-14 کے دوران منظور منصوبوں کو مارچ 2017 تک مدد فراہم کی جائے گی۔ اس کے مطابق 102 اور 296 کے منصوبوں کو مکمل کرنے کے لئے توازن بنانے کے لئے مرکزی مدد فراہم کی جائے گی۔ ذرائع کے مطابق کہ دو لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی کم از کم سرمایہ کاری کو آئندہ پانچ برسوں میں شہری خطوں میں لگایا جائے گا جب تک ریاست اور شہری مقامی باڈی 50 سے 60 فی صد تک کے وسائل نہیں جمع کر لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ پروجیکٹ اخراجات کو پورا کرنے کے لئے ضرورت کے مطابق عوامی۔ نجی شراکت کی بنیاد پر ریاستوں اور شہری مقامی اداروں سے پرائیویٹ طور پر خطیر سرمایہ کاری ہوگی جس سے اسمارٹ سٹی بنانے کا راستہ صاف ہوگا اور لوگوں کو ایک نئے طرز زندگی سے روبرو ہونے کا موقع ملے گا۔☆

امجد علی

اسمارٹ شہروں کے ساتھ

پرانے شہروں کی بھی ہوگی تزئین کاری

منصوبوں میں مرکزی حکومت کے ساتھ ریاستی حکومتوں کا کردار بھی اہم ہوگا۔ شہری ترقی کی وزارت نے تمام ریاستوں کو دس نکاتی معیاری بھیج کر اسمارٹ سٹی بننے کے قابل شہروں کی فہرست مانگی ہے ۔ اسمارٹ سٹی کے لئے ہر ریاست سے کم سے کم ایک شہر ضرور کیا جائے گا۔ 100 اسمارٹ شہروں میں سے کچھ اہم ندیوں کے کنارے پر واقع ہوں گے ، جبکہ کئی دیگر اسمارٹ سٹی پہاڑی علاقوں، جزائر اور سیاحت سائٹس پر بسائے جائیں گے۔

ذرا تصور کیجئے کہ ایک ایسا شہر بنایا جائے جہاں ہر طرح کی سہولت مہیا ہوں' آمد و رفت انتہائی آسان ہو، شہر حد سے زیادہ صاف ہوٗا ی- سہولیات ہو اور آپ کو گھر بیٹھے بیٹھے دنیا کی معلومات فراہم ہوتی رہے تو کتنا اچھا ہوتا۔ اب خواب شرمندۂ تعبیر ہونے والا ہے۔ حکومت نے اس سمت میں پہل شروع کر دی ہے۔ یہی نہیں کہ صرف نئے اسمارٹ شہر بنائے جائیں گے بلکہ پرانے شہروں کو بھی خوب صورت شکل عطا کی جائے گی۔ اس سلسلے میں بودھ گیا، اجمیر اور امرتسر جیسے کئی ثقافتی اور روحانی اہمیت کے حامل شہروں کو بھی دوبارہ تزئین کر کے انہیں 'اسمارٹ' بنائے جانے کی منصوبہ بندی ہے۔ ان شہری منصوبوں کی خاصیت یہ ہے کہ ان سے ریاستوں کو سرگرمی سے جوڑا جائے گا۔ امریکہ، انگلینڈ، فرانس' جرمنی، چین، جاپان، آسٹریلیا، کوریا سمیت 14 ممالک اور عالمی بینک' ایشین ڈیولپمنٹ بینک' یوروپی یونین جیسی بین قومی تنظیموں نے ان کے اسمارٹ شہروں کی ترقی میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ راجستھان، آندھر پردیش اور اتر پردیش نے اس سلسلے میں امریکہ سے معاہدے بھی کئے ہیں۔ مرکزی کابینہ جامع شہری ترقی کے نقطہ نظر کی علامت اسمارٹ سٹی اور اٹل مشن کے ایک لاکھ کروڑ کے دو پروجیکٹوں کو پہلے ہی منظوری دے چکی ہے۔ وہیں 2022 تک سب کے لیے سال مکان فراہم کرنے کو بھی کابینہ کی منظوری مل چکی ہے۔ مرکزی وزیر شہری ترقیات کے وزیر ایم وینکیا نائیڈو کے مطابق حکومت ہر ریاست میں شامل کم از کم ایک اسمارٹ سٹی تیار کرے گی۔ ذرائع کے مطابق بڑی ریاستوں میں شامل دس تک اسمارٹ سٹی تک بنائے جانے کی منصوبہ بندی ہے۔ مسٹر نائیڈو کے مطابق اسمارٹ سٹی اور اٹل مشن کے لئے ریاستوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ بتائیں کہ اس سلسلے میں ان کی ترجیحات کیا ہیں تاکہ اس کے مطابق ان سے تجاویز طلب کی جا سکیں۔ 40 لاکھ تک کی آبادی والے شہر اسمارٹ سٹی کے لئے پہلی پسند ہیں جبکہ اس سے بڑے شہروں کے ساتھ سیٹلائٹ شہروں کو اسمارٹ بنانے کی منصوبہ بندی ہے۔ واستوکاروں کی بھی رائے ہے کہ بڑے شہروں پر آبادی کا بوجھ کم کرنے اور چھوٹے شہروں کو پہلی قطار میں آگے لانے کے لئے مرکزی شہری ترقی کی وزارت کا اسمارٹ سٹی پروجیکٹ ایک مثالی متبادل ہے۔ مسٹر نائیڈو کے مطابق غیر ملکی سرکاروں اور اداروں میں شامل ان منصوبوں کے تعلق سے بہت دلچسپی دیکھنے کو مل رہی ہے۔

مرکزی شہری ترقی کی وزارت کے مسودے کے انسار اسمارٹ سٹی کیسی ہو، اس کی ایک جھلک یوں ہے:

☆ ملک کے سو اسمارٹ شہروں میں 24 گھنٹے بجلی اور پانی کی دستیابی۔ ☆ ایسا ٹرانسپورٹ نظام بنائے جانے کا منصوبہ ہے، جس سے 30 سے 45 منٹ میں ایک شہر سے دوسرے شہر کے سرے تک کی فاصلہ طے کیا جا سکے۔ ☆ ہر گھر سے زیادہ سے زیادہ 800 میٹر کے فاصلے پر پبلک ٹرانسپورٹ دستیاب ہو۔ ☆ ان شہروں میں اسمارٹ صحت کی دیکھ بھال کی خدمات اور سرکاری کاموں کے لئے سنگل ونڈو نظام دستیاب ہو۔ ☆ اسمارٹ سیوتج- کوڑے کے نپٹارہ کا نظم۔ ☆ سرکاری کام کاج کو شفاف رکھنے کا منصوبہ ہے تاکہ سرمایہ کاروں میں اعتماد پیدا ہو اور کاروبار اور روزگار کے مواقع بڑھیں۔

☆ اسمارٹ شہروں میں اسمارٹ تعلیم کا مینجمنٹ نیٹ ورک سے منسلک ان شہروں میں عوامی نظام کے لئے زیادہ سے زیادہ ٹیکنالوجی کے استعمال کی منصوبہ بندی ہے۔

'اسمارٹ سٹی مشن' اور 'امرت' کا بنیادی مقصد ملک میں بڑھتی شہر کاری کے چیلنج کا پوری مستعدی کے ساتھ سامنا کرنا اور شہری ترقی کا فائدہ غریبوں کو بھی دینا ہے۔ شہری مقامات تک لوگوں کی زیادہ سے زیادہ رسائی کو یقینی بنا کر اور روزگار کے مواقع بڑھا کر اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کوشش یہ ہوگی کہ وہاں بنیادی تعمیراتی سہولیات اس قدر عمدہ ہوں اور طرز تعمیر اتنی

N-85E ابوالفضل انکلیو' جامعہ نگر' نئی دہلی۔ 25

سادہ ہوں کہ وہاں کوئی کاروبار یا تجارت کو آسانی شروع کرنا اور اسے چلانا ممکن ہو۔

منصوبہ بندی میں پیش رفت

ریاستی حکومتوں نے اس منصوبے کی رپورٹ بنانے کے لئے مرکز سے تکنیکی مدد اور اسے آسانی سے چلانے کے لئے مالی مدد مانگی ہے۔ ریاستوں کا خیال ہے کہ اسمارٹ سٹی منصوبے کے لئے اصل سرمایہ کاری حکومت کرے اور اسے آسانی طریقے سے چلانے کے لئے پبلک-پرائیویٹ-پارٹنرشپ کا متبادل کو تلاش کیا جائے۔

شہری ترقی کے وزیر وینکیا نائیڈو نے ریاستوں کے تجاویز پر غور کے لئے حکام کو ضروری ہدایات دی ہیں۔ وزیر خزانہ ارون جیٹلی نے بھی کہا ہے کہ ہندستان اپنے یہاں اسمارٹ سٹی، صنعتی گلیاروں اور ریلوے کی ترقی کے ساتھ میک ان-انڈیا اور اسکل انڈیا مہم میں ایشیائی ترقیاتی بینک (اے ڈی بی) کی سرگرم شرکت چاہتا ہے۔ کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ مرکزی حکومت کے اس قدم سے نہ صرف ملک میں کئی شہروں کی تصویر مکمل طور بدل جائے گی بلکہ ہم وطنوں کو بھی بالکل نئی طرز کے شہروں میں زندگی کا لطف اٹھانے کا موقع ملے گا۔ اسمارٹ سٹی پہل کے تحت وہاں رہنے والے لوگوں کو اہم بنیادی تعمیراتی خدمات قابل رسائی کرانے پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔

ماہرین کے مطابق اسمارٹ سٹی مشن کے تحت جہاں ایک طرف روایتی پرانے شہروں کو جدید سہولیات سے لیس کیا جائے گا، وہیں ان شہروں کے قریب ہی اسمارٹ سٹی نام سے مضافات تیار کئے جائیں گے۔ بالفاظ دیگر اسمارٹ سٹی دو طرح سے بسائے جائیں گے۔ پہلا کچھ پرانے شہروں کو اسمارٹ سٹی میں تبدیل کیا جائے گا' دوسرا پوری طرح نئے شہر بسائے جائیں گے جو اسمارٹ سٹی کے طور پر ابھر کر سامنے آئیں گے۔

اسمارٹ سٹی میں پینے کے پانی، بجلی، ردی کی ٹوکری کے انتظام، سیوریج، سائبر کنکشن، سڑک، ریلوے اسٹیشن اور ایئر پورٹ سے وابستگی، عمارت اور تباہی کے انتظام کی جدید سہولیات ہوں گی۔ اس کے علاوہ وہاں تعلیم، صحت، تفریح، تمام طبقے کے لئے رہائش وغیرہ کی سہولیات دینے پر بھی غور کیا جائے گا۔ دوسرے الفاظ میں اسمارٹ سٹی پہل کے تحت وہاں رہنے والے لوگوں کو اہم بنیادی تعمیراتی خدمات قابل رسائی کرانے پر توجہ مرکوز کیا جائے گا۔

اسمارٹ سٹی میں مسائل کے اسمارٹ سلوشن یعنی حل بھی دستیاب ہوں گے۔ لوگوں کو اطلاعات فراہم کرنے کا بہترین انتظام، شہریوں کی شرکت، شکایات آن لائن کے تصفیے کے اور خدمات کی الیکٹرانک ترسیل اسمارٹ سٹی میں لوگوں کو قابل رسائی ہوگی۔ اسی طرح اسمارٹ میٹرس اور انتظام، فضلہ پانی کی صد فی صد تحقیق، پینے کے پانی کی کوالٹی کی نگرانی، توانائی کے قابل تجدید ذرائع، اسمارٹ پارکنگ، ٹریفک کے انتظام کی بہترین نظام وغیرہ حل بھی اسمارٹ سٹی میں لوگوں کو میسر ہوں گے۔ اس کے تحت شہری منصوبہ بندی میں شہریوں کی شرکت پر خصوصی زور دیا جائے گا۔ اسمارٹ سٹی سے منسلک کام کے منصوبوں کو خاص مقصد گاڑی (ایس پی وی) کے ذریعہ عمل کیا جائے گا۔ ہر شہر کے لئے ایس وی پی بنایا جائے گا اور ریاستی حکومتیں ایس پی وی کے لئے وسائل کے مسلسل بہاؤ کو یقینی بنائیں گی۔

گزشتہ دنوں وزیر اعظم کی صدارت میں کابینہ نے اگلے پانچ برسوں کے دوران دو نئے شہری مشن کے تحت مرکزی حکومت کی جانب سے شہری ترقی پر تقریبا ایک لاکھ کروڑ روپے خرچ کرنے کو اپنی منظوری دی ہے۔ کابینہ نے اسمارٹ سٹی مشن اور 500' شہروں کی از سر نو تزئین اور شہری کایا کلپ کے لئے اٹل مشن (امرت) کی منظوری دے دی ہے۔ ان منصوبوں پر بالترتیب 48000 کروڑ روپے اور 50000 کروڑ روپے کا خرچ آئے گا۔ اسمارٹ سٹی بننے کی خواہش رکھنے والے شہروں کو منتخب ایک سٹی چیلنج کمپیٹیشن کے ذریعے کیا جائے گا، جس کے تحت مشن کے مقاصد کو حاصل کرنے کی سمت میں شہروں کی صلاحیت کو فنانسنگ سے جوڑا جائے گا۔ اس کے تحت شہری منصوبہ بندی میں شہریوں کی شرکت پر خصوصی زور دیا جائے گا۔ اسمارٹ سٹی سے منسلک کام کے منصوبوں کو خاص مقصد گاڑی (ایس پی وی) کے ذریعہ عمل کیا جائے گا۔ ہر شہر کے لئے ایس پی وی بنایا جائے گا اور ریاستی حکومتیں ایس پی وی کے لئے وسائل کے مسلسل بہاؤ کو یقینی بنانا ہوگا۔

اطلاع کے مطابق بجٹ الاٹمنٹ کا 10 فی صد ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو بطور حوصلہ افزائی دیا جائے گا جو گزشتہ سال کے دوران لاگو کئے گئے اصلاحات سے منسلک کامیابی پر مبنی ہوگا۔ اس مشن کو ایسے 500 شہروں اور قصبوں میں عمل کیا جائے گا، جہاں کی آبادی ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہے۔ ریاست اس مشن کے تحت نشان زد شہروں کی ضروریات کے بنیادی منصوبے تیار کرسکیں گے۔ 10 لاکھ تک کی آبادی والے شہروں اور قصبوں کے لئے جو مرکزی مدد دی جائے گی' وہ منصوبے کی لاگت کا 50 فی صد تک ہوگی اور 40 فی صد کی تین قسطوں میں جاری کی جائے گی جو ریاستوں کی سالانہ کام کے منصوبوں میں درج اہداف کے حصول پر مبنی ہوگی۔

اسمارٹ سٹی بنانے کے منصوبوں میں مرکزی حکومت کے ساتھ ریاستی حکومتوں کا کردار بھی اہم ہوگا۔ شہری ترقی کی وزارت نے تمام ریاستوں کو دس نکاتی معیاری بھیج کر اسمارٹ سٹی بننے کے قابل شہروں کی فہرست مانگی ہے۔ اسمارٹ سٹی کے لئے ہر ریاست سے کم سے کم ایک شہر ضرور کیا جائے گا۔ 100 اسمارٹ شہروں میں سے کچھ اہم ندیوں کے کنارے پر واقع ہوں گے، جبکہ کئی دیگر اسمارٹ سٹی پہاڑی علاقوں، جزائر اور سیاحت سائٹس پر بسائے جائیں گے۔ اسی طرح کچھ ریاستوں کے دارالحکومتوں کو بھی اسمارٹ سٹی میں تبدیل کیا جائے گا۔ اس منصوبے میں مرکزی حکومت صرف معاون یا سہولت فراہم کرنے والی کے طور پر کام کرے گی۔

ایسی امید ہیں کہ اسمارٹ سٹی کے طور پر اس سال 20 شہروں اور اگلے دو برسوں کے دوران 40-40 شہروں کو منتخب کیا جائے گا۔ واستوکاروں کا بھی خیال ہے کہ بڑے شہروں پر آبادی کا بوجھ کم کرنے اور چھوٹے شہروں کو پہلی قطار میں آگے لانے کے لئے مرکزی شہری ترقی کی وزارت کی اسمارٹ سٹی پروجیکٹ ایک مثالی متبادل ہے۔ ان خوابوں کے شرمندہ تعبیر ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔

☆☆☆

69ویں یوم آزادی پر وزیر اعظم کے خطاب کی جھلکیاں

☆ **بھارت** کے سوا سو کروڑ میرے پیارے ہم وطنوں! آزادی کے اس مبارک موقع پر آپ سب کو دل سے بہت بہت مبارک باد۔ 15 اگست کا یہ سویرا معمولی سویرا نہیں ہے۔ یہ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے یوم آزادی کا سویرا ہے۔ یہ سویرا، سوا سو کروڑ ہم وطنوں کے خوابوں کا سویرا ہے۔ یہ سویرا سوا سو کروڑ ہم وطنوں کے عزم کا سویرا ہے اور ایسے مبارک موقعے پر جن عظیم شخصیتوں کی قربانی کی وجہ سے، جو اپنے ایثار اور تپسیہ کی وجہ سے صدیوں تک بھارت کی آبرو کے لئے جدو جہد کرتے رہے، اپنے سر کٹواتے رہے، جوانی جیل میں کھپاتے رہے، اذیتیں برداشت کرتے رہے، لیکن خواب نہیں چھوڑے، عزائم نہیں چھوڑے۔ ایسے مجاہدین آزادی کو میں آج ہزاروں بار سلام کرتا ہوں۔ گزشتہ دنوں ہمارے ملک کے کئی سرکردہ شہریوں نے، متعدد نوجوانوں نے، ادیبوں نے، سماجی کارکنوں نے، چاہے وہ بیٹا ہو یا بیٹی ہو، دنیا بھر میں بھارت کا سر بلند کرنے کا قابل تعریف کام کیا ہے۔ لاتعداد وہ لوگ ہیں، جن کو میں آج لال قلعہ کی فصیل سے بھارت کا سر بلند کرنے کے لئے دل سے بہت بہت مبارک باد دیتا ہوں، ستائش کرتا ہوں۔ دنیا کے سامنے بھارت کی عظمت، بھارت کی گونا گونیت کی تعریفیں ہوتی رہتی ہیں۔ لیکن جیسے بھارت کی کئی خصوصیات ہیں، بھارت میں زبردست تنوع ہے، بھارت کی عظمت ہے، ویسے ہی بھارت کے عوام میں سادگی بھی ہے اور بھارت کے کونے کونے میں اتحاد بھی ہے۔ یہی ہمارا سرمایہ ہے، یہ ہمارے ملک کی طاقت ہے۔ ہمارا اتحاد، ہماری سادگی، ہمارا بھائی چارہ، ہماری ہم آہنگی یہ ہمارا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ اس سرمایہ کو کبھی داغ نہیں لگنا چاہئے، کبھی اسے چوٹ نہیں پہنچنی چاہئے۔ اگر ملک کا اتحاد بکھر جائے تو خواب بھی چور چور ہو جاتے ہیں اور اس وجہ سے چاہے ذات پات کا زہر ہو، فرقہ واریت کا جنون ہو، اسے ہمیں کسی بھی شکل میں جگہ نہیں دینی، پنپنے نہیں دینا ہے۔

میرے پیارے ہم وطنوں! یہ بات یقینی ہے اس ٹیم انڈیا کا ایک ہی مینڈیٹ ہے اور وہ مینڈیٹ ہے ہمارا سارا نظام، ہماری ساری اسکیمیں اس ملک کے غریب کے کام آنی چاہئیں اگر ہم غریب غریبی سے آزادی کی لڑائی میں تقویت دیتے ہیں، اسے لیاقت فراہم کرتے ہیں تو ملک کا کوئی غریب، غریبی میں گزارا کرنا نہیں چاہتا ہے، وہ بھی غریبی سے جنگ لڑنا چاہتا ہے اور اس وجہ سے نظام حکومت کا جواز اس بات میں ہے کہ ہمارے نظام، ہمارے وسائل، ہماری اسکیمیں ہمارے پروگرام غریبوں کی فلاح و بہبود کے لئے کس طرح کام آتے ہیں۔ بھائیوں بہنوں! گزشتہ 15 اگست کو میں نے آپ کے سامنے کچھ خیالات رکھے تھے، تب میں نیا تھا۔ اور میں نے شروع شروع میں جو دیکھا تھا اس کو بغیر کسی لاگ لپیٹ کے کھلے دل سے سوا سو کروڑ ہم وطنوں کے سامنے رکھ دیا لیکن آج ایک سال کے بعد اسی لال قلعہ کی فصیل سے مقدس ترنگے کے سامنے میں ہم وطنوں کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ ایک سال میں ٹیم انڈیا سوا سو کروڑ ہم وطن ایک نئے عزم کے ساتھ اعتماد اور کڑی محنت سے وقت کے اندر خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے میں جٹ گئی ہے۔ نئے اعتماد کا ماحول پیدا ہوا ہے۔ میں نے گزشتہ سال 15 اگست کو پردھان منتری جن دھن یوجنا کا اعلان کیا تھا۔ 17 کروڑ لوگوں نے پردھان منتری جن دھن یوجنا کے تحت اپنے بینک کھاتے کھلوائے ہیں۔ ہم نے تو کہا تھا کہ غریبوں کو موقع دینا ہے اس کے لئے انہیں ایک روپیہ بھی نہیں دینا ہوگا، ایک پیسہ بھی نہیں دینا ہوگا تو بھی بینک ان کا کھاتہ کھولیں گے۔ اسی لئے پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا، اٹل پنشن یوجنا اور پردھان منتری جیون جیوتی یوجنا کی شروعات کی گئی ہے۔ ہمارے ملک میں کروڑوں لوگ ہیں جن کو سماجی تحفظ حاصل نہیں ہے۔ بیمہ کا فائدہ ہمارے ملک میں متوسط طبقے تک بھی نہیں پہنچا ہے، غریب کی بات تو چھوڑو۔ ہم نے اسکیم بنائی، ایک مہینے کا ایک روپیہ۔ زیادہ نہیں، ایک ماہ کا ایک روپیہ۔ 12 مہینے کے 12 روپے سے آپ پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا کے حقدار بن جایئے۔ اگر آپ کے کنبے پر کوئی مصیبت آئی تو دو لاکھ روپیہ آپ کے کنبے کو مل جائے گا۔ معاشی نظام کو کیسے چلایا جاتا ہے۔ ہم پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ لائے۔ ایک دن کے 90 پیسے، ایک روپے سے بھی کم، سال بھر کے 330 روپے۔ آپ کے کنبے کی صحت کے لئے، آپ کے کنبے کے تحفظ کے لئے۔ دو لاکھ روپے کا بیمہ، صرف 90 پیسے دو، روز کے۔ ہم نے کیا۔

بھائیو بہنو! 21 ویں صدی میں ملک کو آگے بڑھانے میں ہمارے نوجوانوں کی طاقت کی اہمیت ہے اور آج میں اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ پوری دنیا کے مقابلے میں ہمیں آگے بڑھنا ہے تو ہمیں اپنے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کرنی ہوگی، ان کو مواقع دینے ہوں گے۔ ہمارے نوجوان نئے صنعت کار کیسے بنیں، پورے ملک میں ان نئے صنعت کاروں کے ذریعے ایک اسٹارٹ اپ کا پورا نیٹ ورک کیسے کھڑا ہو؟ بھارت کا کوئی ضلع، کوئی بلاک ایسا نہ ہو جہاں آنے والے دنوں میں نئے اسٹارٹ اپ شروع نہ ہوئے ہوں۔ کیا بھارت یہ خواب نہیں دیکھ سکتا کہ ہم دنیا میں، اسٹارٹ اپ کی دنیا میں بھارت نمبر ایک پر پہنچے گا، آج ہم نہیں ہیں۔ بھائیو اور بہنو اس اسٹارٹ اپ پر مجھے زور دینا ہے اور اس لیے میرا عزم ہے آنے والے دنوں میں اسٹارٹ اپ انڈیا۔ اور ملک کے مستقبل کے لئے اسٹینڈ اپ انڈیا، اسٹارٹ اپ انڈیا اس کام کو جب میں آگے لے کر جانا چاہتا ہوں تب میرے بھائیو بہنو ہمارے ملک میں گزشتہ ایک سال میں بینک کے لوگوں نے بہت بڑا کام کیا اور جب آپ اچھا کرتے ہو تو میری ذرا توقعات بھی زیادہ بڑھ جاتی۔ میرے بینک کے دوستو! سوا سوویں سالگرہ کا سال، 125 ویں سالگرہ کا سال۔ ایک کروڑ 25 لاکھ بینک کی برانچ ہیں، کیا ہمارے بینک کی برانچ یہ جو میرا اسٹارٹ اپ انڈیا کا پروگرام ہے، اس سمت میں کوئی اسکیم بنے گی۔ لیکن ہر برانچ یہ عہد کرے اور آنے والے دنوں میں اس کو پورا کرے کہ اپنے بینک کی برانچ کے علاقے میں ہر برانچ جہاں، قبائلی بستی ہو وہاں میرے قبائلی بھائی کو، جہاں قبائلی بستی نہیں ہے وہاں میرے دلت بھائی کو اور ہر برانچ ایک دلت کو یا ایک قبائلی کو اسٹارٹ اپ کے لیے لون دے، مالی مدد کرے اور ایک ساتھ ملک میں سوا لاکھ میرے دلت صنعت کار پیدا ہوں۔ اس ملک میں قبائلی بستی میں میرے قبائلی صنعت کار ر پیدا ہوں۔ یہ کام ہم کر سکتے ہیں اسٹارٹ اپ کو ایک نئی سمت دے سکتے ہیں۔

بھائیوں بہنوں' ملک میں جب سرمایہ کاری ہوتی ہے تو ہم ایک بات پر زور دیتے ہیں مینوفیکچرنگ کا کام ہو اور زیادہ سے زیادہ ایکسپورٹ ہو اور اس کے لیے سرمایہ کاری کرنے والوں کو حکومت کا اقتصادی شعبہ مختلف نئی نئی اسکیم دیتا ہے۔ اس اپنی اہمیت ہے، اس کو برقرار رکھنا ہے۔ لیکن آج میں ایک نئی بات لے کر آگے بڑھنا چاہتا ہوں۔ حکومت کی مدد روزگار کے ساتھ جوڑ کر نئی کائیوں کے لیے حکومت اب اسکیم بنائے گی۔ ملک میں روزگار کے مواقع بڑھیں، اس پر ہم زور دینا چاہتے ہیں۔ اسکل انڈیا، ڈیجیٹل انڈیا ان خوابوں کو پورا کرنے کی سمت میں ہم بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔

☆☆☆

YOJANA (URDU)
September 2015
RNI NO.27032/81
VOL. 35 NO. 6
Price 10/=
Annual Subscription Rs 100/=
No. Page 56

PANORAMA OF INDIAN CINEMA

For further details please contact:
Business Manager, Publications Division
Soochna Bhawan CGO Complex, Lodhi Road, New Delhi-110003
Ph:011-24367260,Fax-011-24365609

PUBLICATIONS DIVISION
MINISTRY OF INFORMATION & BROADCASTING
GOVERNMENT OF INDIA

e-mail:dpd@sb.nic.in, dpd@hub.nic.in
website: publicationsdivision.nic.in

DPDB-H-09/15

ISSN 0971. 8338

Printed and Published by ***Dr. Sadhana Rout***, Additional Director General & Head on behalf of Publications Division, Ministry of I&B, Government of India, printed at Akashdeep Printers 20 Ansari Road,Daryaganj, New Delhi and published at Publications Division,Soochna Bhavan,C.G.O.Complex, New Delhi-110003 *Editor:* ***Irshad Ali***